قانون وراثت ہنود

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

مشرح مع نظائر

مولفہ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و مولوی فاضل شیخ غلام یٰسین صاحب
وکیل چیف کورٹ

بار دوم

{حال تک کی ترمیمات و اصلاحات کے ساتھ}

مطبع روز بازار (جنرل لائبریری ایجنسی) امرتسر میں
کارپردازان کے حسن اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

سنہ ۱۹۰۸ء

قیمت مجلد ... ... عہ

مختصر فہرست کتب قانونی مطبع رفاہ عام

(جنرل لا ایکس ایجنسی) امرتسر

(جنمیں حال تک کی ترمیمات وغیرہ شامل ہیں)

صیغہ دیوانی

کتاب	قیمت
مجموعہ ضابطہ دیوانی - نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء	۴ عہ ر
شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی جس عمدہ طرز پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - ایک صورت میں انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مؤلفہ اوکینلی صاحب بہادر جج ہائیکورٹ کلکتہ کا پورا ترجمہ اور دوسری صورت میں تمام دیگر شروح انگریزی کا ایکمکل مجموعہ ہے مع کلرات و نظائر کا جا بجا حوالہ دینے سے اسکو ایسا جامع بنا دیا گیا ہے کہ جن جن صاحبان نے ملاحظہ فرمایا ہے انہوں نے بہت زور سے اسکی تعریف کی ہے	۴ عہ ر
قانون دادرسی خاص نمبر ۱ ۱۸۷۷ء	۴ ر
شرح قانون دادرسی خاص بہت سی انگریزی شروح سے تیار کی گئی ہے	سے
قانون میعاد نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء	۴ ر
شرح قانون میعاد بابو متر صاحب اور مسٹر ریواز صاحب کے قانون میعاد اور جملہ مستند شروح انگریزی کا انتخاب ہے - واقعی دیکھنے کے قابل کتاب ہے	صہ ر
قانون حق آسائش نمبر ۵ ۱۸۸۲ء	۴ ر
مجموعہ قانون حق آسائش مشرح	۸ عہ ر
قانون انتقال جایداد (نمبر ۴ ۱۸۸۲ء)	۸ ر
قوانین پنجاب نمبر ۴ ۱۸۷۲ء معہ کمیونیشن ہاے متعلقہ	۸ ر
شرح قوانین پنجاب ڈائیجسٹ پنجاب لا مؤلفہ مسٹر راٹیگن صاحب بیرسٹرایٹ لار اور دیگر شروح ایکٹ ۴ ۱۸۷۲ء سے تیار کی گئی ہے	سے
قانون متعلق سن بلوغ نمبر ۹ ۱۸۷۵ء	۱ ر
" نابالغان نمبر ۸ ۱۸۹۰ء	۲ ر
مجموعہ قانون نابالغان مشرح تمام مسائل متعلقہ نابالغی کا ایک مکمل مجموعہ ہے اور انگریزی وار دو میں بے نظیر ہے	۸ عہ ر

کتاب	قیمت
قانون سرٹیفکیٹ جانشینی مشرح یہ چھوٹی سی کتاب بوجہ اپنی عمدگی کے بہت ہی عام پسند ہوئی ہے	عہ ر
قانون وراثت ہند نمبر ۱۰ ۱۸۶۵ء مشرح	عاگر
شرح قانون پروبیٹ ترکہ نمبر ۵ ۱۸۸۱ء نہایت جامع اور قابل قدر کتاب ہے	۸ عہ ر
قانون گیوریز ورڈ اشت نمبر ۱۹ ۱۸۴۱ء مشرح	۲ ر
" امانت ہائے ہند نمبر ۲ ۱۸۸۲ء مشرح	۴ ر
" متعلقہ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ ۱۸۷۹ء مشرح معہ نظائر تمام قانون پیشہ صاحبان کو اپنے دفتر میں رکھنا چاہیے۔	۸ ر
قانون مطالبہ خفیفہ نمبر ۹ ۱۸۸۷ء مشرح	۴ ر
" عدالتہائے پنجاب نمبر ۱۸ ۱۸۸۴ء	۴ ر
" معاہدہ نمبر ۹ ۱۸۷۲ء	۸ ر
شرح قانون معاہدہ - قانون معاہدہ کے متعلق کوئی بات نہیں جو اس قابل قدر شرح میں درج نہیں کیگئی - اسکی تیاری کے وقت قانون معاہدہ پالک صاحب اڈلین صاحب کنگہم صاحب شیفرڈ صاحب وغیرہ کو سامنے رکھا گیا ہے نہایت مکمل اور جامع شرح ہے	۶ ر
قانون تعیین مالیت نالشات مع قواعد نمبر ۷ ۱۸۸۷ء مشرح مع نظائر	۲ ر
شرح قانون دستاویزات قابل خرید وفروخت نمبر ۲۶ ۱۸۸۱ء قانون ہنڈویات کے متعلق اردو میں پہلی ہے یہ شرح مؤلفہ پی ڈی شار صاحب بیرسٹرایٹ لار - اور دیگر شروح انگریزی سے تالیف کی گئی ہے جسمیں حسب موقعہ تمام نظائر انگلستان کے بھی حوالے دیئے گئے ہیں	۸ عہ ر
قانون بندگان مال عوام نمبر ۳ ۱۸۶۵ء مشرح	۲ ر
" حق مصنفی نمبر ۲۰ ۱۸۴۷ء مشرح معہ نظائر اردو میں ایسا عمدہ اور کہیں سے نہیں مل سکتا	۲ ر
قانون ایجاد و اختراع نمبر ۵ ۱۸۸۸ء	۴ ر
" محافظت جایداد مجانین نمبر ۳۵ ۱۸۵۸ء مشرح	۲ ر
" مختارنامجات نمبر ۷ ۱۸۸۲ء	۰ ر

فہرست مضامین ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

فصل (۱۲)۔ ذکر ہبہ ہائے کالعدم کا۔

ضمیمہ

اسٹامپ و فیس

تمام شد

قانون وراثت ہند

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء *

جو

(۱۶ مارچ سنہ ۱۸۶۵ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے منظور کیا گیا)

ترمیم و درست شدہ بروئے ایکٹہائے ۲۴ سنہ ۱۸۶۷ء و ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و ۱۳ سنہ ۱۸۷۵ء و ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء و ۶ سنہ ۱۸۸۱ء و ۶ سنہ ۱۸۸۹ء و ۲ سنہ ۱۸۹۰ء و ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء و ۸ سنہ ۱۹۰۳ء

مشرح مع نظائر

ایکٹ جسکی یہ مراد ہے کہ ممالک برٹش انڈیا میں قوانین متعلقہ استحقاق ترکہ بلا وصیت اور بربنا وصیت کی اصلاح اور تصریح ہو۔

تمہید ہرگاہ اُن اصول قانون کی اصلاح اور تصریح کرنی قرین مصلحت ہے جو ممالک برٹش انڈیا میں استحقاق ترکہ بلا وصیت اور بربنا وصیت سے متعلق ہیں لہٰذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے :-

---

* ایکٹ ہذا بروئے ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست (۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) مفصلہ ذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں نافذ العمل قرار دیا گیا ہے :- ضلع ہزاری باغ۔ لوہاردگا۔ مان بھوم۔ و پرگنہ دلال بھوم و کلہان واقع ضلع سنگھ بھوم۔ (ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۴)۔ ممالک مغربی و شمالی کے ضلع ترائی میں (ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۶ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۵)۔

ایکٹ ہذا بالعموم اپر برہما میں نافذ قرار دیا گیا ہے (ملاحظہ ہو حصہ اول ضمیمہ دوم ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۶ء)

فصل ۱ - مراتب ابتدائی

مختصر نام **دفعہ ۱** - جائز ہے کہ یہ ایکٹ بہ تسمیہ "ایکٹ استحقاق وراثت واقع ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ء" نامزد کیا جائے۔

تعلق پذیری **دفعہ ۲** - بجز اُس صورت کے کہ اس ایکٹ یا کسی اور قانون مجاریہ وقت میں کچھ اور حکم ہو قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا بمنزلہ قوانین برٹش انڈیا متعلق بجملہ مقدمات حق وراثت بلا وصیت یا بربنائے وصیّت کے سمجھے جائینگے [ل]

ایکٹ ہذا وراثت خاندان ہائے ہندوستانی عیسائی سے متعلق ہے اور زمانہ صدور ایکٹ ہذا سے ایسی خاندانوں کو یہ اختیار نہیں رہا کہ دہرم شاستر متعلقہ وراثت کی پیروی کریں لیکن اگر کوئی خاندان دہرم شاستر متعلقہ وراثت کی اسوقت تک پیروی کرتا رہا ہو کہ جبکہ بروئے ایکٹ وراثت ہنداونکا قاعدہ وراثت تبدیل ہوا تو وہ اشخاص خاندان جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے پیدا ہوئے اُن حقوق سے محروم نہیں کئے جا سکتے جو انکو اندروئے دھرم شاستر حاصل ہوئے ہوں (۱)۔ مطابق دھرم شاستر کے ازدواج مابین برہمنان کے قابل پابندی ہے گو رسم خلوت یا خلوت کبھی نہ ہوئی ہو۔ اگر کوئی ہندو عیسائی ہو جائے اور بلا وصیت فوت ہو تو اُسکی جائداد کی وراثت سے ایکٹ وراثت ہند متعلق ہوگا۔ آرتھر کرشنا ما ایک برہمن کی رسوم شادی سنمال کے ساتھ جو برہمن کی لڑکی آٹھ برس کی عمر کی تھی ۱۸۵۰ء میں ہوئی۔ شادی کے بعد کبھی خلوت نہیں ہوا اور نہ رسوم خلوت کبھی ادا کی گئیں ۱۸۵۱ء میں آرتھر کرشنا ما عیسائی ہو گیا سنمال نے اسکے ساتھ رہنے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ وہ ذات سے خارج ہو گیا تھا اور سنمال نے ۱۸۵۶ء میں اس سے اور اُسکی جائداد سے ہر طرح کا دعوی چھوڑ دیا ۱۸۵۸ء میں آرتھر کرشنا ما کی شادی عیسائیوں کے طریقہ سے منگلم سے ہوئی ۱۸۶۱ء میں آرتھر کرشنا ما بلا وصیت فوت ہوا اور ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اسکے متروکہ پر قبضہ کر لیا سنمال نے دعوی جائداد کا ایڈمنسٹریٹر جنرل سے کیا مسمات کی نالش اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ چونکہ آرتھر کرشنا ما بحالت اور ذات سے خارج فوت ہوا اور اسکو ذات سے خارج ہونیکا پراشچت بموجب دہرم شاستر کے نہیں ہوا۔ لہذا مسمات کو حق وراثت باقی نہیں رہا قبل صادر ہونے تجویز کے سنمال فوت ہوئی۔ اور نالش قطع ہوئی۔ اُس نالش میں جو کہ ایڈمنسٹریٹر جنرل نے واسطے کئے جانے اہتمام جائداد متنازعہ عدالت کے دائر کی۔ دعویداران یہ تھے۔ (ا) پدر آرتھر کرشنا ما۔ (ب) برادر آرتھر کرشنا ما جو اپنے پدر سے علیحدہ نہیں ہوا تھا (ج) دمی منگلم۔ تجویز ہوئی کہ سنمال آرتھر کرشنا ما کی زوجہ اسوقت میں تھی جب اُسکی رسم شادی منگلم کے ساتھ ہوئی۔

[ل] ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۷ +

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ - +

اور اگر سنال اپنی حق سے دست بردار نہ ہوتی تو سنال بوقت وفات آرتہر کرشناما کے مستحق اُس جزو جائیداد نامبردہ کی ہوتی جو از روئے قانون مسمات کو بحیثیت اوسکی بیوہ کے پہنچتا تہا۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۲۵- ایکٹ وراثت ہند ۱۸۶۵ء کے پدر آرتہر کرشناما مستحق پانے کل جائیداد کا ہے (۱) اگسٹین ٹلیس و جوزٹلیس برادران دیسی عیسائی جو ہندو کی اولاد تھی۔ شریک رہتے تھے۔ اور مالک بعض اراضی کے اُس تاریخ کو تھے۔ کہ جسکو ایکٹ ہذا نافذ ہوا ۱۸۶۵ء میں جب کوئی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ اگسٹین ٹلیس مر گیا۔ تجویز ہوئی کہ جوزیٹس کو کل جائیداد بعد وفات اگسٹین ٹلیس کے بذریعہ حق القائمی کے نہیں پہنچی (۲)، دفعہ ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا یہ مضمون نہیں کہ کوئی اختیار سماعت پیدا کیا جائے بلکہ اسمیں اس امر کا ممکن ہونا تسلیم کیا گیا ہے کہ انتظامی نالشات بروئے مجموعہ مذکور دائر ہو کر تجویز کی جاویں چنانچہ ایسے نالشات کی نسبت اسمیں انتظام کردیا گیا ہے۔ ایسی نالش کو سماعت کرنیکا اختیار اسبات پر منحصر نہیں ہے کہ آیا شخص متوفی جسکی جائداد سے ایکٹ وراثت ہند متعلق ہے (۳)

دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء میں سے پہلی تعریف ”واحد و جمع“ الفاظ ”دلالت کریں گے“ تک بروئے دفعہ ۲ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۰ ۱۹۱۴ء منسوخ کئے گئے۔

بھی دلالت کرینگے۔

| شخص | لفظ ”شخص“ میں ہر قسم کی کمپنی یا ایسوسی ایشن یا اشخاص کی جماعت عام اس سے کہ اوسکو سند کارپوریشن ملی ہو یا نہیں شامل ہے۔

| سال و مہینا | لفظ ”سال“ اور ”مہینا“ سے سال اور مہینہ مطابق حساب کلنڈر انگریزی مراد ہے۔

| جائداد غیر منقولہ | لفظ ”جائیداد غیر منقولہ“ میں اراضی اور مکانات اور ہر قسم کی شئے ملصق۔ زمین اور وہ اشیاء مراد ہیں جو کسی ایسی شئے کے ساتھ دائما پیوستہ ہوں جو خود زمین سے ملحق ہے۔

| جائداد منقولہ | لفظ ”جائیداد منقولہ“ سے ہر قسم کی شئے مراد ہے جو جائیداد غیر منقولہ نہو۔

| ملک | لفظ ”ملک“ میں برٹش انڈیا کا ہر جزو جسمیں اپیل آخر کی کوئی عدالت ہو شامل ہے

| برٹش انڈیا | لفظ ”برٹش انڈیا“ سے وہ قلمرو مراد ہے جو بموجب ایکٹ پارلیمینٹ مصدرہ ۲۱-۲۲ سنہ ۱۸ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۱۰۶ (یعنی ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند) ملکہ ممدوحہ یا انکے ورثا کے قبضہ اقتدار میں ہے یا آئندہ آجائے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۷- (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۷۹- (۳) نمبر ۶۸ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

لہ مقابلہ کیجئے ہمراہ دفعہ ۳- ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء۔ لہ بعض الفاظ جو بروئے ایکٹ ۱۲ ۱۸۹۱ء منسوخ ہو گئے متروک کئے گئے ہیں۔

جج ضلع | لفظ "جج ضلع" سے ساعت ابتدائی کی دیوانی عدالت اعلےٰ کا جج مراد ہے۔

نابالغ | لفظ "نابالغ"[1] سے وہ شخص مراد ہے جو اٹھارہ برس کی عمر کامل کو نہ پہونچا ہو اور لفظ صغر سنی ایسے شخص کی حیثیت مراد ہے[2]۔

وصیت | لفظ "وصیت" سے اظہار قانونی اوس نیت کا مراد ہے جو موصی اپنی جایداد کی نسبت رکھتا ہے اور جسکا اپنی وفات کے بعد ایفا کرانا اُسکو منظور ہے۔

تتمہ وصیت نامہ | لفظ "تتمہ وصیت نامہ" سے وہ دستاویز مراد ہے جو وصیت نامہ سے متعلق ہو اور جسکی روسے وصیت نامہ کے مطالب کی توضیح یا تبدیل یا اُن میں اضافہ کیا جائے اور تتمہ وصیت نامہ بمنزلہ جزو وصیت نامہ کے سمجھا جاتا ہے۔

پروبیٹ | لفظ "پروبیٹ" سے وصیتنامہ کی نقل جو بہ ثبت مہر کسی عدالت ذی اختیار کے تصدیق ہوئی ہو جب اسکے ساتھ سند منضمن عطائے اختیار اہتمام ترکہ موصی کے شامل ہو مراد ہے۔

وصی | لفظ "وصی" سے وہ شخص مراد ہے جسکو موصی نے اپنے اخیری وصیت نامہ کی تعمیل کے لئے وصیتنامہ کی روسے مقرر کیا ہو۔

ایڈمنسٹریٹر | لفظ "ایڈمنسٹریٹر" (مہتمم) سے وہ شخص مراد ہے جسکو بحالت عدم موجودگی وصی کے کسی حاکم مجاز نے کسی متوفی کے ترکہ کے اہتمام کیلئے مقرر کیا ہو۔

لوکل گورنمنٹ | برٹش انڈیا کے ہر جزو میں جس سے یہ ایکٹ متعلق کیا جائے لفظ "لوکل گورنمنٹ" اوس شخص پر دلالت کریگا جو اُس جزو میں امور ایکزیکیٹو گورنمنٹ کی تعمیل کرنیکا قانوناً مجاز ہو اور

ہائی کورٹ | لفظ "ہائیکورٹ"[3] سے وہ عدالت دیوانی مراد ہے جو اوس جزو میں اعلےٰ عدالت اپیل ہو اور واسطے اغراض دفعہ ۲۴۲ و ۲۴۲ (الف) و ۲۴۶ (الف) و ۲۷۷ (الف) کی اسمیں عدالت ریکارڈر رنگون بھی شامل ہے۔

---

[1] دیکھو ایکٹ ۹ اور تعریف مندرجہ دفعہ ۳ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء - نیز ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳ -

[2] دیکھو ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء ترمیم شدہ بروئے ایکٹ ۱۹ ۱۸۸۰ء - درباب عمر بلوغت ان اشخاص کے جو برٹش انڈیا میں سکونت مستقل رکھتے ہوں۔

[3] فقرہ آخیر بروئے ایکٹ ۳ ۱۸۸۹ء دفعہ ۱ ایزاد کیا گیا ہے جو بعدازاں ایکٹ ۱ ۱۹۰۳ء کے روسے منسوخ ہوگیا

حقوق و اختیارات کا ازدواج سے حاصل یا ضایع نہ ہونا۔

دفعہ ۴(۱)۔ کسی شخص کو ازدواج کے ذریعہ سے اوس شخص کی جائیداد میں کچھہ حق نہ پہونچے گا جسکے ساتھہ اوسکا ازدواج ہُوا ہو اور نہ وہ شخص زوجہ ہو خواہ زوج اپنی جائیداد خاص کی نسبت اوس فعل کے کرنیسے معذور رہے گا جسکو وہ عدم ازدواج کیصورت میں کرسکتا تھا(۲)۔

دفعہ ہذا اون اشخاص کی جائیداد منقولہ سے متعلق نہیں جن کی سکونت مستقل ہندوستان میں نہو (۱)، زوجہ کہ جسکے پاس کچھہ اپنی جائیداد نہ ہو۔ اور مستحق طلاق کی ہو مستحق اسکی ہے کہ واسطے ادائے خرچہ اسکی نالش کے شوہر اسکا انتظام کرے۔ مقدمہ پروبی بنام پروتی (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۷) سے امتیاز کیا گیا (۲)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۵ و ۲ زیر دفعہ ۷۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۴ء شرح مولف +

جب ایک مستقل باشندہ انگلستان نے ایک مستقل باشندہ عورت ہندوستان سے شادی کی ہو تو وہ عورت کی وفات پر اسکی تمام جائیداد منقولہ کا مستحق بہ محرومی اسکے نزدیک تر رشتہ دار کے ہے۔ دفعات ۴ و ۴۴۔ ایکٹ ہذا قانون وراثت میں کچھہ فرق نہیں ڈالتیں بلکہ وہ اس اثر سے متعلق ہیں جو فوراً بعد ازدواج کے اس جائیداد پر پڑتا ہے جو اشخاص ازدواج شدہ میں سے کسی کی ملکیت ہو اور جو کابین نامہ محررہ قبل ازدواج میں درج نہو (۳) عورت شادی شدہ ایسی جائیداد کی بابت قانونی کارروائی کرسکتی ہیں جو بموجب ایکٹ ہذا یا ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۴ء کے اسکی علیحدہ ملکیت قرار دی گئی ہو (۴)۔

فصل ۲۔ ذکر سکونت مستقل

قانون متعلقہ حق وراثت جائیداد شخص متوفی۔

دفعہ ۵۔ برٹش انڈیا میں استحقاق وراثت نسبت جائیداد غیر منقولہ کسی شخص متوفی کے قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز کیا جائیگا۔ عام اس سے کہ وفات کے وقت اوس کا مسکن مستقل کہیں ہو۔ اور

(۱) دفعہ ہذا کسی ازدواج سے جسکے متعاقدین میں سے ایک یا دونوں فریق بروقت انعقاد ازدواج ہندو یا مسلمان یا بُدھ یا سکھ یا جین مذہب کے ہوں علاقہ نہ رکھیگی اور نہ ایسی متصور ہوگی کہ کبھی اوسکا علاقہ تھا۔ (ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ فقرہ اخیر) +

(۲) ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ – (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۲ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۶ – (۴) دفعہ ۷۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۴ء +

استحقاق وراثت نسبت جایداد منقولہ متوفی کے اوس ملک کے قانون کے بموجب تجویز ہوگا جسمیں وہ وفات کیوقت سکونت مستقل رکھتا تھا۔

تمثیلات

(الف) زید نے جو برٹش انڈیا میں سکونت مستقل رکھتا ہے ملک فرانس میں جایداد منقولہ اور ملک انگلنڈ میں بھی جایداد منقولہ اور برٹش انڈیا میں جایداد منقولہ اور غیر منقولہ دونوں چھوڑکر فرانس میں وفات پائی تو استحقاق وراثت نسبت اُس کل ترکہ کے قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز ہوگا۔

(ب) زید قوم انگریز نے کہ فرانس میں سکونت مستقل رکھتا ہے برٹش انڈیا میں جایداد منقولہ و غیر منقولہ دونوں چھوڑکر برٹش انڈیا میں وفات پائی تو استحقاق وراثت نسبت جایداد منقولہ مطابق اُن قواعد نافذہ ملک فرانس کے تجویز ہوگا جنکے اعتبار سے حق وراثت نسبت جایداد منقولہ اُس انگریز کے طے ہوتا ہے جو فرانس میں سکونت مستقل رکھکر مرجائے اور استحقاق وراثت نسبت جایداد غیر منقولہ مطابق قانون برٹش انڈیا کے تجویز کیا جاوے گا۔

ایک شخص باشندہ اسکاٹلنڈ نے جو ملازم ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوا اور بعد صادر ہونے ایکٹ ۱۸۵۸ء اسٹیٹیوٹ ۲۱و ۲۲ جلوس وکٹوریہ باب ۱۰۶) کے جسکے رو سے حکومت ہند کی ایسٹ انڈیا کمپنی سے بادشاہ کو منتقل ہوئی۔ بدستور ملازم رہا ۱۸۶۸ء میں وصیت نامہ تمام و کمال اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چھوڑکر وفات پائی جسپر حسب احکام ایکٹ وراثت ہندگواہیان ثبت نہیں ہوئی تھیں۔ مگر جو مسلّما بموجب قانون اسکاٹلنڈ کے درست تھا۔ بر طبق درخواست واسطے استقرار اس امر کے کہ دستاویز مذکور وصیت نامہ جایز ہے اور واسطے عطاء پروبیٹ کے تجویز ہوئی کہ متوفی نے سکونت مستقل ہند کی حاصل کی تھی کہ جو اوسنے بوقت اپنی وفات کے باوجود ایکٹ ۱۸۵۸ء و ایکٹ وراثت کے ضایع نہیں کی اور بدیں وجہ چونکہ وصیت نامہ کی تکمیل صحیح طور پر نہیں ہوئی تھی۔ لہذا عطاء پروبیٹ سے انکار کیا گیا (۱) کوئی امر مانع استباط کا نہیں ہے کہ کوئی ریاست غیر یا ریاست تابع خدمت وقت جنگ قابض جایداد غیر منقولہ واقع برٹش انڈیا ہو اور ایسی جایداد سے قاعدہ وراثت بلا وصیتی مندرجہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ ریاست مذکور کو ایسا تصور کرنا چاہیے کہ وہ مشابہ کارپوریشن کے ہے جو بطور ریاست کے اسوقت تک قایم رہتی ہے کہ جبتک اُسکو ملکہ معظمہ دام اقبالہا حیثیت مذکور تسلیم کرتی ہیں خواہ قاعدہ وراثت ریاست کچھ ہی ہو اور خواہ اوسکی گورنمنٹ کی کچھ ہی شکل ہو۔ (۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۔

جائداد منقولہ کے حق وراثت کے لئے صرف ایک مقام سکونت مستقل منسوب ہوسکتا ہے

دفعہ ۶- جایداد منقولہ کے استحقاق وراثت کیلئے مالک جایداد سے صرف ایک مقام سکونت مستقل کا منسوب ہوسکتا ہے +

سکونت مستقل شخص صحیح النسب کی

دفعہ ۷- سکونت مستقل ابتدائی ہر شخص کی جو صحیح النسب[1] ہو اس ملک میں ہی جس میں اوسکا باپ اوسکی پیدائش کے وقت سکونت مستقل رکھتا تھا اور اگر وہ بعد وفات والد کے پیدا ہوا ہو تو اس ملک میں ہی جسمیں اوسکا والد وفات کیوقت سکونت مستقل رکھتا تھا-

تمثیل

وقت پیدائش زید کے اوسکا والد انگلستان میں سکونت مستقل رکھتا تہا تو زید کی سکونت مستقل ابتدائی انگلستان میں ہے بلالحاظ اسکے کہ وہ کس ملک میں پیدا ہوا +

سکونت مستقل شخص غیر صحیح النسب کی

دفعہ ۸- سکونت مستقل ابتدائی کسی شخص غیر صحیح النسب[2] کی اوس ملک میں ہی جسمیں اوسکی پیدائش کیوقت اُسکی والدہ سکونت مستقل رکھتی تھی +

اثر یذیری سکونت مستقل

دفعہ ۹- سکونت مستقل ابتدائی اوس وقت تک قایم رہتی ہے جبتک کوئی سکونت مستقل جدید اختیار نہ کیجائے +

سکونت مستقل جدید کا حصول

دفعہ ۱۰- ہر شخص کو سکونت مستقل جدید اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب سوائے اوس ملک کے جسمیں اوسکی سکونت مستقل ابتدائی تھی وہ کسی اور ملک میں بود و باش مستقل اختیار کرے-

توضیح کسی شخص پر یہ قول کہ اوسنے برٹش انڈیا میں سکونت مستقل اختیار کی محض اسوجہ سے صادق نہیں آتا ہے کہ وہ بحیثیت ملازمی شاہ معظم صیغہ ملکی یا جنگی یا باجرائے کسی پیشہ یا کاربار کے برٹش انڈیا میں سکونت رکھتا ہے +

تمثیلات

(الف) زید نے کہ اپنی سکونت مستقل ابتدائی انگلستان میں رکھتا ہے برٹش انڈیا میں جاکر پیشہ بیرسٹری یا تجارت کا اس نیت سے اختیار کیا کہ اپنی باقی عمر برٹش انڈیا میں صرف کرے تو زید کی سکونت مستقل برٹش انڈیا میں قایم ہوگئی-

(ب) زید نے کہ سکونت مستقل انگلستان میں رکھتا ہے ملک آسٹریا میں جاکر ملازمت فوج آسٹریا کی

---

[1] یعنے ولد الحلال [2] یعنے ولد الحرام- +

اس نیت سے اختیار کی کہ اوس ملک کی فوج میں قایم رہے تو زید نے ملک آسٹریا میں سکونت مستقل حاصل کی۔

(ج) زید نے کہ فرانس میں سکونت مستقل ابتدائی رکھتا ہے بعد کرنے عہد ملازمت بابت ایک میعاد معین ساتھ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے برٹش انڈیا میں پہنچکر بود و باش اختیار کی اور اوسکی یہ نیت ہے کہ وقت انقضائے میعاد مذکور کے فرانس میں واپس جائے تو زید نے برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل نہیں کی۔

(د) زید نے کہ انگلستان میں سکونت مستقل رکھتا ہے واسطے رفعداد حساب ایک کارو بار شراکتی کے جو شکست ہو گیا ہے برٹش انڈیا میں جاکر سکونت اختیار کی اور اوسکی یہ نیت ہے کہ اپنا کام طے کرکے انگلستان میں واپس جاوے تو زید نے سکونت مذکور سے گو وہ سکونت کتنے ہی دراز عرصہ تک قایم رہے برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل نہیں کی۔

(ہ) زید نے جو بہ تقاضائے اونہیں حالات کے جو تمثیل ماسبق میں مذکور ہیں برٹش انڈیا میں رہنے کو گیا تھا پیچھے سے اپنی نیت بدل کر برٹش انڈیا میں بود و باش مستقل اختیار کی تو زید کو برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل ہوئی ہے۔

(و) زید نے جسکی سکونت مستقل آبادی ملک فرانس موسومہ چندن نگر ہے جو وارث سلطنت فرانس سے خایف ہو کر بہ مجبوری کلکتہ میں پناہ لی اور کئی برس تک کلکتہ میں اس امید سے رہا کہ جب سلطنت بدلیگی ہم امن امان کیساتھ چندن نگر میں واپس جائینگے تو زید کو ایسی سکونت سے برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل نہیں ہوئی۔

(ز) زید نے بہ تقاضائے حالات متذکرہ تمثیل ماسبق متصلہ کلکتہ میں پہونچکر باوصف وقوع اون تبدیلات سلطنت کے جنکے باعث زید امن و امان کے ساتھ چندن نگر میں واپس جا سکتا تہا۔ کلکتہ میں قیام کیا اور اوسکی نیت ہو کہ کلکتہ میں علے الدوام رہے تو زید کو برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل ہوئی ہو۔

ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ زیر دفعہ ۵۔

خاص طریق حصول سکونت مستقل بہ برٹش انڈیا۔

دفعہ ۱۱۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص برٹش انڈیا میں سکونت مستقل اسطرح حاصل کرے کہ وہ اپنی خواہش نسبت حصول سکونت مستقل کے بطور اظہار نامہ تحریر اور اپنے دستخط سے مکمل کرکے برٹش انڈیا کے کسی دفتر میں جو بہ تجویز لوکل گورنمنٹ مقرر ہو گا[۱] داخل کر دے

[۱] دربارہ ادہ ہ ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۸۱۳ و دربارہ برٹش برہما ملاحظہ ہو گزٹ مذکور مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۸۴۵۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور نے اظہار نامہ مذکور کے ادخال سے عین سال بھر پہلے برٹش انڈیا میں بود و باش رکھی ہو ٭

صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب واقع لاہور کا دفتر برائے ادخال تحریری اظہار نامجات منجانب ایسے اشخاص کے جو برٹش انڈیا میں سکونت مستقل حاصل کرنیکے خواہشمند ہوں ایک دفتر قایم کیا گیا ہے (۱)

شخص ایلچی یا سفیر وغیرہ کو کسی اور ملک میں رہنے سے سکونت مستقل حاصل نہیں ہوتی۔

دفعہ ۱۲۔ اوس شخص کو جو کسی ملک کی گورنمنٹ کی طرف سے کسی اور ملک میں ایلچی یا سفیر یا اور طرح پر قائمقام مقرر ہوا ہو صرف ملک آخر الذکر میں باعتبار تقرر کے اپنی سکونت رکھنے سے سکونت مستقل حاصل نہیں ہوتی اور نہ کسی اور شخص کو صرف ایلچی یا سفیر مذکور کیساتھ بطور ملازم یا اہل خاندان کے رہنے سے ایسی سکونت مستقل پیدا ہوتی ہے۔

اثر پذیری سکونت مستقل جدید

دفعہ ۱۳۔ سکونت مستقل جدید اوسوقت تک قایم رہتی ہے جبتک سکونت مستقل سابق پھر حاصل یا اور سکونت اختیار نہ کیجائے ٭

سکونت مستقل نابالغ

دفعہ ۱۴۔ سکونت مستقل طفل نابالغ کی وہی ہے جو اوسکے والد یا والدہ کو جس سے اُسنے اپنی سکونت مستقل ابتدائی پیدا کی حاصل ہو۔

مستثنےٰ نابالغ کی سکونت مستقل کی تبدیل اُسکے والد یا والدہ کی سکونت مستقل کی تبدیل سے اوس صورت میں لازم نہیں آتی ہے جبکہ نابالغ کا ازدواج ہوا ہو یا وہ بملازمت شاہ معظم کوئی عہدہ رکھتا یا خدمت انجام دیتا ہو یا اپنے والد یا والدہ کی رضامندی سے کوئی کاروبار علیحدہ کرتا ہو ٭

حصول سکونت مستقل بذریعہ ازدواج

دفعہ ۱۵۔ ازدواج کی رو سے زوجہ کو وہی سکونت مستقل حاصل ہوتی ہے جو اُسکے شوہر کو حاصل ہو بشرطیکہ وہ سکونت مستقل زوجہ کو پہلے سے حاصل نہ تھی۔

سکونت مستقل زوجہ بحالت ازدواج

دفعہ ۱۶۔ حالت ازدواج میں زوجہ کی وہی سکونت مستقل ہے جو اوسکے شوہر کو حاصل ہے۔

مستثنےٰ اگر شوہر و زوجہ میں کسی عدالت مجاز کے حکم سے مفارقت ہوئی ہو یا اگر شوہر میعاد قید بعبور دریائے شور طے کرتا ہو تو زوجہ کی سکونت مستقل شوہر کی سکونت مستقل کے ساتھ متحد نہ ہوگی ٭

نابالغ سکونت مستقل پیدا نہیں کرسکتا

دفعہ ۱۷۔ بجز اُن صورتوں کے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کوئی شخص حالت

(۱) اشتہار نمبر ۹۱۵ مورخہ ۲۲ جون ۱۸۶۵ء پنجاب گزٹ مطبوعہ ۲۹ ماہ مذکور ٭

نابالغی میں سکونت مستقل جدید پیدا نہیں کرسکتا ہے +

شخص مسلوب الحواس کا سکونت مستقل حاصل کرنا

دفعہ ۱۸- شخص مسلوب الحواس کو بجز اسکے کہ اوسکی سکونت مستقل کسی اور شخص کی سکونت مستقل کا اتباع کرے کسی اور طور پر سکونت مستقل جدید پیدا نہیں ہوسکتی ہے

حق وراثت جائداد منقولہ بروئے قانون برٹش انڈیا بصورت عدم سکونت مستقل بجائے دیگر

دفعہ ۱۹- اگر کوئی شخص برٹش انڈیا میں جائداد منقولہ چھوڑ کر فوت کرے تو بشرطیکہ اُسکی سکونت مستقل کا کسی اور جگہ ہونا ثابت نہ کیا جائے۔استحقاق وراثت نسبت جائداد مذکور قانون برٹش انڈیا کے مطابق تجویز کیا جائیگا۔

فصل ۳- ذکر قرابت*

رشتہ یا قرابت

دفعہ ۲۰- رشتہ یا قرابت اوس تناسب یا تعلق کا نام ہے جو باہم اُن اشخاص کے ہو جو ایک ہی اصل یا مورث متحد کی اولاد سے ہوں +

قرابت مستقیمہ

دفعہ ۲۱- قرابت مستقیمہ سے ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جن میں سے ایک دوسرے کے ساتھ علواً یا سفلاً واسطہ راست رکھتا ہو مثلاً ما بین کسی شخص اور اُسکے باپ یا دادا نانا یا پردادا پڑنانا یا اور مورثوں کے جو سلسلہ مستقیمہ متصاعدہ میں ہو یا مابین کسی شخص اور اوسکے بیٹے یا پوتے نواسے یا پڑپوتے پڑنواسے یا اور اولاد کے جو سلسلہ مستقیمہ متنزلہ میں ہو۔قرابت باہمی ہے۔

اور ہر پشت کا ایک درجہ متصاعدہ یا متنزلہ ہوتا ہے۔

چنانچہ ہر شخص کو اپنے باپ کے ساتھ درجہ اوّل کا رشتہ ہے اور بیٹے کیساتھ بھی درجہ اول کا رشتہ ہے اور اپنے دادا نانا یا پوتے نواسے کیساتھ درجہ دوم کا رشتہ اور اسی طرح سے پردادا پڑنانا اور پڑپوتے پڑنواسے کیساتھ درجہ سوم کا رشتہ ہے

قرابت طرفی

دفعہ ۲۲- قرابت طرفی سے ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جو ایک ہی اصل یا مورث کی اولاد سے ہوں مگر ایکدوسرے کے ساتھ رشتہ مستقیمہ نہ رکھتا ہو اور واسطے دریافت اس امر کے کہ کسی رشتہ دار طرفی کو کسی شخص متوفی کے ساتھ کس درجہ کا رشتہ ہے مناسب ہے کہ شخص متوفی سے لیکر اوپر کی طرف اصل مورث تک اور پھر اصل مورث سے اوتر کر رشتہ دار طرفی تک حساب کیا جائے اور ہر شخص کی بابت عام اس سے کہ وہ سلسلہ متصاعدہ میں ہو یا متنزلہ میں ایک درجہ سمجھا جائے +

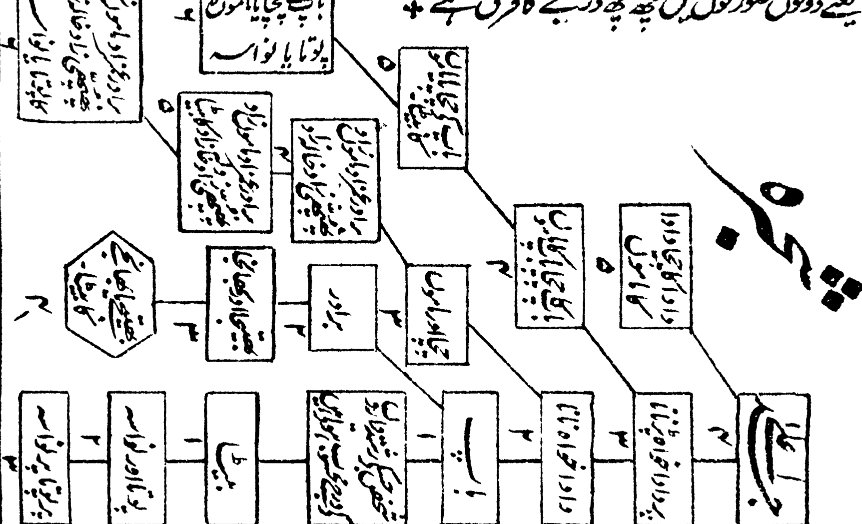
* فصل ہذا پارسیوں سے متعلق نہیں ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۸- +

اشخاص جو بغرض استحقاق وراثت متوفی سے یکسان تعلق رکھتے ہیں

دفعہ ۲۳ - استحقاق وراثت کیلئے اُن اشخاص میں جو متوفی کے باپ کے ذریعہ سے اور اُن اشخاص میں جو متوفی کی ماں کے ذریعہ سے متوفی کے ساتھ قرابت رکھتے ہوں کچھ فرق نہ کیا جائیگا۔ اور نہ مابین اُن اشخاص کے جو متوفی کیساتھ رشتہ حقیقی اور اُن کے جو متوفی کے ساتھ رشتہ علاتی رکھتے ہوں اور نہ مابین اُن اشخاص کے جو متوفی کی حین حیات پیدا ہوئے تھے اور اُنکے جو متوفی کی وفات تک صرف بطن مادر میں تھے اور اُسکی وفات کے بعد زندہ پیدا ہوئے کچھ فرق کیا جائیگا +

طریق محسوبی درجہ رشتہ

دفعہ ۲۴ - رشتہ کا شجرہ میں جو ذیل میں لکھا جاتا ہے رشتہ کی درجے چھٹے درجہ تک محسوب ہوئے ہیں اور تفریق کیلئے اونپر ہندسے لکھے گئے ہیں شجرہ میں مابین اُس شخص کے جسکے رشتہ داروں کے درجے محسوب ہوتے ہیں اور اوسکے برادر عمزاد ماموں زاد پھپھی زاد خالہ زاد کے چوتھے درجے کا رشتہ ہے اس وجہ سے کہ باپ تک چڑھنے میں ایک درجہ اور دادا نانا تک چڑھنے میں کہ وہ دونوں کا مورث ہے ایک درجہ اور پھر دادا نانا سے چچا ماموں تک اُترنے میں ایک درجہ اور پھر برادر عمزاد ماموں زاد پھپھی زاد خالہ زاد تک اُترنے میں ایک درجہ جملہ چار درجے ہوتے ہیں۔ اسیطرح مابین کسی شخص اور اُس کے بھائی کے پوتے نواسے یعنے بھتیجے یا بھانجے کے بیٹے یا مابین اُس شخص اور اُسکے برادر عمزاد ماموں زاد پھپھی زاد خالہ زاد کے فاصلہ برابر یعنی دونوں صورتوں میں چار چار درجے کا فرق ہے علے ہذالقیاس مابین کسی شخص اور اوسکے برادر عمزاد ماموں زاد پھپھی زاد خالہ زاد کے پوتے نواسے یا مابین شخص مذکور اور اُسکے باپ کے چچا کے پوتے نواسے کے فاصلہ برابر یعنے دونوں صورتوں میں چھ چھ درجے کا فرق ہے +



فصل* ذکر فوت بلاوصیت

دفعہ ۲۵۔ کسی شخص کا بلاوصیت فوت کرنا اوس تمام جایداد کی نسبت سمجہا جائیگا جسکی نسبت اوسنے ایسا ہبہ وصیتی نہ کیا ہو جو نفاذ پانے کے لائق ہو۔

حاشیہ: کس جایداد کی نسبت متوفی بلاوصیت فوت شدہ متصور ہوگا

تمثیلات

(الف) زید بلا چھوڑنے وصیتنامہ کے مرگیا تو گویا وہ اپنی کل جایداد کی نسبت بلاوصیت فوت کرگیا۔

(ب) زید نے ایسا وصیتنامہ چھوڑا جسکی روسے اوسنے بکر کو وصی مقرر کیا ہی مگر اوس وصیتنامہ میں کچھ اور شرائط نہیں ہیں تو گویا زید نسبت تقسیم ترکہ اپنے کے بلاوصیت فوت ہوا۔

(ج) زید نے کسی غرض خلاف قانون کے لئے اپنی کل جایداد وصیت کی روسے ہبہ کردی تو گویا زید نسبت تقسیم ترکہ اپنے کے بلاوصیت فوت ہوا۔

(د) زید نے وصیتنامہ میں بکر کو ... روپیہ اور عمر کے پسر کلان کو ... روپیہ لکھکر کسی اور شخص کیلئے کچھ نہ لکھا اور سوائے مبلغ ... روپیہ کے وفات کیوقت کچھ اور جایداد نہ چھوڑی اور عمر و زید سے پہلے بلاولادت کسی پسر کے فوت ہوگیا تو گویا زید نسبت تقسیم ... روپیہ کے بلاوصیت فوت ہوا۔

اردشیر بیزن جی پارسی باشندہ سورت ۱۳ فروری سنہ ۱۸۶۹ء کو یہی جگہ رشتہ داران ذیل بعد اپنے زندہ چھوڑکر فوت ہوا یعنے ایک دختر جیرہ بائی (رسپانڈنٹ) اپنی پہلی زوجہ سے جو اس سے پیشتر فوت ہوچکی تھی اپنی دوسری زوجہ دہن بائی جو اوس سے علیحدہ رہتی تھی اور اپنی تیسری زوجہ جسکو اسنے طلاق دیدیا تہا اور جسکے پسر کو اردشیر نے اپنا تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور اپنی تین بہنیں۔ دہن بائی و سونا بائی و گل بائی جنمیں سے پہلی کا بیاہ ساتھ کیخسرو کے ہوگیا تھا۔ اور جسکا بیٹا امیراشا کیخسرو اپیلانٹ ہی۔ اردشیر نے بذریعہ اپنے وصیتنامہ کے بصراحت یہ ہدایت کی کہ نہ اوسکی دختر جیرہ بائی اور نہ اوسکی بیوہ دہن بائی کوئی حصہ اوسکی جایداد کا پاوینگی۔ اور کہ اوسنے اپنی کل جایداد صرف اپنے بہائی رتنا شا کے لئے چھوڑی لیکن وہ قبل اسکے فوت ہوگیا تھا۔ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء کو جیرہ بائی نے صاحب جج ضلع سورت سے بدینمضمون درخواست کی کہ چٹھیات اہتمام ترکہ اردشیر شوہر سائلہ کو بطور اسکے مختار کے عطا کیجاویں۔ اور اوسنے بیان کیا کہ اردشیر بلاوصیت فوت ہوا۔ اسکی درخواست پر امیراشا کیخسرو دہن بائی۔ وسونا بائی بھتیجا و ہر دو بہن اردشیر

* فصل ہذا باستثنائے دفعہ ۲۵ پارسیوں سے متعلق نہیں) ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۸۔

نے اس بنا پر اعتراض کیا۔ کہ آردشیر نے جیربائی کو بصراحت اپنی جائیداد کی توریث سے محروم کیا تھا۔ اور نہ وہ اور نہ اوسکا شوہر مستقل طور پر احاطہ بمبئی میں رہتے ہیں۔ صاحب جج ضلع نے چٹھیات اہتمام محدودہ شوہر جیربائی کو بطور اسکے مختار کے حسب دفعہ ۲۱۴۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء عطا کیں۔ بر طبق رجوع ہونے اپیل کے ہائیکورٹ میں صرف منجانب امیر انشا کے تجویز ہوا کہ آردشیر بلاوصیت بغیر کرنے کسی ایسے ہبہ یا انتقال اپنی جائیداد کے فوت ہوا۔ جسکا نفاذ ہو سکے۔ کیونکہ اسکا منتقل الیہ واحد (رتنا نشا) قبل اسکے فوت ہو چکا تھا پس حقیت بموجب قانون وراثت کے پہنچنی چاہیئے۔ استعمال محض الفاظ معنی کا بلا اسکے کہ اُنکے ساتھ کوئی نافذ انتقال اسکی جائیداد کا ہو۔ اسکی دختر جیربائی یا اوسکی بیوہ دہن بائی کو اپنے حصہ ترکہ پانیسے محروم نہیں کر سکتا۔ بموجب ایکٹ وراثت پارسیوں (نمبر ۲۱ ۱۸۶۵ء) کے بیوگان و اولاد کا استحقاق بھائیوں خواہ بہنوں سے مقدم ہے۔ دفعہ ۷ ضمیمہ ۳ مد ۲۔ پارسیوں کے ایکٹ وراثت کی صرف اس حالت میں متعلق ہے کہ جب متوفی نہ تو اولاد صلبی چھوڑے۔ نہ زوج خواہ زوجہ چھوڑے (۱) +

دفعہ ۲۶۔ جائیداد مذکور زوجہ یا شوہر کو یا شخص متوفی کے قرابت داروں کو اس ترتیب سے اور بموجب اُن قواعد کے پہونچتی ہے جو اس ایکٹ میں مقرر ہوے ہیں +

جائیداد مذکور کا پہنچنا

توضیح بیوہ کو اُس صورت میں حصہ مقررہ ایکٹ ہذا نہیں پہنچیگا۔ جبکہ بیوہ کسی اقرارنامہ جائیز کے روسے جو ازدواج سے پہلے تحریر پاچکا ہو ترکہ شوہری کے حصہ تقسیمی سے خارج رکھی گئی ہو +

دفعہ ۲۷۔ اگر کوئی شخص بلاوصیت بیوہ چھوڑکر مرجاے تو اگر متوفی کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ[له] ہو اوسکے ترکہ کا ایک ثلث بیوہ کو پہنچیگا اور باقی دو ثلث مطابق قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا اوسکی اولاد رشتہ مستقیمہ کو دیا جائیگا۔ اور اگر اوسکی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہو مگر کچھہ قرابتی ہوں تو اوسکی ترکہ کا ایک نصف بیوہ کو پہنچیگا اور باقی نصف اوسکے قرابت داروں میں مطابق ترتیب اور قواعد مقررہ ایکٹ ہذا تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر اوسکے کچھہ قرابتدار نہ ہوں تو اوسکا کل ترکہ بیوہ کو پہنچیگا +

جب شخص بلاوصیت بیوہ اور اولاد مستقیمہ یا بیوہ اور قرابتی یا صرف بیوہ چھوڑ مرے۔

دفعہ ۲۸۔ اگر وہ شخص جو بلاوصیت فوت کرے کوئی بیوہ نہ چھوڑے تو اوسکا ترکہ اوسکی اولاد رشتہ مستقیمہ متنزلہ کو یا اشخاص قرابت دار کو جو رشتہ مستقیمہ متنزلہ سے نہوں بموجب قواعد مقررہ ایکٹ ہذا کے دیا جائے گا۔ اور اگر اوسکا ایک بھی قرابت دار نہ ہو تو اوسکی جائیداد مال سرکار سمجھی جائے گی +

جب شخص بلاوصیت کوئی بیوہ نہ چھوڑے یا کوئی قرابتی نہ چھوڑ مرے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۳۷ - +   له یعنے متنزلہ۔

فصل ۵۔ ذکر تقسیم ترکۂ شخص متوفّی بلاوصیّت

(الف) جب اوسنے اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑی ہو

قواعد تقسیم

دفعہ ۲۹۔ قواعد جنکے بموجب ترکہ شخص بلاوصیت فوت شدہ کا بعد منہائی حصہ بیوہ کی اگر بیوہ چھوڑ گیا ہو) اوسکی اولاد رشتہ مستقیمہ متنزلہ میں تقسیم کیا جائیگا یہ ہیں +

جب شخص بلاوصیت صرف طفل یا چند اطفال چھوڑ مرا ہو

دفعہ ۳۰۔ اگر اُس شخص نے جو بلاوصیت فوت کرے ایک یا چند اطفال چھوڑے ہوں اور اُسکے کسی طفل فوت شدہ کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہ ہو تو اوسکی جائیداد اُسکے طفل زندہ کو اگر ایک طفل ہو پہونچیگی اور اگر چند اطفال زندہ ہوں تو سب میں بہ حصص مساوی تقسیم کیجائے گی +

جب شخص بلاوصیت صرف ایک یا چند پوتے یا نواسے چھوڑ مرا ہو

دفعہ ۳۱۔ اگر اُس شخص نے بلاوصیت فوت کرے کوئی طفل زندہ نہ چھوڑا ہو الا اوس کے ایک یا چند پوتے یا نواسے موجود ہوں اور کسی پوتے یا نواسے فوت شدہ کی کچھ اولاد رشتہ مستقیمہ نہو تو اوسکا ترکہ اُسکے پوتے یا نواسے زندہ کو اگر ایک ہو دیا جائیگا اور اگر چند پوتے یا نواسے زندہ ہوں تو سب میں بحصص مساوی تقسیم کیا جاوے گا۔

تمثیلات

(الف) زید کے صرف تین اطفال تھے ایک بکر دوسری ہندہ تیسرا خالد اور اُن سب نے باپ سے پہلے وفات پائی یعنے بکر دو لڑکے اور ہندہ تین لڑکے اور خالد چار لڑکے چھوڑ کر فوت ہوا بعد ازاں زید بھی اُن پوتوں اور نواسوں کو بلا موجودگی اولاد کسی پوتے خواہ نواسہ فوت شدہ کے چھوڑ کر فوت ہو گیا تو ہر ایک پوتے یا نواسے کو ترکہ کا نواں حصہ ملے گا +

(ب) اگر تمثیل مذکور میں خالد بغیر چھوڑنے کسی طفل کے فوت ہوا ہو تو تمام ترکہ شخص متوفی کے پانچ پوتوں اور نواسوں یعنے بکر اور ہندہ کے اطفال میں بہ حصص مساوی تقسیم کیا جاوے گا +

(ج) زید کے صرف دو اطفال ہیں ایک بکر دوسری ہندہ سو بکر نے اپنی زوجہ کو حاملہ چھوڑ کر باپ سے پہلے وفات پائی بعد ازاں زید ہندہ کو زندہ چھوڑ کر فوت ہو گیا اور بعد انقضائے ایام معمولی کے بکر کے ایک طفل

*۔ فصل ہذا پارسیوں کے متعلق نہیں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۵ء دفعہ ۸ +

پیدا ہوا تو زید کی جائیداد ما بین ہندہ اور اُس طفل کے جو بعد وفات مالک جائیداد پیدا ہوا ۲ حصص مساوی تقسیم کی جائے گی +

جب شخص متوفی صرف پر پوتے یا بعید تر رشتہ دار چھوڑ مرے

دفعہ ۳۲ - اسیطرح جائیداد شخص متوفی کی جو بلا وصیت فوت کرے منجملہ اولاد زندہ رشتہ مستقیمہ شخص مذکور کے بشرطیکہ وہ سب لوگ متوفی کے ساتھ پر پوتے پڑنواسے کا رشتہ یا کوئی اور رشتہ بعید تر رکھتے ہوں اون لوگوں کو دیجائے گی جو متوفی کی ساتھ قریب تر رشتہ رکھتے ہوں +

جب شخص متوفی ایسی اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑ مرے جو مختلف درجہ قرابت رکھتے ہوں اور وہ لوگ جنسے اولاد رشتہ بعید پیدا ہوئی ہو مر گئے ہوں

دفعہ ۳۳ - اگر کوئی شخص ایسی اولاد رشتہ مستقیمہ چھوڑ کر بلا وصیت فوت کرے کہ مابین اوسکے اور اشخاص اولاد کے مختلف درجوں کا رشتہ ہو اور وہ اشخاص جنسے اولاد رشتہ بعیدہ پیدا ہوئی ہو مر گئے ہوں تو جائیداد مطابق تعداد اولاد رشتہ مستقیمہ شخص متوفی کے جو اوسکی وفات کے وقت اوسکے ساتھ سب سے قریب تر رشتہ رکھتے تھے یا اوسکے ساتھ اُسی درجہ کا رشتہ رکھتے تھے اور اولاد رشتہ مستقیمہ جو اوسکی وفات تک زندہ تھے چھوڑ کر اُس سے پہلے فوت ہو گئے حصص مساوی میں تقسیم کیجاویگی اور ہر شخص کو منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ شخص متوفی کے جو اوسکی وفات کیوقت اُسکے ساتھ رشتہ قریب رکھتا تھا ایک حصہ دیا جائیگا اور منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ مذکور کے جو اشخاص فوت ہوئے ہوں ایسے ہر شخص کیلئے ایک حصہ علیحدہ کیا جائیگا اور وہ حصہ جو بحق ایسے شخص فوت شدہ منجملہ اولاد رشتہ مستقیمہ کے تجویز ہوا ہو اُسکے طفل یا اطفال زندہ یا کسی اور اولاد رشتہ مستقیمہ درجہ بعیدہ کو جیسا موقع ہو پہنچیگا یعنے ایسے طفل یا اطفال زندہ یا دیگر اولاد رشتہ مستقیمہ درجہ بعیدہ کو ہمیشہ وہ حصہ ملیگا جو اُسکے یا اُن کے والد یا والدہ یا والدین کو اُس صورت میں ملتا جبکہ مالک جائیداد اوسکے یا اُنکے سامنے فوت ہوتا۔

تمثیلات

(الف) زید کے تین اطفال تھے بکر اور ہندہ اور خالد سو بکر چار اطفال چھوڑ کر مر گیا اور ہندہ ایک طفل چھوڑ کر فوت ہوئی اور خالد کی حیات میں اوسکے باپ نے وفات پائی پس جب زید کی وفات بلا وصیت ہو تب جائیداد کا ایک ثلث خالد کو ایک ثلث بکر کے چاروں اطفال کو اور باقی ایک ثلث ہندہ کے طفل واحد کو دیا جائے گا۔

(ب) زید نے بلا چھوڑنے کسی طفل کے مگر آٹھ پوتوں نواسوں کو مع دو کس اولاد کسی پوتہ یا نواسہ فوت شدہ کے چھوڑ کر وفات پائی تو اوسکی جایداد نو حصوں میں منقسم ہوگی اون میں سے آٹھ حصے آٹھوں پوتوں نواسوں کو ملینگے اور نواں حصہ بسہام مساوی دونوں پڑپوتوں یا پڑنواسوں کو دیا جائے گا۔

(ج) زید کے تین اطفال تھے بکر اور ہندہ اور خالد بکر نے چار لڑکے چھوڑ کر وفات پائی اور بکر کا ایک لڑکا دو کس اولاد چھوڑ کر فوت ہوا ہندہ بھی ایک طفل چھوڑ کر مر گئی بعد ازاں زید خود بلا وصیت فوت ہوگیا اس صورت میں جایداد کا ایک ثلث خالد کو ملیگا اور ایک ثلث ہندہ کے طفل کو دیا جائے گا اور باقی ایک ثلث چہار سہام میں منقسم ہوگا منجملہ انکے تین سہام بکر کے تین اطفال زندہ کو عطا ہونگے اور باقی ایک سہم بہ حصص مساوی بکر کے دونوں پوتوں یا نواسوں میں تقسیم ہوگا +

(ب) جب اسنے اولاد رشتہ مستقیمہ نہ چھوڑی ہو +

| قواعد تقسیم بہ صورت فوت بلا وصیت |

دفعہ ۳۴۔ اگر اوس شخص نے جو بلا وصیت فوت کرے کوئی اولاد رشتہ مستقیمہ نہ چھوڑی ہو تو قواعد در باب تقسیم جایداد شخص مذکور بعد وضع حصہ بیوہ اگر وہ بیوہ چھوڑے حسب ذیل ہیں +

| جب باپ زندہ ہو |

دفعہ ۳۵۔ اگر اُس شخص کا باپ زندہ ہو جو بلا وصیت مر جاوے تو باپ اوس کی جایداد کا وارث ہوگا +

| جب صرف ماں اور متوفی کے بھائی بہن زندہ ہوں۔ |

دفعہ ۳۶۔ جو شخص بلا وصیت فوت کرے اگر اوسکا باپ وفات پا چکا ہو الا اوسکی ماں زندہ ہو اور اوسکے کچھ بھائی اور بہن بھی موجود ہوں اور کسی بھائی یا بہن فوت شدہ کا کوئی طفل زندہ نہو تو اوس کی جایداد اوس کی ماں اور ہر ایک بھائی اور بہن زندہ کو تقسیماً بہ حصص مساوی دیجائے گی۔ +

تمثیل

زید نے اپنی ماں اور دو کس برادران حقیقی بکر اور خالد کو اور نیز ایک بہن ہندہ کو جو اوس کی ماں کے بطن سے ہے مگر اوسکے باپ کے نطفے سے نہیں ہے زندہ چھوڑ کر وفات پائی اس صورت میں ماں کو ایک ربع اور دونوں بھائیوں کو ایک ایک ربع اور ہندہ کو جو اوسکی ہمشیرہ اخیافی ہے باقی ایک ربع دیا جائے گا +

جب ماں اور بھائی بہن کے علاوہ کسی متوفی بھائی یا بہن کی اولاد بھی زندہ ہو

دفعہ ۳۷ - اگر شخص بلاوصیت کا باپ فوت ہو چکا ہو مگر ماں زندہ ہو اور اوسکا کوئی بھائی یا بہن اور کسی ایسے بھائی یا بہن کا طفل یا اطفال بھی موجود ہوں جسنے شخص مذکور کے حین حیات وفات پائی ہو تو شخص متوفی کی جائیداد اوسکی ماں اور ہر ایک بھائی یا بہن زندہ اور ہر بھائی یا بہن فوت شدہ کے طفل یا اطفال زندہ کو تقسیماً بحصص مساوی دیجائے گی اور اطفال مذکور کو (اگر ایک سے زیادہ ہوں) بحصص مساوی صرف وہی حصص ملینگے جو اونکے والدین کو علیحدہ علیحدہ اُس صورت میں ملتے جبکہ مالک جائیداد اُنکے روبرو فوت ہوتا۔

تمثیل

زید نے اپنی ماں اور دو بھائی بکر اور خالد اور ایک بہن ہندہ متوفیہ کا ایک طفل اور ایک بھائی علاتی فوت شدہ مسمے ولید کے دو اطفال کو کہ وہ بھائی اوسکے باپ کے نطفے مگر ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوا زندہ چھوڑ کر بلاوصیت انتقال کیا تو جائیداد اسطرح تقسیم ہوگی کہ ماں کو ایک خمس اور بکر اور خالد کو ایک ایک خمس اور ہندہ کے طفل کو ایک خمس اور باقی ایک خمس ولید کے دو اطفال کو بحصص مساوی دیا جائے گا۔

جب صرف ماں اور کسی متوفی بھائی بہن کی اولاد زندہ ہو

دفعہ ۳۸ - اگر باپ فوت ہو چکا ہو مگر ماں زندہ ہو اور بھائی بہن سب مر گئے ہوں الا جملہ یا بعض بھائیوں یا بہنوں کے اطفال وقت وفات مالک جائیداد کے زندہ ہوں تو اوس کی جائیداد اوس کی ماں اور ہر بھائی یا بہن فوت شدہ کے طفل یا اطفال میں بحصص مساوی تقسیم کیجاویگی اور اطفال مذکور کو (اگر ایک سے زیادہ ہوں) بحصص مساوی وہی حصص ملینگے جو اون کے والدین کو علیحدہ علیحدہ اسصورت میں ملتے کہ مالک جائیداد اُن کے روبرو فوت ہوتا۔

تمثیل

زید نے کوئی بھائی یا بہن نہ چھوڑا بلکہ اپنی ماں اور اپنی بہن متوفیہ مسمات ہندہ کا ایک طفل اور ایک بھائی متوفی مسمے ولید کے دو اطفال زندہ چھوڑ کے بلاوصیت وفات پائی تو ماں کو جائیداد کا ایک ثلث اور ہندہ کے طفل کو ایک ثلث اور باقی ایک ثلث ولید کے دونوں اطفال کو بحصص مساوی دیا جائے گا۔

جب صرف ماں زندہ ہو

دفعہ ۳۹ - اگر متوفی بلاوصیت کا باپ فوت ہو چکا ہو الا ماں زندہ ہو اور شخص بلاوصیت کا کوئی بھائی یا بہن یا کسی بھائی یا بہن کا کوئی طفل یا اطفال زندہ نہ ہوں تو متوفی کی جائیداد اوس کی ماں کو پہنچے گی۔

جب کوئی اولاد مستقیم یا ماں باپ زندہ نہ ہو۔

دفعہ ۴۰۔ اگر وہ شخص جو بلا وصیت فوت ہو نہ کچھ اولاد رشتہ مستقیم متنزل نہ باپ نہ ماں چھوڑے تو اوسکی جایداد اوسکے بھائیوں اور بہنوں اور اوس بھائی یا بہن کے اطفال میں جو اوس سے پہلے مرگئے ہوں بحصص مساوی تقسیم کیجائیگی۔ اور اطفال مذکور کو اگر ایک سے زیادہ ہوں بحصص مساوی وہی حصص ملینگے جو اونکے والدین کو علیحدہ علیحدہ اوس صورت میں ملتے جبکہ مالک جایداد اون کے روبرو فوت ہوتا۔

جب کوئی اولاد مستقیم یا ماں باپ یا بھائی بہن زندہ نہو۔

دفعہ ۴۱۔ اگر وہ شخص جو بلا وصیت فوت ہو نہ کچھ اولاد رشتہ مستقیم نہ باپ نہ ماں نہ کوئی بھائی نہ بہن زندہ چھوڑے تو اوسکی جایداد اوس کے اور اور قرابتداروں میں جو اوسکے ساتھ رشتہ قریب تر رکھتے ہوں بحصص مساوی تقسیم کیجائیگی۔

تمثیلات

(الف) زید نے صرف ایک دادا یا نانا اور ایک دادی یا نانی چھوڑ کے بلا وصیت وفات پائی اور اوسکا کوئی اور قرابتدار جو دادا یا نانا یا دادی یا نانی کے برابر یا قریب تر رشتہ اوسکے ساتھ رکھتا ہو موجود نہیں ہی تو ہرگاہ وہ لوگ دوسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں جایداد اون کو بحصص مساوی دیجائیگی اور زید کے کسی چچا یا ماموں خواہ پھوپھی خالہ کو کچھہ حق اس وجہ سے نہیں پہونچیگا کہ چچا یا ماموں پھوپھی خالہ تیسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں۔

(ب) زید نے پردادا پرنانا یا پردادی پرنانی اور چند چچا ماموں پھوپھی خالہ چھوڑ کے بلا وصیت وفات پائی اور اون کے سوائے کوئی اور قرابتدار جو زید کیساتھ اوسی درجہ یا اوس سے قریب درجہ کا رشتہ رکھتا ہو موجود نہیں ہے تو ہرگاہ جملہ نامبردگان تیسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں ہر ایک کو برابر حصہ ملیگا۔

(ج) زید نے ایک پردادا پرنانا اور ایک چچا خواہ ماموں اور ایک بھتیجا خواہ بھانجا چھوڑ کے بلا وصیت وفات پائی اور اوسکا کوئی اور قرابتدار جو اونسے قریب تر رشتہ رکھتا ہو موجود نہیں ہی تو ہرگاہ جملہ نامبردگان تیسرے درجہ کے رشتہ دار ہیں ہر ایک کو برابر حصہ ملیگا۔

(د) کسی شخص نے اپنے ایک بھائی یا بہن کے دس اطفال اور دوسرے بھائی یا بہن کا ایک طفل چھوڑ کر بلا وصیت وفات پائی اور بمقابلہ نامبردگان کے کوئی زیادہ قریب رشتہ دار متوفی کا نہیں ہے اس صورت میں ہر طفل کو جایداد کا گیارھواں حصہ ملیگا۔

حصہ تقسیمی میں سے زر نقد یا دیگر جایداد محسوب نہ کیجائیگی جو شخص متوفی نے کسی طفل کی بہبود و ترقی میں صرف کی ہو

دفعہ ۴۲۔ جب کسی

شخص متوفی بلا وصیت کی جایداد میں اوسکا کوئی طفل یا کسی طفل کی اولاد حصہ تقسیمی کی دعویدار ہو تو وہ زر نقد یا دیگر جایداد جو شخص متوفی نے اپنی حین حیات اوس طفل کی بہبود اور ترقی کے لئے ادا یا عطا یا مقرر کی ہو جس کی ذات یا اولاد کیطرف سے دعوے ہو اوس حصہ تقسیمی کے حساب میں شامل نہ کیجائے گی ❖

تقسیم جایداد شخص ولد الحرام کی جو بلا وصیت فوت ہو۔

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جایداد اشخاص ولد الحرام بلا وصیت فوت شدہ کی جو ایکٹ وراثت ہند مجریہ سنہ ۱۸۶۵ء کے نافذ العمل ہونیکے بعد بحیثیت لاوارث ملکیت سرکار بن چکی ہو اور نیز وہ جایداد جو بعد ازین بحیثیت لاوارث ملکیت سرکار بن جائے بعد منہائی اخراجات عائد شدہ وحصہ سرکار کے مقررہ تناسب کے مطابق ایکٹ مذکور تقسیم کیجائیگی۔ (اشتہار نمبر ۳۰۹۹ مورخہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۷۱ء کہ طبع شدہ بطور نمبر ۲۱۸۹۔ مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۷۳ء ❖

مراسلہ ذیل صیغہ فنانشل منجانب صاحب سکرٹری سٹیٹ ہند نمبر ۵۳۔ مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۷۳ء گزٹ آف انڈیا میں بہ تسلسل اشتہار نمبر ۳۰۹۹ مورخہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۷۱ء مشتہر کیا گیا ہے۔

"دفعہ ۱۔ بحوالہ آپکے مراسلات صیغہ ہذا نمبر ۵۴۳ مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۷۱ء ونمبر ۴۹۸ مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء میں آپکی کارروائی متعلق جایداد متروکہ مسٹر پی ٹی سانڈرس صاحب متوفی اکو منظور کرتا ہوں"

"دفعہ ۲۔ درباب اس عام سوال کے کہ جایداد اشخاص ولد الحرام کیساتھ جو بلا وصیت فوت ہوں۔ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ میں اس امر کو منظور کرتا ہوں کہ جس طریقہ کا آپنے ایما کیا ہے اوس پر ان تمام صورتوں میں عمل کیا جائے جنہیں جملہ اشخاص جو صاف طور پر مستحق لحاظ کے ہوں ملک ہند کے باشندے ہوں۔ اِلّا ان صورتوں میں جنہیں کوئی دعوے ازقسم مذکور مال کی بحیثیت لاوارث ملکیت سرکار بن جانیسے ایک سال کے اندر ثابت نہو یا جب وہ اشخاص جو غالباً دعویدار ہونگے ملک ہذا میں ہوں تو مال مذکور کو ملک انگلستان میں بھیجدینے کا دستور قایم رہنا چاہیئے" (اشتہار نمبر ۲۱۸۹ مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۷۳ء)۔

ازروے دفعہ ۸ قانون وراثت پارسیان (نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۵ء) کے دفعہ ۴۲ قانون وراثت ہند جسکے رو سے قاعدہ انگریزی مندرجہ دفعہ ۵۔ اسٹیٹیوٹ ڈیسٹری بیوشن (قانون تقسیم) متعلق عطیہ بحالت حیات منسوخ ہوا ہے۔ پارسیوں سے غیر متعلق قرار پایا اس سے واضعان قانون کی یہ مراد نہ تھی کہ قاعدہ متذکرہ آخر واسطے قوم پارسی کے نافذ قایم کیا جائے۔ قاعدہ جو بمقدمہ کریم بنام لیالڈون ڈریپر رپورٹ ایکلنس صاحب جلد ۳ صفحہ ۳۹۳ میں دربارہ حقوق شوہر نسبت ان زیورات کے جو اوسکی زوجہ کو باپ سے ملے ہوں قرار پایا ہے پارسیوں سے متعلق ہے ❖ (۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۔

فصل ۶۔ ذکر اسکا کہ ازدواج اور کابین نامہ کو ترکہ پر کیا اثر ہے

حق شوہر نسبت ترکۂ زوجہ

دفعہ ۴۳۔ شوہر کو اگر زوجہ اُسکے روبرو بلاوصیت فوت کرے زوجہ کے ترکہ پر وہی حق پہنچتا ہے جو بیوہ کو اُس صورت میں کہ شوہر اُسکے روبرو بلاوصیت فوت کرے ترکۂ شوہری میں پہنچتا ہے۔

اثر ازدواج ایسے اشخاص میں جنمیں سے ایک باشندہ برٹش انڈیا ہو

دفعہ ۴۴۔ اگر کوئی شخص جسکی سکونت مستقل برٹش انڈیا سے باہر ہو ایسے شخص کیساتھ برٹش انڈیا میں ازدواج کرے جسکی سکونت مستقل برٹش انڈیا کے اندر ہو تو منجملہ دونوں فریق کے کسی فریق کو ازدواج مذکور کی رو سے فریق ثانی کی اُس جایداد پر جو کابین نامہ محررۂ قبل ازدواج میں درج نہ ہوئی ہو وہ حقوق حاصل نہونگے جو اُس صورت میں حاصل ہوتے جبکہ دونوں فریق کی سکونتہائے مستقل ازدواج کے وقت برٹش انڈیا میں ہوتیں +

ہورڈمارک نے کہ وہ رعیت سرکار انگریزی ساکن مستقل انگلستان تہا۔ بمقام کلکتہ اپریل ۱۸۶۶ء میں ایک بیوہ موسومہ کیرولیٹین سے شادی کی۔ کہ اسکی بھی بوقت شادی سکونت مستقل انگلستان میں تھی۔ ہورڈمارک کے ساتھ شادی ہوجانے کے بعد کیرولیٹین بطور قرابت مند قریب ترین مستحق حصص جایداد منقولہ اپنے دو لڑکوں کی ہوئی جو اسکی پہلی شادی سے پیدا ہوئے تھے۔ کیرولیٹین نے اپنی حین حیات میں اُن حصوں کو وصول نہ کیا نہ اُنپر قبضہ کیا۔ کیرولیٹین اپنے شوہر کو چھوڑ کر ۱۸۶۷ء میں فوت ہوئی۔ لیکن اسکی کوئی اولاد مستقیم نہ تھی۔ مارچ ۱۸۶۸ء میں ہورڈمارک نے عدالت دیوالیہ میں سوال داخل کیا۔ اور کل جایداد اوسکی فیشل اسینی کے سپرد ہوئے۔ اپریل ۱۸۶۸ء میں چٹھیات انتظامی بابت جایداد و مال کیرولیٹین کے ہورڈمارک کی رضامندی سے ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال کو عطا ہوئیں اور اونہوں نے اُن حصوں کو جنکی مستحق کیرولیٹین بطور قرابت مند قریب ترین اپنے پسران کے ہوئی تھی وصول کیا۔ ایک مقدمہ خاص میں جسمیں رائے عدالت کی بموجب باب۔ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء کے دریافت کیگئی تھی۔ یہ تجویز ہوئی کہ ہرگاہ سکونت مستقل فریقین کی انگلستان میں ہے۔ لہذا قانون ملک انگلستان متعلق ہونا چاہیئے۔ پس فیشل اسینی بطور مفوض الیہ جایداد ہورڈمارک کے کل روپیہ کا مستحق ہے۔ جو حصص مذکور سے وصول ہوا اور ایڈمنسٹریٹر جنرل کے پاس ہے (۱)

نسبت اثر دفعہ ہذا دفعہ ۴۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ زیر دفعہ ۴۔

لہ یہ دفعہ پارسیوں سے متعلق نہیں ہے (دیکھو ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۵ء۔ دفعہ ۸۔) + (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۴۔

جایداد نابالغ کا درج کابین نامہ ہونا

دفعہ ۴۵ - جائز ہے کہ کسی نابالغ کی جایداد قبل وقوع ازدواج کے درج کابین نامہ کیجائے اسطور پر کہ نابالغ مذکور اپنے باپ کی منظوری سے یا اگر باپ فوت ہوگیا ہو۔ یا برٹش انڈیا میں موجود نہ ہو تو بمنظوری عدالت ہائیکورٹ کے کابین نامہ لکھدے +

فصل ۷ - ذکر وصیت نامجات اور تتمہ جات وصیت نامہ ٭

اشخاص مجاز وصیت

دفعہ ۴۶ - ہر شخص جو نابالغ نہو اور جسکی عقل سلیم ہو مجاز ہے کہ اپنی جایداد وصیتنامہ کی رو سے ہبہ کرے۔

توضیح ۱ - زوجہ مجاز ہے کہ جس جایداد کو وہ اپنے حین حیات اپنے عمل خاص سے منتقل کرسکتی ہے اوسکو وصیت نامہ کی رو سے ہبہ کردے۔

توضیح ۲ - اشخاص ناشنوا یا گنگ یا نابینا اپنے اُس نقص کے باعث وصیت نامہ لکھنے سے قانوناً معذور نہیں ہیں بشرطیکہ اُن کو معلوم ہو کہ وہ بذریعہ اوس تحریر کے کیا کرتے ہیں۔

توضیح ۳ - جو شخص بالعموم مجنون ہو اوسکو اختیار ہے کہ جن ایام میں اُسکی عقل درست ہو وصیتنامہ لکھے

توضیح ۴ - کوئی شخص عقل کی اُس حالت میں وصیت نامہ لکھنے کا مجاز نہیں ہے جب بوجہ مستی یا بیماری یا اور وجہ سے اوسکو یہ تمیز نہ ہو کہ وہ کیا کرتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید ایسا شخص ہے کہ اوسکے خاص قرب و جوار میں جو کچھ واقع ہو اوسکا ہوش رکھتا اور دلی سوالات کا جواب دیسکتا ہے مگر یہ امر بخوبی سمجھہ نہیں سکتا کہ اوسکی جایداد کی کیا حیثیت ہے اور اُسکے قرابت داروں میں ایسے کون کون لوگ ہیں جنکے حق میں وصیت نامہ لکھنا مناسب ہے تو زید وصیت نامہ لکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

(ب) زید نے بنام نہاد وصیت نامہ کے ایک دستاویز لکھی مگر زید وصیت نامہ کی ماہیت اور اُسکی شرائط کا اثر نہیں سمجھتا ہے تو دستاویز مذکور بمنزلہ وصیتنامہ جائز کے نہیں ہے۔

٭ فصل ہذا کی دفعات ۴۶ و ۴۸ و ۴۹ وصیت نامجات اہل ہنود و جین و سکھ و بُدھ باشندگان اضلاع جات زیرین ممالک شرقی بنگال و مدراس و بمبئی سے بھی متعلق ہیں۔ (ملاحظہ ہو دفعہ ۲ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) +

(ج) زید نے کہ شخص نہایت ضعیف اور ناطاقت ہے الّا نسبت طریقہ مناسب استعمال جائداد مناسب اپنی کے تمیز عاقلانہ کرسکتا ہے وصیت نامہ لکھا تو ایسا وصیت نامہ جائز ہے۔

ولی بذریعہ وصیت

دفعہ ۴۷۔ ہر ایک باپ کسی عمر کا ہو مجاز ہو کہ وصیتنامہ کی رو سے اپنے طفل کے عہد نابالغی میں اوسکا کوئی ولی یا اولیا مقرر کرے ۔

وصیتنامہ جو فریب یا جبر وغیرہ سے لکھوایا جائے

دفعہ ۴۸۔ وصیتنامہ یا وصیتنامہ کا کوئی جزو جو فریب یا جبر یا ایسقدر تقاضائے فہمائش سے لکھوایا جائے کہ موصی کی خود مختاری باقی نہ رہے کالعدم ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے براہ دروغگوئی اور دیدہ دانستہ موصی سے یہ بیان کیا کہ موصی کا لڑکا کہ وہ اوسکا ایک ہی لڑکا تھا فوت ہو گیا یا کہ اُس لڑکے نے کوئی حرکت خلاف ادب کی اور اس بیان کے باعث موصی نے اپنا وصیتنامہ زید کے حق میں لکھدیا تو یہ وصیتنامہ فریب سے حاصل ہوا لہذا وہ ناجائز ہے۔

(ب) زید نے فریب اور مغالطہ دہی کے ذریعہ سے موصی سے وصیتنامہ میں کچھ نقد یا مال اپنے نام ہبہ کرایا تو ایسا ہبہ ناجائز ہی۔

(ج) زید نے کہ حاکم مجاز کے حکم سے مقید ہی اپنا وصیتنامہ لکھا تو اس قید کیوجہ سے وصیت نامہ ناجائز نہیں ہے۔

(د) زید نے بکر کو یہ دھمکی دی کہ اگر تم خالد کے نام ہبہ وصیتی نہ کروگے تو ہم تمکو گولی مارینگے یا تمہارا گھر جلادینگے یا کسی جرم فوجداری کی علت میں گرفتار کرائینگے بکر نے اُس تخویف کے باعث خالد کے حق میں ہبہ کیا تو یہ ہبہ اسلئے ناجائز ہے کہ وہ جبر کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔

(ہ) زید کو اگر اشخاص غیر اوسکے مزاج میں دخل ندیں وصیتنامہ لکھنے کی عقل کافی ہی الّا بکر اوسکے مزاج میں اسقدر دخیل رکھتا ہی کہ زید خود مختار نہیں ہی اور زید نے جو کچھ بکر نے کہا وصیتنامہ میں لکھا اور یہ امر دریافت ہوا کہ اگر اوسکو بکر کا خوف نہوتا تو وہ وصیت نامہ نہ لکھتا اس صورت میں وہ وصیتنامہ ناجائز ہے۔

(و) زید یہانتک ضعیف المزاج ہی کہ تقاضائے متواتر پر انکار نہیں کرسکتا ہی اور بکر نے زید سے ایک خاص مضمون کا وصیتنامہ لکھنے کا تقاضا کیا زید نے براہ اطاعت بکر اور اُسکے تشدد سے نجات پانیکے لئے اوسی مضمون کا وصیتنامہ لکھا تو یہ وصیتنامہ ناجائز ہے۔

(ز) زید ایسی حالت تندرستی میں ہے کہ اپنی مرضی اور اختیار کام میں لاسکتا ہی بکر اوسکے روبرو بہ تقاضائے شدید ملتجی ہوا اور بہت سمجھایا اس مُراد سے کہ وہ ایک خاص مضمون کا وصیت نامہ لکھے اور اُسی التجا اور سمجھانے کے باعث زید نے اوسی مضمون سے جو بکر نے تجویز کیا الّا ساتھ نفاذ مطلق اپنی مرضی و اختیار کے وصیتنامہ لکھا تو بکر کی التجا اور سمجھانے سے وصیتنامہ ناجائز نہیں ہو گیا ہے۔

(ح) ایک موصی کی زوجہ نے اوسکو ترغیب واسطے تکمیل ایک وصیتنامہ کے تنسیخ وصیتنامہ سابق کردی جو ستاندگوں کو فائدہ مند تھا لیکن باب جو ستاند کو عمل میں لائی ایسا نہیں تھا کہ جس سے موصی مذکور کی عقل و رضا جاتی رہے۔ تجویز ہوا کہ کارروائی زوجہ مذکور بمنزلہ داب ناجائز نہیں تھی۔ (۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۵ ۔

(ح) زید نے بکر سے کچھ نقد یا مال اپنے حق میں ہبہ کرا لیکی نیت سے بکر کی خاطر داری اور خوشامد کی اور بکر کے مزاج کو اپنی طرف بطور غیر مستقل مائل کیا کہ اوس خاطر داری اور خوشامد کے باعث بکر نے اپنے وصیتنامہ میں کچھ نقد یا مال زید کے نام لکھا تو ہبہ مذکور زید کی خاطر داری اور خوشامد کے باعث ناجائز نہیں ہوگیا ہے۔

وصیتنامہ منسوخ یا ترمیم ہوسکتا ہی

دفعہ ۴۹۔ موصی کو اختیار ہے کہ جسوقت چاہے اپنا وصیتنامہ منسوخ یا اوس میں کمی وبیشی کرے بشرطیکہ موصی اوسوقت اپنی جائیداد کو وصیتنامہ کی رو سے ہبہ کرنیکا منصب رکھتا ہو۔

فصل ۸* ذکر تحریر وصیّت نامہ غیر عاتی

تحریر وصیتنامہ غیر عاتی

دفعہ ۵۰۔ ہر موصی کو جبکہ وہ ایسا سپاہی نہ ہو جو فوج میں بحالت کوچ خدمت کرتا ہو یا کسی جنگ میں فی الواقع شریک ہو یا اہل جہاز مقیم سمندر نہ ہو لازم ہی کہ اپنا وصیتنامہ لکھنے میں قواعد مندرجہ ذیل ملحوظ رکھے

(اوّل) موصی کو لازم ہے کہ وصیتنامہ پر اپنے دستخط یا اپنی نشانی ثبت کرے یا اوسکے دستخط اوسکے روبرو اور اوسکی ہدایت سے کوئی اور شخص وصیّت نامہ پر ثبت کرے۔

(دوم) موصی کے دستخط یا نشانی یا دستخط اوس شخص کے جو موصی کی طرف سے دستخط کرے وصیتنامہ کے ایسے مقام پر ثبت ہونا چاہئیں کہ اوس سے یہ واضح ہو کہ ثبت دستخط سے یہ مقصود ہی کہ دستاویز مذکور بطور وصیت نامہ کے مؤثر ہو۔

(سوم) وصیتنامہ پر دو یا زیادہ گواہوں کی گواہی ہوگی۔ اور ضرور ہی کہ ہر گواہ نے موصی کو وصیتنامہ پر دستخط یا نشانی کرتے دیکھا ہو یا کسی اور شخص کو موصی کے روبرو اور موصی کی ہدایت سے وصیتنامہ پر العبد کرتے دیکھا ہو یا اوسکے روبرو موصی نے بذات خاص اقرار کیا ہو کہ یہ ہمارے دستخط یا نشانی ہی یا شخص غیر مذکرہ صدر کے دستخط ہیں اور ہر گواہ کو لازم ہی کہ موصی کے مواجہہ میں وصیّت نامہ پر العبد کرے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ گواہ ایک ہی وقت حاضر ہوں اور ضرور نہیں ہی کہ گواہی کسی طرز خاص سے لکھی جائے۔

ایکٹ وصیتنامجات اہل ہنود (نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) کے رو سے دفعہ ہذا صرف اُن وصیتوں سے متعلق کی گئی ہے جنکا ذکر دفعہ ۲ مضمنہ (الف) و (ب) ایکٹ اوّل الذکر میں کیا گیا ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ وصیت نامہ میں سوال تصفیہ طلب یہ تہا کہ آیا گواہان نے وصیتنامہ پر اپنے دستخط کیے ہیں اور وصیت نامہ مذکور جائز ہی؟ منجملہ تین گواہان حاشیہ کے ایک نے تو حاشیہ پر اپنے پورے دستخط کیے تھے اور باقی دو نے اپنے نام کے صرف مختصر حروف لکھے تھے

---

* فصل ہذا وصیت نامجات اہل ہنود وغیرہ باشندگان صوبجات زیرین و شہر مدراس و بمبئی سے بھی متعلق ہے۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء ذکر ۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۷۴۔

بحث یہہ پیدا ہوئی کہ آیا مختصر دستخط واسطے اغراض دفعہ ۵۰ ضمن (۳) کے کافی تھے یا نہیں۔ تجویز ہوا۔ کہ مختصر دستخط نشانی کی حدتک نہیں پہونچتے بلکہ وہ بھی دستخطوں میں داخل ہیں اسلئے وصیت نامہ جائز ہے اور دفعہ ۵۰ کی اغراض پوری ہو جاتی ہیں (۱)۔ بعد اسکے کہ ایک موصیہ نے جو عورت پردہ نشین تھی اپنا وصیت نامہ تحریر کیا اور اسپر اسکے دو گواہی ایسے گواہ کی ہوئی جسنے اوسکو دستاویز مذکور تحریر کرتے دیکھا تہا وصیت نامہ مذکور واسطے رجسٹری کے پیش کیا گیا موصیہ ایک کواڑ کے پیچھے بیٹھی تھی جو بند تہا۔ اور دوسرا کواڑ کھلا ہوا تہا۔ اور رجسٹرار اور ایک اور شخص جو موصیہ کو پہچان سکتا تہا۔ اُس کمرے کے باہر برآمدے میں بیٹھے تھے جسکے دروازے کے پیچھے موصیہ بیٹھی تھی۔ رجسٹرار نے فی الواقع مسماۃ کا ہاتھ دیکھا تھا۔ موصیہ نے وصیتنامہ کی تحریر سے اقبال کیا اور اوسکا اقبال پُشت وصیتنامہ پر لکھا گیا۔ اور رجسٹرار اور اُس شخص کی جسنے مسماۃ کی شناخت کی اوسوقت گواہی لکھی گئی تجویز ہوئی کہ گواہ مذکور حسب منشاء دفعہ ۵۰ روبرو تہا (۲)۔

جو ہدایت کہ دفعہ ۵۰ ضمن (۳) میں بابت دستخط ایسے گواہان کے جو غیر رعایتی وصیتنامہ کی تصدیق نہ کریں۔ مندرج ہے اوسکا ایفاء گواہان کو اپنے نشانات بنانے سے نہیں ہوتا۔ وصیتنامہ کے جواز کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ دستخط واقعی جو محض نشانات نہ ہوں۔ کم سے کم دو گواہان کے خود وصیت نامہ کے اوپر ہوں (۳) بروئے دفعہ ہذا کوئی خاص طریقہ تصدیق کا ضرور نہیں پس جس صورت میں کہ عمرو نے موصی کا نام ایک دستاویز پر لکھدیا۔ جو مضمون سے اوسکا وصیتنامہ اخیر معلوم ہوتا تھا۔ اور من بعد موصی نے اسکے مواجہ میں اپنا نشان ثبت کردیا۔ اور عمرو نے مسماۃ کے مواجہ میں اس علامت کے نیچے بقلم عمرو لکھدیا۔ اور من بعد صاحب رجسٹرار وقت کے روبروئے موصیہ کی شناخت کرنے کی۔ کہ جسنے اوسکو دستاویز پر نشان ثبت کرتے دیکھا تھا۔ اور مسماۃ مذکورہ کے مواجہ میں اوسنے اپنے دستخط بابت اوسکی شناخت کے کردئے تھے۔ تجویز ہوئی کہ تصدیق کافی ہے اور پروبیٹ عطا کیا گیا۔ (۴)، دستخط دو یا زیادہ گواہان وصیت نامہ محکومہ دفعہ ہذا کے بعد دستخط موصی کے یا بعد نامبردہ کے نشان ثبت کرنیکے ثبت ہونے چاہئیں نہ قبل اسکے (۵)

ایک موصی کے دستخط کا اوسکی وصیت کے شروع میں کیا جانا جبکہ گواہان نے اوسکی تصدیق کی ہو۔ اور اسکا اقبال روبرو تصدیق کنندہ گواہان کے کہ وہ کاغذ جسکی وہ تصدیق کررہے ہیں۔ اُسکی آخری وصیت ہے۔ ایک کافی اقرار منجانب موصی نسبت اسکی دستخط بر وصیت نامہ کے ہے۔ گو گواہان مذکور نے اُسکو دستخط کرتے نہ دیکھا ہو اور اُنہوں نے کوئی دستخط اُس کاغذ پر نہ دیکھے ہوں جسکی کہ اُنہوں نے تصدیق کی ہو۔ ایک موصی کا اپنی وصیت کو رجسٹری کرانا اور سرٹیفکیٹ اقبال تحریر وصیت پر اسکی دستخط کیا جانا

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۱۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲

(۴) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۰۔ (۵) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۵ صفحہ ۷۳۸۔

جسکی کہ تصدیق سب رجسٹرار اور گواہان کے دستخط سے کیگئی ہو۔ ایک کافی تصدیق بہ تعمیل احکام دفعہ ہذا ہے۔ انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۲ کا حوالہ دیاگیا اور اسکی پیروی کی گئی (۱) جبکہ موصی خود وصیت نامہ پر دستخط نہ کرے۔ بلکہ کوئی اور شخص اسکی موجودگی میں اور حسب اسکی ہدایت کے دستخط کرے تو علاوہ اوس دوسرے شخص کے دو اور گواہ ہونے چاہئیں۔ جو وصیت نامہ پر بموجودگی موصی کے دستخط کریں۔ (۲) حکم مندرجہ دفعہ ہذا کی تعمیل جو وصیت نامہ پر ہر ایک گواہ کے دستخط کے بارہ میں ہے۔ اس طور پر نہیں ہوتی کہ گواہان اپنی علامت نشانی کردلیویں۔ اور واسطے جواز ایک وصیتنامہ کے یہ ضرور ہے کہ دستخط جو محض علامت نشانی سے مختلف ہوں۔ کم از کم دو گواہان کے وصیت نامہ پر ثبت ہوں اگر ایک موصی بغرض پیش کرنے اپنے وصیت نامہ کے بغرض رجسٹری روبروئے رجسٹرار کے یہ تسلیم کرے کہ وصیت نامہ پر جو دستخط ہیں۔ اس کے ہیں۔ اور ایک گواہ روبروئے رجسٹرار کے اسکی شناخت کرے۔ اور رجسٹرار اور شناخت کنندہ دونوں اپنے دستخط وصیت نامہ پر بطور گواہ تسلیم موصی کے کردیں۔ تو ایسی تصدیق بغرض تکمیل منشائے ضمن ۳ دفعہ ہذا کے کافی ہے۔ (۳)

تحریر وصیت بذریعہ لگانے نام کی مہر کے حسب دفعہ ہذا جائز ہے (۴) مقابلہ کرو ہمراہ دفعہ ۵۹۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء (انتقال جائداد) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۷۔

دفعہ ۵۱۔ اگر کسی وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ میں جسپر گواہی حسب ضابطہ ہوئی ہو موصی کسی اور دستاویز پر جو واقعی تحریر پا چکی ہو اس مضمون سے حوالہ کرے کہ اسکے ارادہ کا کوئی جزو دستاویز مذکور میں قلمبند ہو چکا ہے تو وہ دستاویز اس وصیت نامہ یا تتمہ وصیت نامہ کا جزو سمجھی جائیگی جسمیں اوسکا حوالہ ہو۔

اشتمال کاغذات بذریعہ حوالہ

فصل ۹۔ ذکر وصیّت رعایتی

ایک زبانی وصیت کا جو بعد میں تحریر کی گئی ہو پروبیٹ عطا کیا جا سکتا ہے (۵)

دفعہ ۵۲۔ ہر ایک سپاہی جو فوج میں بحالت کوچ خدمت انجام دیتا ہو یا کسی

وصیت رعایتی

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۶۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۲۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۱۱۔ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۔

جنگ فی الواقع میں شریک ہو یا اہل جہاز مقیم سمندر ہو مجاز ہے کہ اگر وہ اٹھارہ برس کے سن کو پہنچ گیا ہو اپنی جائیداد کو بذریعہ وصیت متذکرہ دفعہ ۵۳۔ ایکٹ ہذا ہبہ کر دے اور یہ وصیت وصیت رعائتی کہلاتی ہے۔

تمثیلات

(الف) زید کہ پلٹن کا سرجن ہے۔ بحالت کوچ پلٹن کے اسمیں واقعی کام دیتا ہے پس زید ایسا سپاہی ہے جو فوج میں بحالت کوچ خدمت کرتا ہے۔ لہٰذا وہ وصیت رعائتی کرنیکا مجاز ہے۔

(ب) زید سمندر میں ایک جہاز تجارتی پر سوار اور جہاز کا تحویلدار ہے تو زید اہالی جہاز کے زمرہ میں ہے اور سمندر میں ہونیسے وصیت رعائتی کر سکتا ہے۔

(ج) زید جو میدان میں بطور سپاہی باغیوں کا مقابلہ کرتا ہے بمنزلہ ایسے سپاہی کے ہے جو جنگ میں فی الواقع شریک ہے پس زید وصیت رعائتی کرنیکا مجاز ہے۔

(د) زید کہ جہاز کے ایام سفر میں اہل جہاز ہے چند روز تک یعنی جبتک جہاز بندر میں رہی کنارہ پر مقیم ہے تو حسب منشائے الفاظ مستعلہ دفعہ بالا کے زید بمنزلہ اہل جہاز مقیم سمندر ہے اور وصیت رعائتی کرنیکا مجاز ہے

(ہ) زید کہ ایک لشکر جہازی کا افسر اعلیٰ ہے الّا کنارہ پر بود و باش رکھتا ہے اور صرف گاہ گاہ اپنے جہاز پر جاتا ہے بمنزلہ شخص مقیم سمندر کی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ وصیت رعائتی کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

(و) زید کہ ملازم جہازی ہے فوج کیساتھ بحالت کوچ کام کرتا ہے۔ مگر سمندر پر نہیں ہے تو زید بمنزلہ سپاہی ہے اور وصیت رعائتی کر سکتا ہے +

طریقہ و قواعد وصیت رعائتی

دفعہ ۵۳۔ جائز ہے کہ وصیت رعائتی تحریری ہو یا تقریری اور تکمیل وصیت رعائتی کی پابندی قواعد مندرجہ ذیل ہو گی۔

اولاً۔ جائز ہے کہ تمام عبارت وصیتنامہ کی موصی کے دست خاص سے لکھی جائے اس صورت میں اوسپر موصی کے دستخط یا گواہوں کی گواہی ہونی ضرور نہیں ہے۔

ثانیاً۔ جائز ہے کہ کل یا جزو عبارت کسی شخص غیر کے ہاتھ سے لکھی جائے اور اوسپر موصی کے دستخط ہوں اس صورت میں گواہوں کی گواہی ہونی ضرور نہیں ہے۔

ثالثاً۔ اگر دستاویز جو وصیتنامہ ظاہر کیجاوے کُلاً یا جزءً شخص غیر کے ہاتھ سے لکھی گئی اور اسپر موصی کی

دستخط نہ ہوئے ہوں تو وہ اس شرط پر موصی کا وصیتنامہ سمجھی جائیگی۔ کہ یہ بات ثابت ہو کہ وہ دستاویز موصی کی ہدایت سے لکھی گئی۔ یا موصی نے اوسکو بطور اپنے وصیت نامہ کے تسلیم کیا۔

اگر بادی النظر میں دستاویز سے واضح ہو کہ اُسکی تکمیل اُس طور پر جو موصی کو منظور تھی نہیں کی گئی تو وہ دستاویز صرف اسی باعث سے ناجائز نہ سمجھی جائے گی بشرطیکہ اس امر کا قرینہ معقول پایا جائے کہ وجہ عدم تکمیل دستاویز کی سوائے اسکے کہ موصی نے اپنے ارادہ ہائے وصیتی مندرجہ دستاویز کو ترک کیا کچھ اور تھی۔

رابعاً۔ اگر سپاہی یا اہل جہاز نے ہدایات درباب طیاری وصیت نامہ اپنے کے لکھی ہوں الّا وہ قبل طیاری اور تکمیل وصیتنامہ کے فوت ہو جائے تو وہ ہدایات بمنزلہ اسکے وصیتنامہ کے سمجھی جائینگی۔

خامساً۔ اگر سپاہی یا اہل جہاز نے دو گواہوں کے روبرو اپنے وصیتنامہ کی طیاری کے باب میں ہدایات زبانی کی ہوں اور وہ ہدایات اوسکے حین حیات ضبط تحریر میں آئی ہوں۔ الّا ماہر وہ قبل اسکے کہ وصیتنامہ طیار یا مکمل ہو سکے فوت کر گیا ہو تو وہ ہدایات بمنزلہ اوسکے وصیتنامہ کے متصوّر ہونگی گو وہ ہدایات اوسکے روبرو تحریر نہیں ہوئیں اور نہ اوسکو پڑھ سُنائی گئی ہوں۔

سادساً۔ جائز ہے کہ ایسا سپاہی یا اہل جہاز کلمہ زبانی کی رو سے وصیت کرے اس طرح پر کہ دو گواہوں کے روبرو جو اسوقت حاضر ہوں اپنا ارادہ ظاہر کرے۔

سابعاً۔ جو وصیت بذریعہ کلمہ زبانی کیجائے وہ بعد انقضائے ایک مہینہ کے اُس روز سے جبکہ موصی کا استحقاق کرنے وصیت رعایتی کا ختم ہو گیا ہو غیر مؤثر ہو جائے گی۔

فصل ۱۰۔ ذکر تصدیق اور تنسیخ اور تبدیل اور تجدید وصیّت نامجات ✲

دفعہ ۵۴۔ کسی وصیتنامہ پر یہ جرح کہ اوسپر گواہی غیر کامل ہوئی اس وجہ سے وارد نہ ہوگی کہ وصیتنامہ میں کسی گواہ حاشیہ یا اوسکے شوہر یا زوجہ کے لئے کوئی شے ہبہ یا مقرّر کی گئی ہے الّا ہبہ یا التقرر مذکور اس شخص کے حق میں جسنے گواہی کی ہو یا اوسکے شوہر یا زوجہ کے حق میں یا حق میں کسی اور شخص کے جو اُنکے ذریعہ سے دعویدار ہو مفقود الاثر ہوگا۔

(حاشیہ: ہبہ بحق گواہ حاشیہ کی تاثیر)

✲ دفعات ۵۵ و ۵۷ لغایت ۶۰ (شمول ہر دو) وصیت نامجات ہندوؤں و جینیوں و سکھوں و بدھوں ممالک شرقی بنگال و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہیں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲۔

توضیح۔ جس شخص کو وصیت نامہ میں کچھ ہبہ ہوا ہو اگر وہ اسی وصیت نامہ کے تتمہ پر جو مؤید وصیت نامہ ہو بطور گواہ دستخط کرے اوسکا ہبہ ساقط ہو جائیگا۔

ہبہ بحق گواہ تصدیق کسی وصیت نامہ کے بموجب دفعہ ہذا کے کالعدم ہے۔ خواہ تصدیق گواہ مذکور واسطے جواز اس وصیت نامہ کی لازمی ہو۔ یا نہو۔ درحالیکہ ایک موصی نے یہ ہدایت کی۔ کہ جو قرضہ اوسکو اپنے وصیت نامہ کے گواہ تصدیق سے یافتنی ہی اسکا دعوی یا مطالبہ یا انفاذ نہ کیا جائے لیکن اسکی خواہش یہہ تھی کہ زر مذکور بالخصوص تعلیم اولادِ گواہ تصدیق مذکور میں صرف کیا جائے۔ **تجویز ہوئی**۔ کہ کوئی فارغخطی قرضہ یا ہبہ کی بحق گواہ تصدیق کے نہ تھی بلکہ ایک امانت جائز بحق اولاد کی تھی[1]

جس تتمہ وصیت نامہ کی روسے وصی مقرر ہو وہ بطریق معینہ ایکٹ ہذا بابت وصیت نامہ غیر رعائتی کے تحریر ہونا چاہیئے۔ اگر گواہان موصی کو وصیت نامہ پر دستخط کرتے نہ دیکھیں تو اونکو موصی کا اقرار ذاتی نسبت دستخط کے بطور کافی اس سے حاصل ہوگا کہ وہ اپنے افعال سے بدوں بولنے کسی لفظ کے گواہوں کے دل پر نقش کردے کہ نامبردگان تصدیق اس دستاویز کی کرتے ہیں جسپر اونسے اپنے دستخط ثبت کئے ہیں۔[2] +

وصیت نامہ میں کچھ حق حاصل ہونے یا وصی ہونیسے شہادت ناجائز نہیں ہوتی

دفعہ ۵۵۔ کوئی شخص اسوجہ سے کہ اسکو وصیت نامہ میں کچھ حق پہنچتا یا کہ وہ وصیت نامہ کا وصی مقرر ہوا ہے اس بات سے ممتنع نہیں ہی کہ اپنی گواہی سے وصیت نامہ کی تحریر ثابت کرے یا اوسکے جواز یا عدم جواز کا ثبوت دے۔

تنسیخ وصیت بوجہ ازدواج موصی

دفعہ ۵۶۔ ہر ایک وصیت نامہ باستثنائے اوس وصیت کے جو براہِ نفاذ اختیارات کسی تقرر نامہ کے عمل میں آئے بشرطیکہ وہ جائداد جسپر تقرر نامہ نافذ کیا جائے درصورت عدم تحریر تقرر نامہ مذکور کے موصی یا اوسکے وصی یا مہتمم ترکہ یا اور شخص کو جو درصورت وفات بلاوصیت کے جائداد کا مستحق ہو نہ پہنچتی ہو موصی کے ازدواج ہونے پر منسوخ ہو جائے گا +

تعریف اختیار تقرر

توضیح جب کسی شخص کو کسی ایسی جائداد کے علیحدہ کرنیکا اختیار دیا گیا ہو جسکا وہ مالک نہ ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ اوسکو جائداد کے مقرر کرنے کا اختیار ہے۔

نسبت وصیت نامہ ایک اہل یہود کی جو اوسنے بعد ازدواج اول مگر قبل ازدواج ثانی کے اپنی زوجہ اول کے عین حیات میں تحریر کیا تھا۔ **یہ تجویز ہوئی** کہ حسب دفعہ ۵۶۔ وصیت نامہ مذکور بوجہ ازدواج ثانی کے منسوخ ہوگیا۔[3]

تنسیخ وصیت یا تتمہ وصیت غیر رعائتی

دفعہ ۵۷۔ کوئی وصیت غیر رعائتی یا تتمہ وصیت غیر رعائتی یا

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۴۔ (۲) نمبر ۳۳ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۸۔

اوسکا کوئی جزو منسوخ نہ ہوگا بجز اُس صورت کے کہ موصی کا ازدواج ہو یا موصی کوئی اور وصیت نامہ یا تتمہ وصیتنامہ یا نوشتہ جس میں وصیت اوّل کی تنسیخ کا ارادہ ظاہر کیا جائے اُسی طور سے نہ لکھے جسطور سے وصیت نامہ غیر رعایتی لکھنے کا پہلے حکم ہو چکا ہے یا کہ موصی خود یا کوئی اور شخص موصی کے روبرو اور موصی کی ہدایات سے وصیتنامہ اوّل یا تتمہ وصیتنامہ کی تنسیخ کے ارادہ سے اوسکو جلادے یا چاک یا اور طرح پر ضایع کردے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک وصیتنامہ غیر رعایتی لکھا بعد ازان اُسی زید نے ایک اور وصیتنامہ غیر رعایتی بہ مضمون تنسیخ وصیتنامہ اوّل کے ارقام کیا تو پہلا وصیت نامہ منسوخ ہو گیا۔

(ب) زید نے ایک وصیت نامہ غیر رعایتی لکھا بعد ازاں اُسی زید نے جو وصیتنامہ رعایتی لکھنے کا مستحق ہے ایک وصیتنامہ رعایتی بمضمون تنسیخ وصیتنامہ اول غیر رعایتی کے ارقام کیا تو وصیت نامہ غیر رعایتی منسوخ ہو گیا۔

اثر محکوکی یا تحریر بین السطور یا تبدیلی بہ وصیت نامہ غیر رعایتی

دفعہ ۵۸ ۔ کوئی محکوکی یا تحریر بین السطور یا اور قسم کی تبدیلی جو کسی وصیتنامہ غیر رعایتی میں اوسکی تحریر کے بعد کیجائے اثر پذیر نہو گی۔ اِلّا بحالیکہ وصیتنامہ کے الفاظ یا معنے انکے ذریعے سے غیر قابل قرأت یا غیر قابل دریافت ہو گئے ہوں اور بجز اُس صورت کے کہ تبدیل کی عبارت اوسی طور سے لکھی گئی ہو جسطور سے وصیتنامہ لکھنے کا حکم ہو چکا ہے اور ملحوظ رہے کہ جس وصیتنامہ میں ایسی تبدیلی ہوئی ہو وہ بمنزلہ وثیقہ مکمل کے او سصورت میں سمجھا جائیگا کہ موصی اور گواہان وثیقہ کے دستخط وصیتنامہ کی حاشیہ یا اور مقام پر عبارت تبدیلی کے محاذی یا قریب یا ایسی یادداشت کے ذیل یا اخیر میں یا اُسکے محاذی ثبت ہوئے ہوں جسمیں عبارت تبدیل کا مذکور ہو اور جو وصیتنامہ کے خیر یا مقام دیگر میں مندرج ہوئی ہو۔ +

جہانتک دو میار نے ایک ایسی وصیت کی پروبیٹ کی درخواست کی تھی جسمیں دو دستاویزات شامل تھیں پہلی ایک نقل وصیت تھی جسمیں بہت سی کمی بیشی پنسل کے ساتھ خود موصی نے کچھ عرصہ قبل تحریر کرنے دوسری دستاویز کے کی تھی جسکی نوعیت ایک تتمہ وصیت مشعر بحالی تبدیل کردہ دستاویز اوّل کی تھی۔ عدالت نے پروبیٹ معہ ایک نقل وصیت کے عطا کیا تھا جس میں کمی بیشی ہائے مذکور سرخ سیاہی کے ساتھ ظاہر کیگئی تھیں اور ہدایت کی تھی کہ ایک عکسی نقل وصیت کی رجسٹرار اور اوصیار کے روبرو لیجائے اور وہ منسلک کیجائے کیونکہ ممکن ہو کہ کچھ عرصہ کے بعد پنسل کی تحریر مٹ جائے۔ دی جکیس مکناٹن وگارڈن رپور جلد ۳ صفحہ ۷۷ دیبون رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ سے پیرا لکھا کیا گیا اور لار رپور پروبیٹ ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ سے تمیز کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ احکام ایکٹ وصانت دفعہ ۵۸

صورت حال سے متعلق نہیں ہیں۔ (۱)

موصی متوفی نے بتاریخ ۷ فروری ۱۸۹۵ء ایک وصیتنامہ حسب ضابطہ معدقہ بحق زوجہ خود یعنی اپیلانٹ حال تحریر کیا اور بتاریخ ۲۴ فروری ۱۸۹۵ء فوت ہوگیا اور زوجہ خود اور پانچ پسران اور پانچ دختران جنکی عمر پانچ سے تیس سال تک تھی چھوڑ کر مرا۔ قریب تین سال قبل از وفات خود متوفی نے لفظ منسوخ شدہ اوس نصف تختہ کاغذ کے دونوں طرف آر پار لکھدیا جسپر وصیتنامہ تحریر ہوا تھا اور اپنے دستخط اور گواہان حاشیہ کے دستخطوں کے اوپر کئی سطور سیاہی سے اسطرح پر کھینچدیں کہ ان دستخطوں کا پڑھنا اگر ناممکن نہیں تو نہایت دشوار ہوگیا اور دستخطوں کی شناخت بطور دستخط نامبردہ اور گواہان مذکور ناممکن ہوگئی اگرنامہ پڑھے بھی جاسکتے۔ چیف کورٹ نے بروے شہادت یہ تجویز کیا کہ متوفی کا اس سے یہ ارادہ تھا کہ وصیت مذکور کو قطعی منسوخ کرے۔ اور بلا وصیت فوت ہو لیکن اپیلانٹ کیطرف سے یہ بحث کیگئی تھی کہ وصیتنامہ حسب منشاء احکام دفعات ۵۷ و ۵۸۔ ایکٹ وراثت ہند حسب ضابطہ منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔ بعد غور واقعات و اسناد متعلقہ کہ یہ قرار دیا گیا کہ دستخطوں کی محکوکی سے بامین الفاظ ایکٹ مذکور وصیتنامہ کا ضائع ہونا قائم ہوگیا تہا اور چونکہ متوفی نے بہ نیت منسوخی اوسکو حسب بالا ضائع کیا اسلئے وصیتنامہ مذکور باضابطہ منسوخ ہوگیا تہا۔ حاکم باجلاس کمرہ واحد کی ڈگری مشعر انکار عطائے پروبیٹ وصیتنامہ کی بنا مِنی اپیل حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب بحال رہی۔ (۲)

تنسیخ وصیت یا تتمہ وصیت رعائتی

دفعہ ۵۹۔ تنسیخ کسی وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ رعائتی کی اسطرح ہوسکتی ہے کہ موصی کوئی اور وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ غیر رعائتی لکھے یا ایسا فعل کرے جس سے نیت تنسیخ وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ رعائتی کی ظاہر ہو اور اُس فعل کیساتھ وہی ضابطہ مرعی رکھے جو وصیتنامہ رعائتی کے جواز کیلئے کافی تھا۔ یا کہ موصی خود یا کوئی اور شخص موصی کے روبرو اور اُسکی ہدایت سے بارادہ تنسیخ وصیتنامہ رعائتی یا تتمہ مذکور کے اوسکو جلادے یا چاک یا اور طرح پر ضائع کرے۔

توضیح۔ بغرض تنسیخ وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ رعائتی بذریعہ کسی فعل مع پابندی اوس ضابطہ کے جو وصیتنامہ رعائتی کے جواز کیلئے کافی ہے ضرور نہیں ہے کہ جسوقت موصی فعل مذکور ظہور میں لاوے موصی کی ایسی حالت ہو جسمیں وہ وصیتنامہ رعائتی لکھنے کا مستحق ہو۔

تجدید وصیتنامہ غیر رعائتی

دفعہ ۶۰۔ کوئی وصیتنامہ غیر رعائتی یا اوسکا تتمہ یا اوسکا کوئی جزو جو کسی طور پر منسوخ ہوچکا ہو مجدداً اثرپذیر نہ کیا جائیگا الّا اسطور پر کہ وہ مکرر لکھا جائے یا کہ کوئی تتمہ جس سے وثیقہ سابق کی تجدید کی نیت پائی جائے حسب طریقہ مقررہ بالا ضبط تحریر میں آئے۔

اعادہ جدید وصیتنامہ یا تتمہ وصیتنامہ جو جزءً منسوخ ہو کر بعد ازاں کلیتاً منسوخ ہو

معہذا جب کوئی وصیتنامہ یا تتمہ جو اکثر تبہ جزءً منسوخ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۱۱۔ (۲) نمبر ۷ رشتہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

ہؤا ہو اور پیچھے سے کلیتاً منسوخ ہؤا ہو مجدداً اثر پذیر کیا جائے تو ایسی تجدید او سقدر عبارت پر محیط نہ ہوگی جو بوقت تنسیخ کلی سے پہلے منسوخ ہوگئی تھی۔ اِلّا اسصورت میں کہ وصیتنامہ اور تتمہ وصیتنامہ سے اوسکے بالعکس نیت ظاہر ہو۔

فصل ۱۱ ذکر طرز تحریر وصیتنامہ*

کوئی عبارت مندرجہ فصل ۶- ایکٹ شہادت ہند مجریہ ۱۸۷۲ء ایسی نہیں سمجھی جائیگی کہ اوسکا اثر کسی الحکام ایکٹ وراثت ہند درباب طرز تحریر وصیت نامجات پر پڑتا۔ (ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۰۰)۔

الفاظ وصیت نامہ

دفعہ ۶۱۔ ضرور نہیں ہے کہ کچھ الفاظ اصطلاحی یا الفاظ مخصوصہ علوم وفنون کے وصیتنامہ میں مستعمل ہوں۔ بلکہ اوسکی عبارت ایسی ہونی چاہیئے کہ اُس سے منشار موصی کا ظاہر ہو سکے۔

تحقیقات بغرض تصفیہ سوالات متعلقہ غرض ومضمون وصیتنامہ

دفعہ ۶۲۔ واسطے تنقیح اس امر کے کہ کسی الفاظ مستعملہ وصیتنامہ سے کون شخص یا کون جائیداد مراد ہے۔ عدالت کو لازم ہے کہ نسبت ہر اہم امر واقعہ متعلقہ آن اشخاص کے جو وصیتنامہ کی روسے حق رکھنے کے دعویدار ہوں اور نسبت اُس جائیداد کے جسکا دعویٰ بطور منشار وصیت کے کیا جائے اور نسبت حالات موصی اور اہل خاندان موصی اور نسبت ہر ایک امر کے جسکا علم الفاظ مستعملہ موصی کی طرز صحیح دریافت کرنے میں مفید ہو تحقیقات کرے۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ کی روسے اپنے سب سے بڑے بیٹے یا پوتے خواہ نواسے یا سب سے چھوٹے پوتے یا اپنی ہمشیرہ ماموں زاد یا عمزاد مسماۃ ہندہ کو الف ہبہ کیا تو عدالت کو واسطے دریافت اس امر کے تحقیقات کرنی جایئز ہے کہ وصیتنامہ کی اُس عبارت سے کون شخص مراد ہے۔

(ب) زید نے اپنے وصیتنامہ میں اپنی ایک جائیداد بلفظ علاقہ موسومہ بلاک ایکر بکر کو ہبہ کی تو واسطے تحقق کرنے اس امر کے شہادت لینا جایئز ہے کہ درصل کون شئے ہبہ کیگئی ہی یعنے موصی کی کونسی جائیداد بتسمیہ بلاک ایکر موسوم ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں بکر کو ایک جائیداد اس لفظ سے ہبہ کی کہ جائیداد جو ہمنے خالد سے خرید کی تو واسطے متحقق کرنے اس امر کے شہادت لینا جایئز ہے کہ موصی نے کونسی جائیداد خالد سے خرید کی۔

* فصل ہذا کی دفعات ۱ ۶ لغایت ۶۷ (بشمول ہردو) و دفعات ۸۲-۸۳-۸۵-۸۸ لغایت ۹۰ (بشمول ہر دو) وصیت نامجات اہل ہنود وغیرہ باشندگان صوبجات زیریں وممالک شرقی بنگالہ وشہر مدراس وبمبئی سے متعلق ہیں (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء۔ دفعہ ۲ و ۳)۔

نام یا تصریح میں غلطی کا ہونا

دفعہ ۶۴۔ جب اُن الفاظ سے جو واسطے نامزد یا موصوف کرنے کسی موہوب لۂ یا کسی قسم موہوب لہم کے وصیتنامہ میں مستعمل ہوئے ہوں الفاظ کی مراد بقدر کافی واضح ہو تو نام یا تصریح میں غلطی ہونے سے ہبہ غیر مؤثر نہو جائے گا اور جایز ہے کہ موہوب لۂ کے نام کی غلطی اوس کی تصریح سے اور موہوب لۂ کی تصریح کی غلطی اوسکے نام سے درست کیجائے۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کوئی شئے اس عبارت سے کہ ہمارے بھائی خالد کے دوسرے بیٹے بکر کو پہنچے ہبہ کی اور موصی کا صرف ایک بھائی خالد ہے جسکا کوئی بیٹا بکر نامی نہیں ہے مگر اوسکے دوسرے بیٹے کا نام ولید ہے تو شئے موہوبہ ولید کو پہنچے گی۔

(ب) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کوئی شئے اس عبارت سے کہ ہمارے بھائی خالد کے دوسرے بیٹے بکر کو پہنچے ہبہ کی اور موصی کا صرف ایک بھائی خالد ہے جسکے پہلے بیٹے کا نام بکر ہے اور دوسرے کا نام ولید ہے تو شئے موہوبہ بکر کو پہونچے گی۔

(ج) موصی نے اپنی جایداد خالد کی اولاد صحیح النسب زید اور بکر کو وصیتنامہ میں ہبہ کی۔ خالد کا کوئی ولد صحیح النسب نہیں ہے مگر اوسکے دو اطفال غیر صحیح النسب موجود ہیں تو وہ ہبہ زید اور بکر کے حق میں مؤثر ہوگا گو وہ لوگ غیر صحیح النسب ہیں۔

(د) موصی نے وصیتنامہ میں اپنی جایداد باقیماندہ اس لفظ سے کہ ہمارے ساتوں اطفال میں تقسیم ہو ہبہ کی اور بعدہٗ اونکے نام لکھنے میں صرف چھ اطفال کے نام لکھے پس ساتویں طفل کے ترک نام سے وہ طفل اپنے حصہ سے محروم نہ رہے گا۔

(ہ) موصی نے جسکے چھ پوتے (خواہ نواسے) ہیں کوئی شئے اس لفظ سے کہ ہمارے چھ پوتوں کو پہنچے وصیتنامہ میں ہبہ کی اور بعدہٗ اُنکے اسمائے صطباعی لکھتے وقت ایک پوتے کا نام دو مرتبہ لکھکر ایک کو بالکل چھوڑ گیا پس وہ پوتا جسکا نام متروک رہا مثل دوسرے پوتوں کے اپنا حصہ پائیگا۔

(و) موصی نے وصیت نامہ میں یہ لکھا کہ ایک ایک ہزار روپیہ زید کے تینوں اطفال کو دیا جائے وصیتنامہ لکھنے کی تاریخ پر زید کے چار اطفال تھے تو اُن چاروں اطفال میں سے ہر ایک بشرطیکہ موصی اوس کے قبل فوت ہو الف روپئے پائے گا۔

کوئی ضروری لفظ جو متروک رہا ہو سیاق عبارت سے داخل سمجھا جا سکتا ہے

دفعہ ۶۴ - جب کوئی لفظ جو اصل مراد کی ادائے کامل کے لئے ضرور ہو متروک رہا ہو تو اوسکو سیاق عبارت کے لحاظ سے داخل سمجھنا جائیے ہے -

تمثیل

موصی نے وصیتنامہ میں اپنی لڑکی ہندہ کو پانچسو اور لڑکی ثانی سعیدہ کو پانچسو روپیہ ہبہ کئے اسصورت میں روپے پانچسو ہندہ کو دئے جائیں گے +

غلط اجزار کا اخراج

دفعہ ۶۵ - اگر وہ شئے جسکا ہبہ کرنا موصی کو مرکوز تھا اوس تصریح سے جو وصیتنامہ میں موجود ہو بقدر کافی متحقق ہوسکے مگر تصریح کے بعض اجزار کا اوس پر اطلاق نہو سکے تو تصریح کے اجزا ر مذکور غلط متصور ہو کر خارج کئے جائینگے اور ہبہ اثر پذیر ہوگا -

تمثیلات

(الف) زید نے وصیتنامہ میں اس لفظ سے ہبہ کیا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لنڈن مقبوضہ بکر خالد کو پہنچے درحقیقت زمین ڈابر واقعہ لنڈن موصی کے پاس تھی الا اوسکی کچھ زمین ڈابر بکر کے قبضہ میں نہ تھی - تو لفظ مقبوضہ بکر غلط متصور ہو کر خارج کیا جائیگا اور زمین ڈابر مملوکہ موصی واقعہ لندن بذریعہ ہبہ کے منتقل ہو جائے گی -

(ب) موصی نے وصیت نامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمینداری واقعہ رامپور زید کو پہونچے درحقیقت رامپور میں موصی کی جایداد تھی مگر وہ جایداد تعلقہ تھی نہ زمینداری اسصورت میں اُس ہبہ کی رو سے تعلقہ منتقل ہو جائیگا -

کب جزو تصریح بطور غلط خارج نہ کیا جائے گا

دفعہ ۶۶ - اگر وصیت نامہ میں کئی ایک حالات بمراد تصریح اُس شئے کے بیان ہوئے ہوں جسکا ہبہ کرنا موصی کو مرکوز ہو اور موصی کی کوئی ایسی جایداد ہو جسپر وہ جملہ حالات صادق آتی ہوں تو ہبہ مذکور محض اُس جایداد خاص سے متعلق سمجھا جائیگا اور تصریح کے کسی جزو کو صرف اسوجہ سے بطور غلط خارج کرنا جائز نہیں ہے کہ موصی کی کوئی اور جایداد بھی موجود ہے جس سے تصریح کا جزو مذکور متعلق نہیں ہوسکتا ہے -

توضیح - بروقت تنقیح اس امر کے کہ کوئی مقدمہ داخل مراد دفعہ ہذا ہے یا نہیں جسقدر الفاظ دفعہ ۶۵ کے بموجب اخراج کے لائق ہوں وہ وصیتنامہ سے خارج سمجھے جائینگے -

تمثیلات

(الف) زید نے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لندن مقبوضہ بکر خالد کو پہنچے درحقیقت زمین ڈابر واقع لندن موصی کے پاس تھی - اور منجملہ اوسکے کچھ زمین مقبوضہ بکر تھی - اور کچھ بکر کے قبضہ میں نہ تھی

تو ہبہ صرف اوسقدر زمین ڈابر موقوعہ لندن ملوکہ موصی سے متعلق متصور ہوگا جو بکر کے قبضہ میں تھی۔

(ب) زید نے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمین ڈابر واقع لندن مقبوضہ بکر مشتمل بر الف بیگھہ خالد کو پہنچے درحقیقت موصی کی زمین ڈابر لندن میں تھی اور منجملہ اسکے کچھ زمین مقبوضہ بکر تھی اور کچھ بکر کے قبضہ میں نہ تھی اور تعداد پیمایش مظہرہ بالا منجملہ دونوں اقسام زمین ڈابر کے کسی زمین پر اور نہ کل زمین پر صادق آتی ہی تو وہ تعداد پیمایش وصیتنامہ سے خارج سمجھی جاوے گی اور ہبہ صرف اوسقدر زمین ڈابر ملوکہ موصی موقوعہ لندن پر مؤثر ہوگا جو بکر کے قبضہ میں تھی۔

ابہام مخفی کی صورت میں خارجی ثبوت لیا جاسکتا ہی

دفعہ ۶۷۔ اگر الفاظ مستعملہ وصیت نامہ مبہم نہ ہوں الا ثبوت خارجی سے یہ ثابت ہوسکے کہ منجملہ اُن امور کے جنپر وہ الفاظ صادق آتے ہیں صرف ایک امر کا موصی کی نیت میں ہونا ممکن تہا تو اس امر کے انکشاف کیلئے ثبوت خارجی لینا جائز ہے کہ اُن امور میں سے کون امر موصی کی نیت میں تھا۔

تمثیلات

(الف) زید نے جسکی دو ہمشیرہ عمزاد (خواہ ماموں زاد خالہ زاد پھوپھی زاد) ایک ہی نام ہندہ سے موسوم ہیں اپنے وصیتنامہ میں کچھ نقد بایں مضمون ہبہ کیا کہ ہماری ہمشیرہ عمزاد (خواہ ماموں زاد خالہ زاد پھوپھی زاد) مسماۃ ہندہ کو پہنچے اور تصریح مندرجہ وصیتنامہ دو شخص پر صادق آتی ہے لہذا تصریح مذکور ایسے دو اشخاص سے متعلق ہوسکتی ہے جنمیں سے صرف ایک شخص موصی کو مقصود ہوگا پس اس امر کے انکشاف کیلئے وجہ ثبوت لینا جائز ہے کہ کس شخص پر اوسکا اطلاق ہونا موصی کی نیت میں تھا۔

(ب) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری جائیداد موسومہ سلطانپور خورد بکر کو پہونچے اور حال یہ ہے کہ زید کے پاس دو جائیداد دونوں موسومہ سلطانپور خورد ہیں تو اس امر کے انکشاف کے لئے ثبوت لینا جائز ہے کہ کونسی جائیداد مراد تھی۔

شہادت خارجی کا صور تہائے ابہام ظاہری میں ناقابل قبولیت ہونا

دفعہ ۶۸۔ جب وصیتنامہ کے ملاحظہ سے کچھ ابہام یا کوتاہی عبارت کی پائی جائے تو کسی طرح کا ثبوت خارجی نسبت اصل منشائے موصی کے نہ لیا جائیگا۔

تمثیلات

(الف) زید کی ایک پھوپھی (خواہ خالہ) مسماۃ ہندہ اور ایک ہمشیرہ عمزاد (خواہ ماموں زاد خالہ زاد پھوپھی زاد) مسماۃ سعیدہ ہے الا کوئی پھوپھی یا خالہ سعیدہ کے نام سے نہیں ہے سو زید نے اپنے وصیت نامہ میں

الف، اپنی پھوپھی ہندہ کے نام اور الف، اپنی ہمشیرہ عمرا و سعیدہ کے نام ہبہ کرکے پیچھے سے یہ فقرہ لکھا کہ مبلغ ا..... ہماری پھوپھی سابق الذکر مسماۃ سعیدہ کو پہنچے اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس پر تصریح مندرجہ وصیتنامہ کا اطلاق ہو سکے اور لفظ پھوپھی سابق الذکر مسماۃ سعیدہ کی مراد واضح کرنیکے لئے ثبوت لینا جایز نہیں ہے پس ہبہ آخر الذکر حسب محکومہ دفعہ ۶۷ بوجہ ابہام کالعدم ہے۔

(ب) زید نے وصیت نامہ میں الف..... کو ہبہ کیا اور جہاں موہوب لہ کا نام ہونا چاہیئے جگہ خالی چھوڑ دی پس اس امر کے ایضاح کیلئے ثبوت لینا جایز نہیں ہے کہ موصی کو کس کا نام لکھنا منظور تھا۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں مبلغ یا اپنی جائداد موسومہ بکر کو ہبہ کی تو اس امر کے ایضاح کے لئے ثبوت لینا جایز نہیں ہے کہ موصی کو کسقدر تعداد یا کونسی جائداد لکھنی منظور تھی۔

ایک وصیت میں وصی نے اپنے منتظم اور امین کو ہدایت کی کہ منجملہ پانصد روپیہ کے چند غریب اشخاص کو جنکا نام اس نے منتظم و امین کو بتلایا تھا تھوڑی تھوڑی پنشن تقسیم کرے تجویز ہوا کہ وصیت باغراض ہبہ ناقص تھی۔ اور بروئے احکام دفعہ ۶۸۔ کوئی اور شہادت علاوہ وصیت مذکور کے وصی کی نیت کی بابت قبول نہیں کیجا سکتی پس مال وصیتی ساقط ہوکر بقیہ مال بلا وصیت میں شامل ہوگیا (۱)

دفعہ ۶۹۔ وصیت نامہ کے کسی فقرہ کا مفہوم اوسکے کل مطالب کے لحاظ سے مستنبط ہوگا اور وصیتنامہ کے جملہ فقرات کے معنے بلحاظ ہمدیگر اخذ کئے جائینگے اور اُس مطلب کے لئے تتمہ وصیت نامہ وصیتنامہ کا جزو سمجھا جائے گا۔

(کسی فقرہ کا مفہوم کل مطالب وصیتنامہ سے مستنبط ہوگا)

تمثیلات

(الف) موصی نے وصیت نامہ میں اپنا کوئی خاص سرمایہ یا جائداد زید کے نام اس شرط سے ہبہ کی کہ بعد وفات بکر کے پہنچے اور پھر اُسی وصیتنامہ میں اپنی کل جائداد کو بکر کے نام ہبہ کیا اور تا ثیر مختلف فقرات کی جب وہ شامل تصور کئے جائیں یہ ہو کہ وہ خاص سرمایہ یا جائداد بکر کی حیات تک اوسکا مال رہے اور اُسکی وفات کے بعد زید کو پہنچے کیونکہ ہبہ موسومہ زید سے یہ واضح ہے کہ موصی کی نیت تھی کہ وہ الفاظ جنمیں ہبہ موسومہ بکر قلمبند ہوا ہے کچھ قید کیسا تھ سمجھے جائیں۔

(ب) موصی نے اپنا کل علاقہ کہ منجملہ اوسکے ایک جائداد بلاک ایکڑ کے نام سے موسوم ہے زید کے نام ہبہ کیا اور اُسی وصیت نامہ کے دوسرے مقام میں اپنی جائداد بلاک ایکڑ کو بکر کے نام لکھا تو ہبہ آخر الذکر بمنزلہ بمنزلہ استثنائی ہبہ اول الذکر کے اسطور سمجھا جائیگا کہ گویا موصی نے یہ لکھا کہ میں نے اپنی جائداد بلاک ایکڑ بکر کو دی اور

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۸۔

باقی کل علاقہ زید کو دیا +

کب الفاظ کے مخصوص معنے اور کب وسیع تر معنے لئے جائیں گے

دفعہ ۷۰ - جائز ہے کہ الفاظ عام سے معنے مخصوص اور محدود صورت میں مستنبط ہوں جبکہ وصیتنامہ سے یہ پایا جائے کہ موصی کو اُن الفاظ کا معنے مخصوص کیساتھ مستعمل کرنا منظور تھا اور جائز ہے کہ وصیتنامہ کے الفاظ سے بمقابلہ اُس معنے کے جو بالعموم اون سے منسوب ہوتے ہیں کچھ زیادہ وسیع معنے اوس صورت میں مستخرج ہوں جبکہ باقی عبارت وصیتنامہ سے یہ پایا جائے کہ موصی کو اُن الفاظ کا زیادہ وسیع معنے کیساتھ مستعمل کرنا منظور تھا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے اپنے وصیتنامہ میں زید کے حق میں اپنا کھیت مقبوضہ بکر اور خالد کے حق میں اپنی کل زمین ڈابر واقع لندن فقط ہبہ کی اور حال یہ ہے کہ ایک جزو کھیت مقبوضہ بکر کا اوسی زمین ڈابر موقوعہ لندن میں شامل ہے اور لندن میں کچھ اور زمین ڈابر بھی از اں موصی واقع ہے پس وہ الفاظ عام یعنے ہماری کل زمین ڈابر واقع لندن فقط بوجہ ہبہ موسومہ زید کے معنے محدود پر دلالت کرتے ہیں لہذا زید کو تمام کھیت مقبوضہ بکر معہ اسقدر جزو کھیت کے جو زمین ڈابر موقوعہ لندن میں شامل ہے دیا جائے گا۔

(ب) موصی نے (کہ ملاح سوار جہاز ہے) اپنے وصیتنامہ میں اپنی انگوٹھی طلائی اور بوتام اور صندوق پارچہ کا اپنی والدہ کے نام ہبہ کر کے پیچھے سے۔ اور ایک صندوق سرخ رنگ اور چاقو اور جملہ اشیا جو اوپر موہوب نہیں ہوئی ہیں اپنے دوست زید کے حق میں (کہ اوسی جہاز کا ملاح ہے) ہبہ کیں اسی صورت میں حصہ مکان کا جو موصی کو حاصل ہے ہبہ مذکور کی رو سے زید کو نہیں پہنچتا۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ الفاظ کہ ہم اپنا تمام اسباب خانہ اور ظروف نقرہ اور پارچہ اور ظروف چینی اور کتابیں اور تصویرات اور اپنا تمام مال ہر قسم کا بکر کو دیتے ہیں لکھکر پیچھے سے اپنی جایداد کا ایک جزو خاص بکر کے نام لکھا تو بموجب ہبہ اوّل کے بکر صرف اُسقدر اشیا کا مستحق ہے جو مِلک موصی کی ہوں اور جنکی قسم اشیائے مفصلہ ہبہ اوّل کی قسم سے مطابق ہو۔

دو مفہوم میں سے کونسا روا رکھا جائیگا

دفعہ ۷۱ - جب وصیتنامہ کے ایک فقرہ سے دو مفہوم پیدا ہوں کہ منجملہ اُنکے ایک ہی مفہوم اثر پذیر ہو سکے اور دوسرا اثر پذیر نہ ہو سکے تو مفہوم اوّل الذکر روا رکھا جائے گا +

کوئی جزو مفارج نہ کیا جاویگا اگر اس سے کوئی مفہوم معقول پیدا ہو سکتا ہو

دفعہ ۷۲ - کوئی جزو وصیتنامہ کا بطور جزو بے معنے کے اور مقصود میں خارج کیا جائیگا جبکہ اوس سے کوئی مفہوم معقول مستنبط کرنا ممکن ہو +

اُن الفاظ کی تعبیر جو مختلف حصص وصیت نامہ میں مکرر واقع ہوں

دفعہ ۷۳ - اگر وصیتنامہ کے مختلف مقامات پر ایک ہی الفاظ متواتر مستعمل ہوں تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ہر مقام میں بمعنے واحد مستعمل ہوئے ہیں الا اُس صورت میں کہ اون کی مراد اسکے بالعکس پائی جائے +

جہاں تک ممکن ہو موصی کی نیت کی تعمیل کیجانی چاہیئے

دفعہ ۷۴ - نیت موصی کی اسوجہ سے مسترد نہ کیجائیگی کہ اوسکی تعمیل کامل ہونی غیر ممکن ہے بلکہ اوسکی تعمیل جہانتک ممکن ہو کرنی ضرور ہے۔

تمثیل

موصی نے حالت مرض الموت میں اپنی کل جایداد زید کو تا حیات او سکے اور اوسکی وفات پر کسی شفاخانہ خاص کو ہبہ کی اور تعمیل نیت موصی کی بدرجہ کامل اسوجہ سے نہیں ہو سکتی ہے کہ حسب محکومہ دفعہ ۱۰۵ ایسا ہبہ بنام ہسپتال کالعدم ہے لہذا موصی کی نیت جہانتک وہ ہبہ موسومہ زید سے متعلق ہے اثر پذیر ہو گی۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴۳ - زیر دفعہ ۲۵ -

دو متضاد فقروں میں سے آخری فقرہ لائق وثوق ہوگا

دفعہ ۷۵ - جب وصیتنامہ کے دو جملے یا دو بیانات ہر ایک دوسرے کے مسقط ہوں یہانتک کہ دونوں کسیطرح قایم نہیں رہ سکتے ہیں تو آخر کا جملہ لائق وثوق کے ہو گا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے اپنے وصیت نامہ کے فقرہ اول میں اپنا علاقہ رام نگر زید کے نام ہبہ کیا اور اُسی وصیتنامہ کے فقرہ آخر میں زید کو نہ لکھکر بکر کے نام ہبہ لکھا تو علاقہ بکر کو دیا جائے گا۔

(ب) کسی شخص نے اپنے وصیتنامہ کے شروع میں اپنا مکان زید کو دیا اور او سکے آخر میں یہ ہدایت لکھی کہ ہمارا مکان فروخت ہو کے اوسکا زرثمن بکر کے فایدہ کیلئے جمع رہے تو یہ ہدایت اخیر لائق وثوق کے ہے +

وصیتنامہ یا ہبہ کا بوجہ ابہام کالعدم ہونا

دفعہ ۷۶ - وصیت نامہ یا ہبہ جس میں کوئی نیت مخصوص قلمبند نہ ہوئی ہو بعلت ابہام کالعدم متصور ہو گا۔

تمثیل

اگر موصی اپنے وصیتنامہ میں یہ لفظ لکھے کہ ہمنے زید کو مال ہبہ کیا یا ہمنے زید کو ہبہ کیا یا ہمنے اپنا تمام مال مندرجہ فہرست زید کو ہبہ کیا۔ اور کوئی فہرست دستیاب نہوا یا ہمنے نقد یا گندم یا روغن وغیرہ ہبہ کیا اور مقدار ظاہر نہ کرے تو ایسا ہبہ کالعدم متصور ہو گا۔

ایک موصی نے اپنے امانت داران و اوصیا کو یہ ہدایت کی کہ اوسکی جایداد منقولہ و غیر منقولہ پر قابض ہوں اور جایداد غیر منقولہ کو یکجائی بذریعہ قطعات علیحدہ کے بذریعہ نیلام یا معاہدہ خانگی کے فروخت کریں۔ اور وہ جزو اسکی جایداد منقولہ کا جو زر نقد نہ ہو۔ طلب کریں۔ اور اُسکو فروخت کر کے روپیہ کی شکل میں کریں۔ اور زر مذکور اور زر نقد کو جو متعلق ترکہ مذکور ہو۔ مابین اُن چند اشخاص کے جنکا نام فہرست منسلکہ وصیت نامہ میں مندرج ہے تقسیم کریں۔ اور زر مذکور اُن کو مطابق حصص و حساب رسدی متذکرہ فہرست مذکور کے جب اُن میں سے ہر ایک بصورت قسم ذکور ہونیکے ۲۱ برس کی عمر کو یا بصورت قسم اناث ہونیکے اس عمر کو پہنچیں یا شادی کریں۔ ادا کریں۔ موصی نے یہ ہدایت کی کہ اگر ایسا کوئی شخص اسکی حیات میں یا کسی وقت پر اسکے بعد قبل تقسیم مذکور کے کوئی اولاد جایز چھوڑ کر فوت ہو۔ تو اولاد مذکور مستحق اس حصہ پانے کی ہوگی جو انکے ماں یا باپ متوفی کو ملتا۔ موہوب لہم میں سے ایک موہوب لہ جو بوقت وفات موصی ۲۱ برس کی عمر کا ہو گیا تھا۔ اسکے پانچ مہینے بعد قبل تقسیم ہونے اشیاء وصیتی کے فوت ہوا۔ اور اولاد جایز چھوڑی۔ تجویز ہوئی۔ کہ شئے وصیتی کا حق موہوب لہ کو بوقت وفات موصی پہنچ گیا تھا۔ لیکن چونکہ موہوب لہ قبل تقسیم ترکہ کے فوت ہوا۔ وہ حق اوسکا زایل ہو گیا۔ اور اس وصیت نامہ میں تقسیم ترکہ موصی سے مراد بعد اسکے کہ ترکہ مذکور زر نقد کی شکل میں کر لیا جاوے متحقق کرنا اس تعداد سے ہے جو ہر موہوب لہ کے حصہ میں پڑے اور ہبہ مابعد بحق موہوب لہ کی اولاد کے بوجہ غیر متحقق ہونیکے کالعدم نہیں ہے بلکہ اثر پذیر ہوا۔ جانسن بنام کروک (۱)۔ کولسن بنام باربر (۲) ببنام بیڈویک (۳) جیمیٹن بنام سکیو (۴) اسپنسر بنام ڈکورتہ (۵) کا حوالہ دیا گیا (۶)۔

دفعہ ۷۷ - تصریح اُس جایداد مندرجہ وصیت نامہ کی جو ہبہ کیگئی ہو اُس جایداد سے متعلق اور اُسپر محیط سمجھی جاوے گی بشرطیکہ وصیتنامہ سے اوسکے خلاف مراد نہ پائی جائے جو بروقت وفات موصی کے اوس تصریح سے مطابق پائی جاوے۔

> تصریح اُس جایداد سے متعلق سمجھی جائیگی جو بوقت وفات موصی اوس سے مطابق پائی جاوے۔

دفعہ ۷۸ - اگر وصیت نامہ سے کوئی اور منشا بالعکس واضح نہو تو جایداد موصی کے ہبہ سے اوس جایداد کا بھی ہبہ ہونا مفہوم ہوگا جسکو موصی اپنے وصیت نامہ کی رو سے کسی خاص کام کے لئے مقرر کر سکتا ہے اور اُس ہبہ سے اوس تقرر کا عمل پذیر ہونا سمجھا جائیگا۔ معہذا جب کوئی جایداد الفاظ عام سے ہبہ کیجاوے تو اُس ہبہ میں وہ جایداد بھی شامل متصور ہوگی جسپر ہبہ کی عبارت محیط ہو سکے اور جسکو موصی وصیتنامہ کی رو سے کسی خاص کام کیلئے مقرر کر سکے اور اُس ہبہ سے اوس تقرر کا عمل پذیر ہونا لازم آئے گا۔

> اختیار تقرر کا عام ہبہ سے عمل پذیر ہونا سمجھا جائیگا

(۱) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۶۳۹۔ (۲) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۸۳۴۔ (۳) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۶ صفحہ ۵۱۷۔ (۴) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۲۱۸۔ (۵) ؍؍ ؍؍ جلد ۱ صفحہ ۶۳۴۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۸۳۔

مفہوم ہبہ بصورت عدم تقرری

دفعہ ۷۹ ۔ اگر کوئی جایداد منجملہ چند اشخاص معین کے ایسے اشخاص کے لئے یا اونکے فائدہ کیواسطے بخشی جائے جنکو کوئی شخص نامزدہ وصیت نامہ مقرر کرے یا چند اشخاص معین میں اس حساب سے تقسیم ہونیکے لئے بخشی جائے جو شخص نامزدہ مقرر کرے اور اگر وصیتنامہ میں یہ شرط نہو کہ اگر تقرر مذکور وقوع میں نہ آئے تو کیونکر عمل کیا جاوے اور اگر اختیار مفوضہ وصیت نامہ پر عمل نہ کیا جائے تو ایسی جایداد ان جملہ اشخاص میں بہ حصص مساوی تقسیم ہوگی جن سے اختیار مذکور متعلق ہو۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیت نامہ کی رو سے ایک سرمایہ اپنی زوجہ کو بطور حین حیات ہبہ کر کے یہ لکھا کہ زوجہ موصوفہ کی وفات پر سرمایہ مذکور ہمارے اطفال میں اوس حساب سے تقسیم کیا جائے جو ہماری زوجہ مقرر کرے فقط زوجہ نے بلا کرنے تقرر کے وفات پائی تو وہ سرمایہ زید کے اطفال میں بہ حصص مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

ہبہ بحق وارثان وغیرہ کسی شخص خاص کے بلا قید تخصیص۔

دفعہ ۸۰ ۔ جب وصیتنامہ میں کوئی جایداد بدیں الفاظ کہ فلاں شخص خاص کے وارثوں یا وارثان حقیقی یا قرابت داروں یا قرابت داران قریب تر یا اہل و عیال یا رشتہ داروں یا رشتہ دار قریب تر کو پہنچے بلا اندراج کسی قید کے ہبہ کیجائے اور وہ ہبہ بالتخصیص بلا وساطت غیرے اوسی گروہ اشخاص کیلئے ہو جو بالفاظ مندرجہ بالا نامزد ہوئے ہیں تو جایداد موہوبہ اوسی طرح تقسیم کیجائیگی کہ گویا وہ شخص خاص اوس جایداد کی نسبت بلا وصیت فوت ہوگیا اور علاوہ اوس جایداد کے کچھ اور مال جس سے اوسکے دیون ادا ہوسکیں چھوڑ گیا۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنی جایداد اس لفظ سے کہ ہمارے رشتہ داران قریب تر کو پہونچے ہبہ کی تو جایداد ان لوگوں میں تقسیم ہوگی جو اسوقت اسکے مستحق ہوتے جب زید بلا وصیت فوت ہوتا اور علاوہ جایداد مذکور کے کچھ اور مال جس سے اوسکے دیون ادا ہوسکیں چھوڑتا۔

(ب) زید نے مبلغ عہ اس عبارت سے کہ بکر کو اسکے حین حیات اور بعد وفات بکر کے ہمارے وارثان حقیقی کو پہنچے ہبہ کیا تو بعد وفات بکر کے مبلغ موہوبہ اون اشخاص کو پہنچتا ہے جو اسصورت میں اسکے مستحق ہوتے جبکہ وہ زید کی جایداد غیر وصیتی کا جزو ہوتا۔

(ج) زید نے اپنی جایداد اس عبارت سے کہ بکر کو اور اگر بکر ہمارے سامنے فوت کرے تو بکر کے رشتہ دار قریب تر کو پہنچے ہبہ کی بکر نے زید سے پہلے وفات پائی تو جایداد اوسی طرح تقسیم ہوگی کہ گویا وہ خاص مملوکہ بکر تھی او

بکر بلا وصیت فوت ہو گیا اور علاوہ جائیداد مذکور کچھ مال اپنے دیون ادا کرنے کے لئے چھوڑ گیا۔

(ی) زید نے عبارت اس عبارت سے ہبہ کیا کہ بکر کو اُسکے حین حیات اور اُسکے وفات پر خالد کے وارثوں کو پہنچے فقط۔ تو شئے موہوبہ اوسی طرح دلائی جائیگی کہ گویا وہ خالد کی ملکیت تھی اور خالد علاوہ شئے مذکور کے اپنے دیون کے ادا کے لئے دیگر جائیداد چھوڑ کے بلا وصیت فوت ہو گیا۔

ہبہ بحق قائمقامان وغیرہ **دفعہ ۸۱**۔ اگر وصیتنامہ میں کوئی جائیداد کسی شخص خاص کے قائمقاموں یا قائمقامان قانونی یا قائمقامان ذاتی یا اوصیا یا مہتممان ترکہ کو ہبہ کیجائے اور ہبہ مذکور بالتخصیص بلا وساطت غیری اونہیں اشخاص کے گروہ کیلئے ہو جو الفاظ مستعملہ صدر سے نامزد ہوئے ہیں تو جائیداد موہوبہ اسیطرح تقسیم ہوگی کہ گویا وہ اُس شخص کی ملکیت خاص تھی اور وہ شخص اُس جائیداد کی نسبت بلا وصیت فوت کر گیا۔

تمثیل

موصی نے کچھ جائیداد اس لفظ سے کہ زید کے قائمقامان قانونی کو پہنچے ہبہ کی اور زید بلا تحریر وصیت نامہ اپنا دیوالہ نکال کر فوت ہوا اور بکر اوسکا مہتمم ترکہ ہے اسصورت میں بکر جائیداد موہوبہ پانیکا مستحق ہے اور اوسکو لازم ہے کہ جائیداد کو سب سے پہلے زید کے جزو دیون غیر ادا شدہ کے ادا کرنے میں صرف کرے اور اگر کچھ فاضل رہے اوس فاضل کو ان اشخاص میں تقسیم کرے جو بوقت وفات زید بعد ادائے دیون زید کے اوس کی باقی جائیداد لینے کے مستحق ہوں یا اشخاص مذکور کے قائمقاموں میں تقسیم کرے۔

ہبہ بلا الفاظ محدود کنندہ **دفعہ ۸۲** [عہ]۔ جب کوئی جائیداد کسی شخص کو ہبہ کیجائے تو موہوب لہ اُس کل حق کا مستحق ہے جو موصی کو اُس جائیداد میں حاصل ہو الا اُسصورت میں کہ وصیت نامہ سے واضح ہو کہ موصی کو کوئی حق محدود عطا کرنا منظور تھا۔

اپیل ہذا کا تعلق تین فقرات ایک وصیت اہل ہنود کے ساتھ ہے جسکے رو سے جائیداد کا ہبہ بحق دو پسران کے کیا گیا تھا جنمیں سے ایک کے ہاں بیٹا تھا۔ دوسرا پسر لاولد تھا۔ اوسکی اولاد قبل وصیت مذکور کے کئے جانیکے فوت ہو چکی تھی۔ بر طبق وفات ایک پسر کے ہبہ دوسرے کے نام کیا گیا تھا۔

عدالت اولی نے پہلے تین فقرات میں سے فقرہ اول کی تعبیر کر کے یہ فیصلہ کیا کہ پسران مذکور میں سے ہر ایک نے ایک استحقاق

[عہ] دفعہ ہذا و دفعات ۸۳ و ۸۵ وصیت نامجات اہل ہنود وغیرہ باشندگان صوبجات شرقی و شہر مدراس و بمبئی سے متعلق ہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲)۔

حین حیاتی اوس جائیداد میں حاصل کیا تھا جسکا کہ ذکر فقرہ مذکور میں ہے اور کہ آخری حق جائز طور پر منتقل نہ کیا گیا تہا اسلئے وہ مابقی جائیداد میں شامل ہوجاتا تھا۔

برطبق اپیل ہذا بحوالہ دفعہ ۸۲ - ایکٹ وراثت ہند ۱۸۶۵ء کے جو بمبئی میں وصیت ہائے اہل ہنود سے بروئے دفعہ ۲ - ایکٹ وصیتنامجات اہل ہنود کے متعلق کیا گیا ہے - جوڈیشل کمیٹی نے اس امر میں کسی قدر شبہ ظاہر کیا تھا کہ آیا فقرہ مذکور میں کافی طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ جائیداد عطا کردہ بحق پسران صرف جائیداد حین حیاتی تھی - مگر مطابق اُس رائے کے جو دوسرے فقرہ متنازعہ کی نسبت اختیار کی گئی تھی امر مذکور فیصل کرنا غیر ضروری تھا - دوسرے فقرہ میں جسکی تعبیر چاہی تھی ایسے الفاظ موجود تھے جنکی نسبت ہائیکورٹ نے قرار دیا تہا کہ اوسکے روسے ہر دو پسران موصی میں سے ہر ایک کو صرف استحقاق حین حیاتی نصف جائیداد بقایا میں عطا کیا گیا تہا - آیا الفاظ مذکور سے جنکے کہ بعد ایک ہبہ کل جائیداد بقایا کا مساوی حصص میں موصی کے دو پسران کے نام کیا گیا تھا - یہ امر صریح طور پر ظاہر ہوتا تہا کہ صرف اُسی محدود حق کے منتقل کرنیکا منشاء تھا یہ امر بھی بحوالہ قاعدہ تعبیر کردہ دفعہ ۸۲ کے مشتبہ سمجھا گیا تہا - لیکن اسکے فیصل کرنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی گئی تھی کیونکہ فقرہ (نمبر ۱۳ مندرجہ وصیت) بروئے واقعات کے متعلق نہ تھا -

فیصل یہ کیا گیا تھا کہ تیسرا اور آخری فقرہ متنازعہ جو وصیت میں فقرہ نمبر ۱۸ تھا صریح طور پر باقی جائیداد موصی کے ہر دو پسران کے نام مساوی حصص میں اور بطور کامل جائیداد کے منتقل کرتا تہا - الا اُس صورت میں کہ انکے یہاں بعد میں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو کمیٹی کی رائے میں دو فقرات نمبر ۱۳ و ۱۸ - ایکدوسرے کے مطابق نہ تھے اور نہ اونمیں ایکدوسرے کی تشریح ہوتی تھی - اُن دونوں میں مختلف واقعات کا ذکر تھا - تجویز ہوئی کہ ہر دو پسران موصی کی نسبت یہ قرار دیا جانا چاہیئے کہ انمیں سے ہر ایک کو کامل استحقاق نصف حصہ بقایا جائیداد میں عطا کیا گیا تہا - (۱)

ہبہ بشکل متبادل

دفعہ ۸۳ - اگر کوئی جائیداد علی السبیل البدلیت ہبہ کیجائے اس طور پر کہ فلاں شخص کو پہونچے یا فلاں شخص غیر یا اشخاص غیر کے گروہ کو دیجائے تو اگر وصیت نامہ سے اسکے بالعکس مراد نہ پائی جائے موہوب لہٗ اول شئے موہوبہ پانیکا مستحق ہے بشرطیکہ وہ اوسوقت زندہ ہو جب ہبہ اثر پذیر ہوجائے اور اگر وہ اُسوقت تک فوت ہوا ہو تو وہ شخص یا اشخاص جنکے ہمارے علی السبیل البدلیت مندرج ہوں شئے موہوبہ پانیکے مستحق ہونگے

تمثیلات

(الف) کوئی جائیداد اس لفظ کیساتھ ہبہ کیگئی کہ زید یا بکر کو پہنچے اور موصی کی وفات پر صرف زید زندہ ہے تو بکر کا کچھ حق نہیں ہے -

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۴۳ -

(ب) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید یا بکر کو پہنچے زید نے وصیت نامہ کی تحریر کے بعد اور موصی کی وفات سے پہلے وفات پائی تو جایداد موہوبہ بکر کو پہنچے گی۔

(ج) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید یا بکر کو پہنچے مگر بروقت تحریر وصیت نامہ کے زید زندہ نہیں ہے تو جایداد موہوبہ بکر کو پہنچے گی۔

(د) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید یا اوسکے ورثا کو پہنچے اور موصی زید کے سامنے مرگیا تو زید کو جایداد موہوبہ قطعاً پہونچے گی۔

(ہ) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید یا اوسکے رشتہ دار قریب کو پہنچے زید موصی کے حین حیات فوت ہوگیا تو بروقت وفات موصی کے ہبہ بنام رشتہ دار قریب تر زید کے اثر پذیر ہو جائے گا۔

(و) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکی حیات تک اور زید کی وفات پر بکر یا بکر کے ورثائے کو پہنچے موصی زید اور بکر کے روبرو مرگیا اور بکر نے زید کی حیات میں وفات پائی تو زید کی وفات کے وقت ہبہ موسومہ ورثائے بکر اثر پذیر ہو جائے گا۔

(ز) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوس کی حیات تک اور زید کی وفات پر بکر یا اوسکے ورثائے کو پہونچے بکر نے موصی کے حین حیات وفات پائی اور موصی زید کے روبرو فوت ہوگیا تو وقت وفات زید کے ہبہ موسومہ ورثائے بکر اثر پذیر ہو جائے گا +

اثر ایسے الفاظ کا جو ایک گروہ پر دلالت کریں اور جو شخص موہوب لہٗ کے نام کے بعد ایزاد کئے گئے ہوں۔

دفعہ ۸۴ - جب کوئی جایداد کسی شخص کو ہبہ کیجائے اور اوسکے نام کے بعد ایسے الفاظ بڑہائے جائیں جو ایک گروہ پر دلالت کریں مگر اُن الفاظ سے ہبہ مذکور کا بالتخصیص اور بلا توسط غیر کے گروہ مذکور پر وارد ہونا لازم نہ آئے تو شخص اول الذکر اُس کل حق کا مالک ہوگا جو موصی کو جایداد میں حاصل تھا بجز اُس صورت کے کہ وصیتنامہ سے کوئی اور مراد بالعکس واضح ہو۔

تمثیلات

(الف) کوئی جایداد اس لفظ کیساتھ ہبہ کیگئی کہ زید اور اوسکے اطفال کو پہنچے۔ یا زید اور اوسکے اطفال کو جو زوجہ حال سے پیدا ہوں پہونچے۔ یا زید اور اُسکے ورثائے کو پہنچے۔ یا زید اور اوسکے ورثائے صلبی کو پہونچے۔ یا زید اور اوسکے ورثائے صلبی قسم ذکور کو پہنچے۔ یا زید اور اوسکے ورثاء صلبی قسم اناث کو پہنچے۔ یا زید اور اُسکے بیٹے یا بیٹی کو پہنچے۔ یا زید اور اوسکے اہل و عیال کو پہنچے یا زید اور اوسکی اولاد کو پہنچے۔ یا زید اور اُسکے قائمقاموں کو پہنچے

یا زید اور اُسکے قایمقامان ذاتی کو پہنچے ۔ یا زید اور اوسکے اوصیا اور مہتممان ترکہ کو پہنچے ۔ تو ہر صورت مندرجہ بالا میں زید اُس کل حق کا مستحق ہے جو موصی کو جائیداد میں حاصل تھا۔

(ب) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید اور اوسکے بھائیوں کو پہنچے تو زید اور اُسکے سب بھائی بالاشتراک جائیداد موہوبہ پانے کے مستحق ہیں۔

(ج) کوئی جائیداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکی حیات تک اور اوسکی وفات پر اوسکے بیٹے یا بیٹی کو پہنچے تو وقت وفات زید کے وہ جائیداد بحصص مساوی اُن جملہ اشخاص میں تقسیم کیجائے گی جنپر اطلاق لفظ بیٹے یا بیٹی کا ہو سکے

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۸۴ ۔ زیر دفعہ ۶۸۔

ہبہ بحق گروہ اشخاص بالفاظ عام

دفعہ ۸۵ ۔ جب کوئی جائیداد اشخاص کے کسی گروہ کو صرف ساتھ استعمال الفاظ عام کے ہبہ کیجائے تو کوئی شخص جسپر اطلاق اُن الفاظ عام کا بلحاظ معنے معمولی الفاظ مذکور کے نہ ہو سکے جائیداد موہوبہ پا سکیگا

تعبیر الفاظ

دفعہ ۸۶ ۔ وصیتنامہ میں لفظ" اطفال" سے صرف اولاد مستقیمہ متنزلہ درجہ اول مراد ہے۔ اور

لفظ" پوتے ۔ نواسے " پوتی ۔ نواسی سے اُس شخص کی اولاد مستقیمہ متنزلہ درجہ دوم مراد ہے جسکے اطفال یا پوتوں نواسوں وغیرہ کا ذکر کیا جائے۔ اور

لفظ" بھانجا ۔ بھانجی " بھتیجا بھتیجی سے صرف بھائیوں اور بہنوں کی اولاد مراد ہے۔ اور

لفظ" بھائی اور بہن ۔ عمزاد ۔ ماموں زاد پھوپھی زاد ۔ خالہ زاد " سے اُس شخص کے ماں باپ کے بھائی بہن کی اولاد مراد ہے جسکے برادران عمزاد وغیرہ کا ذکر کیا جائے ۔ اور

لفظ" برادران فاصلہ یک درجہ " سے اُس شخص کے برادران عمزاد ماموں زاد پھوپھی زاد خالہ زاد کی اطفال مراد ہیں جسکے برادران فاصلہ یک درجہ کا ذکر کیا جائے ۔ اور

لفظ" برادران فاصلہ دو درجہ " سے اُس شخص کے دادا نانا دادی نانی کے بھائی بہن کے پوتے نواسے ۔ پوتی نواسی مراد ہیں جسکے برادران فاصلہ دو درجہ کا مذکور کیا جائے ۔ اور

لفظ" اولاد صلبی " اور" اولاد " سے اُس شخص کی تمام اولاد مستقیمہ متنزلہ مراد ہے جسکی اولاد صلبی خواہ اولاد کا مذکور کیا جائے اور جن الفاظ سے رشتہ طرفی مراد ہو وہ قرابتداران حقیقی اور علاتی اور اخیافی پر یکساں دلالت کرینگے اور جملہ الفاظ قرابت کے اُس طفل سے بھی متعلق ہیں جو بطن میں ہو اور پیچھے سے زندہ پیدا ہو ۔ +

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۴ ۔ زیر دفعہ (۸۵) ایکٹ ہذا +

الفاظ ظاہر کنندہ قرابت سے صرف رشتہ دار ولد الحلال مراد ہے

دفعہ ۸۷ - جب وصیت نامہ میں کوئی اور ہدایت اسکے خلاف نہو تو لفظ طفل یا پسر یا دختر کا یا کوئی اور لفظ جس سے قرابت مفہوم ہو صرف رشتہ دار صحیح النسب[۱] پر دلالت کریگا یا اگر کوئی رشتہ دار صحیح النسب نہو تو ایسے شخص پر دلالت کریگا جو وصیتنامہ کی تاریخ تک عرفاً رشتہ دار صحیح النسب سمجہا جاتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید کہ اسکے تین اطفال بکر اور خالد اور ولید ہیں اور منجملہ اونکے بکر اور خالد صحیح النسب اور ولید غیر صحیح النسب ہے اپنی جایداد اس لفظ سے کہ ہمارے اطفال میں بہ حصص مساوی تقسیم کیجاوے ہبہ کی تو جایداد بکر اور خالد میں بہ حصص مساوی تقسیم ہوگی اور ولید محروم رہے گا۔

(ب) زید نے کہ اوسکی ایک بھتیجی (خواہ بھانجی) غیر صحیح النسب موجود اور عرفاً اوسکی بھتیجی صحیح سمجہی جاتی ہے کسیقدر نقد اپنی بھتیجی کے نام ہبہ کیا اور زید کی کوئی بھتیجی صحیح النسب نہیں ہے تو وہ بھتیجی غیر صحیح النسب جایداد موہوبہ پاوے گی۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں اپنے تمام اطفال کے اسمار لکھکر اور انہیں ایک طفل بکر غیر صحیح النسب کا نام بھی شامل کرکے کوئی شئے اس عبارت سے ہبہ کی کہ ہمارے اطفال مذکورین کو پہونچے اس صورت میں بکر کو مثل دیگر اطفال صحیح النسب کے شیئے موہوبہ کا حصہ ملیگا۔

(د) زید نے کوئی شئے اس لفظ سے ہبہ کی کہ بکر کے اطفال کو پہونچے بکر فوت ہوگیا ہے اور اوسکے کوئی اطفال سوائے اطفال غیر صحیح النسب کے نہیں ہیں تو وہ جملہ اشخاص جو وصیتنامہ کی تاریخ تک عرفاً بکر کے اطفال سمجھے جاتے ہوں شئے موہوبہ پانے کے مستحق ہیں۔

(ہ) زید نے کوئی شئے اس عبارت سے ہبہ کی کہ بکر کے اطفال کو پہونچے بکر کا کوئی طفل صحیح النسب نہیں ہے مگر خالد اور ولید وصیتنامہ کی تاریخ تک عرفاً بکر کے اطفال سمجہے جاتے تھے بعد تحریر وصیتنامہ اور قبل وفات موصی کے دو اور شخص عمر اور عامر پیدا ہوکر عرفاً بکر کے اطفال کہلانے لگے اس صورت میں شئے موہوبہ صرف خالد اور ولید کو پہونچے گی۔

(و) زید نے کسی طفل کے نام جو سوائے زوجہ کے کسی دوسری عورت سے پیدا ہوا تھا کوئی شئے ہبہ کی تاریخ تحریر وصیتنامہ تک بکر عرفاً اسی عورت کے بطن سے زید کا صلبی طفل سمجہا جاتا تہا تو شئے موہوبہ بکر کو ملے گی۔

---

[۱] صحیح النسب سے ولد الحلال اور غیر صحیح النسب سے ولد الحرام مراد ہے۔ مؤلف +

(ز) زید نے اس عبارت سے کوئی شئے ہبہ کی کہ ہمارے طفل کو جو فلاں عورت سے پیدا ہو مگر وہ عورت کبھی زید کی زوجہ نہیں ہوئی ہو پہنچے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ح) زید نے کوئی شئے کسی طفل کے نام جو کسی عورت کے بطن میں تھا مگر وہ عورت زید کی زوجہ نہ تھی ہبہ کی تو یہ ہبہ صحیح اور جائز ہے۔

قواعد تعبیر وصیت نامہ جسمیں شخص واحد کے نام دو مرتبہ ہبہ ہوا ہو

دفعہ ۸۸[ا] - اگر کسی وصیتنامہ میں شخص واحد کے نام دو مرتبہ ہبہ ہوا ہو اور اس امر کی بحث پیش آئے کہ آیا موصی کی یہ نیت تھی کہ ہبہ ثانی ہبہ اوّل کے عوض ہو یا اوسکے علاوہ پس اگر وصیتنامہ کے کسی مضمون سے اُسکی نیت واضح نہو تو وصیتنامہ کی مراد کی تعبیر کے وقت قواعد مندرجہ ذیل ملحوظ رہینگے۔

اوّل - اگر وصیتنامہ واحد میں یا ایک مرتبہ وصیتنامہ اور پھر تتمہ وصیتنامہ میں ایک ہی شئے خاص دو مرتبہ موہوب لہٗ واحد کو دی گئی ہو تو وہ وہی شئے خاص پانیکا مستحق ہے۔

دوم - جب ایک ہی وصیت نامہ یا ایک ہی تتمہ وصیتنامہ کے دو مقام پر کسی شئے کی ایک ہی مقدار یا تعداد کسی شخص واحد کو دیگئی ہو تو وہ ایک ہی شئے موہوبہ پانیکا مستحق ہوگا۔

سوم - جب ایک ہی وصیتنامہ یا ایک ہی تتمہ میں مختلف تعداد کی دو اشیاے موہوبہ شخص واحد کے نام لکھی گئی ہوں تو موہوب لہٗ دونوں اشیاے موہوبہ کا مستحق ہوگا۔

چہارم - جب دو اشیائے موہوبہ عام اسسے کہ اُنکی تعدادیں مساوی ہوں یا غیر مساوی ایک ہی شخص کے نام اسطرح پر لکھی جائیں کہ ایک وصیتنامہ میں اور دوسری تتمہ میں مندرج ہو یا دونوں اشیاء دو مختلف تتموں میں مندرج ہوں تو موہوب لہٗ دونوں اشیائے موہوبہ کا مستحق ہے۔

توضیح - ان چاروں قاعدوں میں لفظ وصیتنامہ کا تتمہ وصیت نامہ پر محیط نہیں۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ وہ بنک بنگالہ کے صرف دس حصص کا مالک ہے اپنے وصیتنامہ کے شروع میں یہ الفاظ لکھے کہ ہمنے اپنے دس حصص موجودہ بنک بنگالہ بکر کو ہبہ کیئے اُسکے بعد دیگر اشیائے موہوبہ کا ذکر لکھا گیا اور وصیتنامہ کے آخر میں پھر یہ الفاظ مندرج ہوئے کہ ہمنے اپنے دس حصص موجودہ بنک بنگالہ بکر کو دیئے

[ا] دفعہ ہذا و دفعات ۸۹ لغایت ۱۰۳ (مشمول ہر دو) وصیتنامجات اہل ہنود وغیرہ باشندگان صوبجات مشرقی شہر مدراس و بمبئی سے متعلق ہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء - دفعہ ۲ -) +

اس صورت میں بکر صرف وہی دس حصص بنک بنگالہ مملوکہ زید کے پانیکا مستحق ہے۔

(ب) زید نے ایک انگوٹھی ہیرے کی جو بکر سے اوسکو ملی تھی وصیتنامہ میں خالد کو اس لفظ سے ہبہ کی کہ ہیرے کی انگوٹھی جو بکر سے ہمکو ملی تھی فقط اور پھر ایک تتمہ وصیتنامہ میں بعد لکھنے ذکر دیگر اشیائے موہوبہ کے یہ لکھا کہ انگوٹھی ہیرے کی جو بکر سے ہمکو ملی تھی خالد کو دی اسصورت میں بجز اُس انگوٹھی ہیرے کے جو زید کو بکر سے ملی تھی خالد اور کچھ نہیں پا سکتا ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں صہ بکر کے نام ہبہ کیا اور آگے چلکر اوسی وصیت نامہ میں پھر اوسیقدر زر نقد اُسی شخص کو اُنھیں الفاظ سے دیا تو بکر صرف ایک ہی مبلغ موہوبہ صہ کا مستحق ہے۔

(د) زید نے اپنے وصیتنامہ میں صہ بکر کو ہبہ کیا اور اُسی وصیتنامہ میں آگے چلکر لعہ بکر کو دیا تو بکر لعہ پانے کا مستحق ہے۔

(ہ) زید نے اپنے وصیتنامہ میں صہ بکر کو ہبہ کیا اور ایک تتمہ وصیتنامہ میں پھر صہ بکر کے نام لکھا تو بکر صہ پانے کا مستحق ہے۔

(و) زید نے اپنے وصیتنامہ کے ایک تتمہ میں صہ بکر کو ہبہ کیا اور تتمہ ثانی میں اور سہ بکر کے نام لکھا تو بکر لعہ پانیکا مستحق ہے۔

(ز) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ صہ ہندہ کو اسوجہ سے کہ وہ ہماری دایہ تھی دیا جائے فقط اور اُسی وصیتنامہ کے کسی اور مقام پر یہ لکھا کہ ہندہ کو صہ اسوجہ سے کہ وہ ہمارے اطفال کے ساتھ انگلستان کو گئی تھی دیا جائے فقط تو ہندہ الہ پانیکی مستحق ہے۔

(ح) زید نے اپنے وصیتنامہ میں بکر کو صہ ہبہ کر کے اوسی وصیتنامہ کے دوسرے مقام پر اوسی بکر کی نام معاش سالانہ تعدادی اسمار لکھی تو بکر دونوں اشیائے موہوبہ پانے کا مستحق ہے۔

(ط) زید نے اپنے وصیتنامہ میں صہ بکر کو ہبہ کر کے اوسی وصیتنامہ میں یہ ارقام کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچے اوسکو صہ دیا جائے تو بکر ایک مبلغ صہ کا تو بالتحقیق مستحق ہے اور دوسرے مبلغ صہ کا بطور شرطیہ حقدار ہے۔

ترکہ مابقا کا موہوب لہٗ

دفعہ ۸۹ - جائز ہے کہ کوئی شخص اُن الفاظ سے ترکہ مابقے کا موہوب لہٗ سمجھا جائے جنسے یہ واضح ہو کہ موصی کی یہ نیت تھی کہ وہی شخص اوسکی جائداد کا مابقے لے لے۔

تمثیلات

(الف) زید نے بہ تحریر چند کاغذات وصیتی کے وصیت کی مجملہ اُنکے ایک کاغذ میں یہ لکھا کہ ہم قیاس کرتے ہیں کہ بعد ادائے کل اخراجات تدفین وغیرہ کچھ جایداد واسطے بہم رسانی سامان اُس عہدہ کے جسپر بکر کہ بالفعل مکتب میں پڑھتا ہی آئندہ مقرر کیا جائے بکر کے لئے بچ رہے گی اصورت میں بکر جایداد مابقی کا موہوب لہٗ ہی۔

(ب) زید نے اپنی وصیت نامہ کے آخر میں یہ فقرہ لکھا کہ ہمکو یقین ہے کہ ہمارے مہاجن کے پاس ہمارا اوسقدر روپیہ نکلیگا جس سے ہمارے جملہ دیون ادا ہو سکینگے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہندہ اوس روپیہ سے ہمارے جملہ دیون ادا کر کے مابقی کو اپنے استعمال اور تصرف میں لائے فقط تو ہندہ جایداد مابقے کی موہوب لہا ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیت نامہ میں اپنی کل جایداد بکر کو دی الا اوسمیں سے بعض سرمائے اور کفالت نامجات کو جو خالد کو ہبہ کئے گئے تھے مستثنےٰ کر دیا تو بکر جایداد مابقے کا موہوب لہٗ ہے۔

جایداد جسکا موہوب لہٗ جایداد مابقی کے ہبہ کے رو سے مستحق ہے

دفعہ ۹۰ - جایداد مابقے کے ہبہ کی رو سے موہوب لہٗ اُس کل جایداد کا مستحق ہے جو موصی کی وفات کے وقت اُسکی ملکیت تھی اور جسکی نسبت موصی نے کوئی اور وصیت نامہ قابل نفاذ نہ لکھا ہو۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیت نامہ میں چند اشیا ہبہ کیں اُنمیں سے ایک ہبہ دفعہ ۱۰۵ کے مطابق کالعدم ہے اور ہبہ ثانی نے بوجہ وفات موہوب لہٗ کے پھر واہب کیطرف عود کیا اور اُسی وصیتنامہ میں زید نے اپنی جایداد مابقی بکر کو دی اور بعد تاریخ تحریر وصیت نامہ کے زید نے ایک زمینداری خرید کی اور وہ اُسکی وفات کیوقت اوسی کی ملکیت قایم رہی تو بکر ہر دو اشیائے موہوبہ اور نیز زمینداری بطور جزو جایداد مابقے پانے کا مستحق ہے۔

ایک موصی نے بذریعہ وصیت کے اپنی بعض جایداد کا استحقاق حین حیاتی اپنی بیوہ کو عطا کر کے یہ ہدایت کی تھی کہ بعد اُسکی وفات کے جایداد مساوی حصص میں مابین اسکے تین بچوں مسمیان جیمس و کارنیلس و فلورنس یا اُنمیں سے پسماندوں یا پسماندہ کے تقسیم کیجانی چاہیئے اور وصیت مذکور کی رو سے مابقی ترکہ کا ہبہ بحق اوسکی زوجہ کے کیا گیا تھا جیمس (جو امین مقرر کیا گیا تھا) ابباعث تصدیق کنندہ گواہ وصیت ہونیکے ہبہ حاصل نہ کر سکتا تھا۔ بیوہ کے فوت ہو جانے پر فلورنس نے نالش حال بغرض قرار داد اس امر کے رجوع کی تھی کہ جیمس تصدیق کنندہ گواہ وصیت ہونیکی وجہ سے ہبہ حاصل نہ کر سکتا تھا اور کہ وہ خود نصف جایداد ہبہ کردہ کی مستحق ہے۔ تجویز ہوئی کہ جیمس کا حصہ ترکہ وصیتی جو نائل نہ ہوا تھا بقایائے جایداد میں شامل ہو گیا تھا تین بچوں یا اونمیں سے پسماندوں کو

حق میں ہبہ کرنیکا اثر اسصورت میں جبکہ تہمیس موصی سے پہلے مرجاتا یہ ہوتا کہ مقدمہ اس عام قاعدہ کی ذیل سے خارج ہو جاتا کہ ہبہ زائل ہو جاتا ہے جبکہ موہوب لہٗ دوران حیات موصی میں فوت ہو جاوے۔ مگر چونکہ دو بائی بجے تہمیس کی بعد زندہ نہ رہے تھی صرف جس صورت میں کہ وہ حاصل کرنیکے مستحق ہوتے وقوعین آئی تھی موصی نے ایک انتقال بالوصیت کیا تھا جو مؤثر ہونیکے ناقابل تھا۔ اسلئے جبیس کا حصہ بقایا میں شامل ہوگیا تھا۔ اصول قطع زمانہ متعلق مقدمہ نہ ہو سکتا تھا۔(۱)

وقت حوالگی بموہوب لہٗ

دفعہ ۹۱۔ اگر کوئی شئے الفاظ عام سے موہوب ہوئی ہو اور موہوب لہٗ کے حوالہ ہونے کا کوئی وقت خاص مقرر نہ ہُوا ہو تو موہوب لہٗ کو اُس شئے پر اُسی روز سے استحقاق پہونچتا ہے جب موصی فوت ہُوا اور اگر موہوب لہٗ بلا حصُول اُس شئے کے فوت کرے تو وہ شئے اُسکے قائمقاموں کو پہونچے گی۔

ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۸۴۔ زیر دفعہ ۷۶۔

کب ہبہ اثر پذیر نہ ہوگا

دفعہ ۹۲۔ اگر موہوب لہٗ موصی کی وفات تک زندہ نہ رہے تو ہبہ اثر پذیر نہ ہوگا بلکہ ہبہ ساقط الاثر ہو جائے گا اور شئے موہوبہ موصی کی جائداد ما بقیہ میں شامل ہو جائے گی بجز اُس صورت کے کہ وصیت نامہ سے واضح ہو کہ شئے مذکور کا کسی اور شخص کے پاس پہونچنا موصی کی نیت میں تھا۔ اور بغرض اسکے کہ موہوب لہٗ کے قائمقام شئے موہوبہ کے مستحق ہو سکیں یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ موہوب لہٗ موصی کی وفات تک زندہ رہا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے مبلغ صمار جو بکر سے اوسکو یافتنی تھا بکر کو ہبہ کیا اور بکر موصی کے حین حیات فوت ہو گیا تو وہ ہبہ ساقط الاثر ہو گیا۔

(ب) موصی نے کوئی شئے زید اور اوسکے اطفال کو ہبہ کی اور زید موصی کے حین حیات فوت ہو گیا یا تو صیت نامہ کی تحریر سے پہلے فوت ہو چکا تھا تو وہ ہبہ موسومہ زید اور اطفال زید ساقط الاثر ہو جائے گا۔

(ج) موصی نے کوئی شئے زید کو اس شرط پر کہ اگر زید موصی کے روبرو فوت کرے تو بکر کو پہنچے ہبہ کی زید موصی کے روبرو فوت ہو گیا تو شئے موہوبہ بکر کو دیجائے گی۔

(د) موصی نے کسیقدر نقد اس شرط سے کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو پہونچے ہبہ کیا زید نے موصی کی حین حیات میں وفات پائی اور بکر موصی کی وفات تک زندہ رہا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا

(ہ) موصی نے کسیقدر نقد اس شرط سے ہبہ کیا کہ زید کو اُسوقت پہنچے جب اُسکی عمر پوری اٹھارہ برس کی

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۳۴۔

کی ہوجائے اور اگر وہ اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کرے تو بکر کو پہنچے فقط زید پورے اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچکر موصی کی حیات میں فوت ہوگیا اسصورت میں ہبہ موسومہ زید ساقط الاثر ہوجائیگا اور ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا۔

(ق) موصی اور موہوب لہٗ ایک ہی جہاز میں جہاز کیساتھ غرق ہوگئے اور ثبوت اس امر کا کہ پہلے واہب مرا یا موہوب لہٗ دستیاب نہیں ہوسکتا ہے تو ہبہ ساقط الاثر ہوجائیگا۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۷۔ زیر دفعہ ۴۵ +

دو مشترک موہوب لہم میں سے ایک کی موصی سے پہلے فوت ہونیسے ہبہ پر اثر نہ ہوگا

دفعہ ۹۳ - اگر کوئی شے دو شخصوں کو بالاشتراک ہبہ کیجائے۔ اور انمیں سے ایک موصی سے پہلے فوت کرے تو تمام شے موہوبہ دوسرے شخص کو دیجائیگی

تمثیل

کوئی شے صرف اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید اور بکر کو پہونچے اور زید موصی کے روبرو فوت ہوگیا تو شے موہوبہ بکر کو پہونچے گی +

اثر ان الفاظ کا جنسے موصی کی نیت حصص بالانفراد دینے کی پائی جائے

دفعہ ۹۴ - الّا جب کوئی شے ایسے الفاظ کے ساتھ ہبہ کیجائے جنسے موصی کی یہ نیت پائی جائے کہ موہوب لہم کو شے موہوبہ کے حصص بالانفراد دئے جائیں اس صورت میں اگر کوئی موہوب لہٗ موصی کے روبرو فوت کرے تو اوسقدر حصہ شے موہوبہ کا جو اوسکو دینا منظور تھا موصی کی جائیداد باقیماندہ میں پھر داخل ہوجائیگا۔

تمثیل

کسیقدر نقد اس لفظ سے ہبہ کیا گیا کہ زید اور بکر اور خالد میں بحصص مساوی تقسیم کیا جائے زید موصی کے قبل فوت ہوا تو بکر اور خالد کو صرف اوسقدر نقد ملیگا جو اونکو اسصورت میں ملتا جبکہ زید موصی کی وفات کے بعد زندہ رہتا۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ زیر دفعہ ۹۰ +

اگر کوئی حصہ ساقط ہوجائے تو وہ بلا وصیت متصور ہوگا

دفعہ ۹۵ - اگر وہ حصہ جو ساقط ہوجائے اوس جائیداد مابقے کا ایک جزو ہو جو وصیت نامہ کی رو سے ہبہ کیگئی ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ اوس حصہ کی نسبت موصی نے کچھ وصیت نہیں کی۔

تمثیل

موصی نے اپنی جائیداد مابقے کو اس لفظ سے زید اور بکر اور خالد کو ہبہ کیا کہ اُن میں بحصص مساوی تقسیم ہو زید موصی کے پیشتر فوت ہوگیا تو یہ سمجھا جائیگا کہ موصی نے جائیداد مابقے کے ایک ثلث کی نسبت کچھ وصیت نہیں کی +

ہبہ بحق اولاد رشتہ مستقیمہ موصی موہوب لہٗ کی وفات پر موصی کی حیات میں ساقط نہوگا

دفعہ ۹۶ - جب کوئی شئے موصی کے کسی طفل یا اور اولاد رشتہ مستقیمہ کو ہبہ کیگئی ہو اور موہوب لہٗ موصی کی حیات میں فوت کرے الا موہوب لہٗ کی کوئی اولاد رشتہ مستقیمہ موصی کی وفات تک زندہ رہی تو وہ ہبہ قطعہ ہو جائیگا بلکہ اوسیطرح مؤثر رہیگا کہ گویا موہوب لہٗ کی وفات عین بعد وفات موصی کے واقع ہوئی تھی۔ الا اُس صورت میں کہ وصیتنامہ سے اسکے بالعکس منشا ر پایا جاوے۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیتنامہ میں کسیقدر نقد اپنے بیٹے بکر کو اس لفظ سے ہبہ کیا کہ مطلق اوسی کے فائدہ اور صرف کیلئے رہے بکر نے ایک بیٹا خالد جو زید کی وفات کے بعد زندہ رہا چھوڑ کر اور وصیتنامہ جسمیں اسکی کل جائداد اسکی زوجہ ہندہ کو بخشی گئی تھی لکھکر زید کے روبرو وفات پائی تو وہ نقد موہوبہ ہندہ کو پہنچے گا۔

ایک موصی نے بذریعہ اپنے وصیتنامہ مورخہ ۲۲ - اپریل ۱۸۵۸ء کے اپنی پوتی مسماۃ جودہا کے نام صمسہ کی وصیت اسطرح پر کی کہ وہ روپیہ اس روپیہ میں سے جو موصی کا راجہ بتیا سے یافتنی تھا۔ دیا جائیگا۔ موصی ۲ فروری ۱۸۵۸ء کو مر گیا۔ اور جودہا ۶ اکتوبر ۱۸۵۹ء میں مر گئی۔ روپیہ جو راجہ بتیا سے یافتنی تھا۔ ۷ دسمبر ۱۸۶۸ء کو وصول ہوا۔ جودہا نے صرف ایک لڑکی مسماۃ بندا چھوڑی تھی جو قبل وفات موصی کے پیدا ہوئی تھی۔ بندا نے واسطے دلاپانے اُس وصیتی کے جو اوسکی ماں کیلئے چھوڑا گیا تھا نالش کی۔ جوابدہی کیگئی کہ وصیت ساقط ہو گئی تجویز ہوئی کہ قانوناً حسب منشا دفعہ ۹۶ جودہا ایک شخص موجودہ بوقت وفات موصی تھی کیونکہ اوسکی اولاد مستقیم موصی کے بعد زندہ رہی[1]

جب ہبہ کسی شخص ثالث کے فائدہ کیلئے ہو تو وہ موہوب لہٗ کے موصی کے روبرو فوت ہونے پر ساقط نہیں ہوتا

دفعہ ۹۷ - جب کوئی شئے کسی شخص کو کسی شخص غیر کے فائدہ کیلئے ہبہ کیجائے تو موہوب لہٗ کے موصی کی حیات میں فوت ہونیسے وہ ہبہ ساقط نہیں ہوتا ہے

حق وراثت بصورت ہبہ بحق جماعت معرصہ

دفعہ ۹۸ - جب کوئی شئے کسی اشخاص کے گروہ معرصہ کو ہبہ کیجائے تو شئے موہوب صرف اوسقدر اشخاص مذکور کو پہنچیگی جو موصی کی وفات تک زندہ ہوں۔

مستثنیٰ - اگر جائداد ایسے اشخاص کے گروہ کو ہبہ کیجائے جو حسب معرصہ وصیتنامہ کسی شخص نامزدہ کے ساتھ کسی خاص وجہ کا رشتہ رکھتے ہوں الا کسی ہبہ مقدم کے باعث یا کسی اور وجہ سے انکا قبضہ کسیوقت بعد وفات موصی تک ملتوی کیا گیا ہو تو جائداد موہوبہ اون میں سے اُن اشخاص کو جو وقت مذکور تک زندہ ہوں اور اُن اشخاص کے قائمقاموں کو جو بعد وفات موصی کے مر گئے ہوں دیجائے گی۔

تمثیلات

[1] ملاحظہ ہو دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء - (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۴۹ - ونبگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ -

(الف) زید نے الــــ بکر کے اطفال[۱] کو ہبہ کیا۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ وہ مابین انکے کب تقسیم ہو بکر تاریخ وصیتنامہ سے پہلے تین اطفال خالد اور عمرو اور ولید چھوڑ کے فوت ہو چکا تہا عمرو نے تاریخ وصیتنامہ کے بعد الا زید کی وفات سے پہلے وفات پائی اور خالد اور ولید زید کی وفات کے بعد زندہ رہے تو شئے موہوبہ خالد اور ولید کو پہنچیگی اور عمرو کے قائمقاموں کو کچھ نہ ملے گا۔

(ب) زید نے کوئی شئے بکر کے اطفال[۲] کو ہبہ کی اور بوقت وفات موصی کے بکر کے کوئی اطفال نہیں ہیں تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ج) کسی مکان کا حق کرایہ داری میعادی چند سال اس لفظ سے ہبہ کیا گیا تہا کہ زید اپنے حین حیات اور اوسکی وفات کے بعد بکر کے اطفال اس سے مستفید ہوں موصی کی وفات کے وقت بکر کے دو اطفال خالد اور ولید زندہ تھے اور بکر کا کوئی تیسرا لڑکا نہیں ہوا بعد ازاں خالد نے مسمے عمرو کو اپنا وصی چھوڑ کے زید کے حین حیات وفات پائی اور ولید زید کی وفات تک زندہ رہا اس صورت میں ولید اور عمرو بالاشتراک حق کرایہ داری کی میعاد غیر منقضیہ سے مستفید ہونے کے مستحق ہیں۔

(د) کسیقدر نقد اس لفظ سے ہبہ کیا گیا کہ ہندہ کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کے اطفال کو پہنچے موصی کی وفات کے وقت بکر کی دو اطفال خالد اور ولید زندہ تھے اور موصی کی وفات کے بعد بکر کے دو اور اطفال عمرو اور عامر پیدا ہوئے خالد نے وصیتنامہ لکھکر اور عمرو نے بلاتحریر وصیتنامہ یعنے دونوں نے ہندہ کے روبرو وفات پائی پیچھے سے ہندہ بھی ولید اور عامر کو زندہ چھوڑ کر فوت ہو گئی تو شئے موہوبہ چار حصص مساوی میں تقسیم ہو کر ایک حصہ خالد کو وصی اور ایک حصہ ولید اور ایک حصہ عمرو کے مہتمم ترکہ اور ایک حصہ عامر کو دیا جاوے گا۔

(ہ) زید نے اپنی اراضی کا ایک ثلث اس لفظ سے ہبہ کیا کہ بکر کو اوسکے حین حیات اور بکر کی وفات پر اوسکی بہنوں کو پہنچے جب زید فوت ہوا بکر کی دو بہنیں ہندہ اور سعیدہ زندہ تھیں اور زید کی وفات کے بعد بکر کی ایک اور بہن رشیدہ پیدا ہوئی ہندہ بکر کے حین حیات مر گئی اور سعیدہ اور رشیدہ اوسکی وفات کے بعد زندہ رہیں اس صورت میں زید کی اراضی کا ایک ثلث سعیدہ اور رشیدہ اور قائمقامان ہندہ کو بحصص مساوی دیا جاوے گا۔

(و) زید نے الـــ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ بکر کو بحق حین حیاتی ملے اور اوسکی وفات پر خالد کے اطفال[۱] میں بحصص مساوی تقسیم کیا جائے بکر کی وفات تک خالد کا کوئی طفل پیدا نہیں ہوا تھا اس صورت میں ہبہ مذکور بعد وفات بکر کے کالعدم ہو گیا۔

[۱] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء

(ز) زید نے الف ۔۔اس لفظ سے ہبہ کیا کہ بکر کے جملہ اطفال میں جو بالفعل موجود ہیں یا آیندہ پیدا ہوں
خالد کی وفات پر تقسیم کیا جاوے زید کی وفات کے وقت بکر کے دو اطفال ولید اور عمرو زندہ تھے اور بعد وفات زید
کے خالد کی حیات میں بکر کے دو اور اطفال عامر اور یاسر پیدا ہوئے اور بعد وفات خالد کے بکر کے ایک اور طفل
پیدا ہوا اس صورت میں نقد موہوبہ ولید اور عمرو اور عامر اور یاسر کو پہونچیگا اور بکر کا پچھلا لڑکا محروم رہے گا۔

(ح) زید نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ بکر کے اطفال[۱] میں جب سب سے بڑا طفل سن بلوغ کو پہنچے
تقسیم کیا جاوے موصی کی وفات کے وقت بکر کا صرف ایک لڑکا خالد زندہ تھا بعد ازاں بکر کے دو اور لڑکے ولید اور
عمرو پیدا ہوئے جب خالد سن بلوغ کو پہنچا عمرو مر چکا تھا۔ مگر خالد اور ولید زندہ تھے تو سرمایہ مذکور خالد اور ولید اور
قائمقامان عمرو کو دیا جائیگا اور کوئی اور لڑکا بکر کا جو خالد کے بالغ ہونیکے بعد پیدا ہوا ہو محروم رہے گا۔

دفعہ ہذا صرف حقوق معینہ سے متعلق ہے ایک موصی نے اپنی باقیماندہ جائیداد امنا کو دی کہ امانتاً "ابین اطفال میری برادران
عمرو بکر کی جداگانہ" لگاویں اور دیں اور "اوسکو منتقل یا تقسیم کریں۔ اور اُس مقدار اور اُن واقعات میں جنکا ذکر بعد ازاں ہے
دیجاوے اور منتقل کیجاوے اور اشخاص مذکور میں تقسیم کیجاوے۔ یعنی حصہ ہر ایک پسر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک دختر کے حصہ
سے دوچند ہوگا۔ اور حصص ہر ایک پسر کا اوسکو یا اونکو جیسی کہ صورت ہو بوقت اونکے پہنچنے اکیس سال کے دیے جاوینگے اور حصہ ہر ایک
دختر کا اوسکو یا انکو بوقت اسکے یا انکے جیسی کہ صورت ہو پہنچنے عمر مذکور یا قبل ازدواج کے دیا جائیگا اور جملہ پسران و دختران مذکور کو
یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر اُنمیں سے کوئی مرجاوے تو باقیماندگان کو اُن کا حصہ پہونچیگا"

موصی نے دو برادران اور ایک ہمشیرہ ہندہ چھوڑی عمرو بکر قبل اسکے فوت ہوگئے۔ کہ موصی کے کلاں ترین بھتیجے یا بھتیجی کی
عمر اکیس سال ہوئی۔ یا اونکا ازدواج ہوا۔ برطبق نالش کے جو بیوہ اور وصیہ عمرو نے واسطے استقرار استحقاق کی رجوع کی کہ ہبہ
جات وصیتی مذکورہ بالا بموجب دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲۔ ایکٹ وراثت کے ناجائز ہیں اور موصی بلا کسی وصیت نسبت جزو اپنی
جائیداد کے فوت ہوا۔ اور مساۃ بہ حیثیت وصیہ عمرو کے مستحق پانے ایک ثلث جائیداد مذکور اور اسکی آمدنی کی ہے تجویز ہوئی
کہ موہوب لہم وصیتی کو حقوق معینہ تابع اس شرط کے حاصل ہوئے کہ قبل وقوع امور مشروطہ مندرجہ وصیتنامہ کے بوقت وفات
اُن سے محروم ہو جائیں اور فقط زمانہ تقسیم کا ملتوی کیا گیا ہے۔ اور ہبہ جات وصیتی مذکور جائز ہیں (۱) ایک موصی نے اپنی باقیماندہ
جائیداد امنا کو امانتاً دی۔ کہ اوسکو کام میں لگاویں اور "ابین اطفال میرے برادران جیمس ولفرڈ سیک و چارس بلیک سیک کے
جداگانہ دلاویں۔ اور منتقل کریں یا تقسیم کریں۔ اور اُس مقدار اور اُن اوقات میں جنکا ذکر بعد ازاں ہے۔ دیجاوے اور منتقل کیجاوے

[۱] نوٹ صفحہ ۱۰۵ ہذا کا دیکھو۔ (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۔

اور اشخاص مذکور میں تقسیم کیجائے۔ یعنے حصہ ہر ایک پسر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک دختر کے حصہ سے دو چند ہوگا۔ اور حصص
ہر ایک پسر کے اوسکو یا اونکو جیسی کہ صورت ہو بوقت اسکے یا انکے پہونچنے عمر اکیس سال کے دئے جائینگے۔ اور حصہ ہر ایک دختر کا اسکو
یا اونکو بوقت انکے یا اوسکے جیسی کہ صورت ہو۔ پہونچنے عمر مذکور یا قبل از دواج کے دیا جاویگا۔ اور منجملہ پسران و دختران مذکورۂ
کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر اونمیں سے کوئی مرجائے۔ تو باقیماندگان کو اوسکا حصہ پہونچیگا" بعد وفات موصی کے اور قبل آنے
زمانہ تقسیم کے ایک پسر چارلس ملبیک سیک کے پیدا ہوا۔ اور منجملہ پسران جیمس ولفریڈ سیک کے ایک پسر بلا وصیت اور بلا کرنے شادی
کے مرگیا۔ تجویز ہوئی کہ چارلس ملبیک سیک کا وہ لڑکا جو پیچھے سے پیدا ہوا استحقاق دوچند کا ہے۔ کیونکہ موصی کے بہائی کی
اولاد ذکور میں سے ہے۔ اور حصہ پسر جیمس ولفریڈ سیک کا درمیان باقیماندہ اولاد ذکور کے بحصہ مساوی قابل تقسیم ہے (۱)

منچارام تیمبرداس نے بذریعہ اپنے وصیتنامہ مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۸۷۳ء کے بعد مقرر کرنے اپنے بھائی جمناداس کو اپنا وصی اور یہ
ہدایت کرنیکے کہ ہبہ جات وصیتی ادا کئے جائیں۔ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ جو اور نہج پر منتقل نہ ہوئی ہو۔ جمناداس اور
اوسکے اوصیا ر اور مہتممان اور منتقل الیہم کو ساتھ اس امانت کے دی۔ کہ جو زر لہنا وصول کریں۔ اور قرضہ جات اور ہبہ جات
وصیتی ادا کریں۔ اور جو کچھ کہ باقی رہے اسپر امانتًا۔ ۱۔ منجانب اوسکی (موصی کی) زوجہ جویسر بائی اور امبا بہو زوجہ اس کے
بھائی جمناداس کی دونوں کی حیات میں یا اونمیں سے باقیماندہ کی حیات میں واسطے تنہا اونکے یا اوسکے فائدہ کے اور ۲۔
اونمیں سے باقیماندہ کیوقت وفات سے اور بعد وفات کے امانتًا منجانب اولاد قسم ذکور جمناداس کے اگر کوئی ہو۔ اور ۳۔ اگر کوئی ایسی
اولاد قسم ذکور نہ ہو تو امانتًا منجانب شخص یا اشخاص کے بقدر کسی حصص یا حصہ کے اور اس طریقہ پر جو اسکا بہائی جمناداس
بذریعہ کسی دستاویز یا دستاویزات یا تحریر یا تحریرات کے باختیار یا بلا اختیار تنسیخ یا تقرر جدید کے مقرر کرے۔ جمناداس نے
وصیتنامہ ثابت کیا اور بطور وصی کے اہتمام جائداد کا اپنی وفات تک جو ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء کو وقوع میں آئی کرتا رہا
اوسکے کوئی اولاد قسم ذکور نہ تھی لیکن اسکی دو دختران تھیں جو نالش میں مدعا علیہا ہیں تھوڑے عرصہ قبل اسکی
وفات کے یعنے ۲ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء کو اسنے ایک وصیتنامہ جیسا کہ اسمیں مندرج ہے۔ مطابق اس اجازت کے جو اوسکو ازروئے
فقرہ اخیر وصیت نامہ منچارام کے دیگئی تھی تحریر کیا اور اس نے یہ ہدایت کی کہ بارہ مہینے بعد وفات جویسر بائی (بیوہ
منچارام) کے جائداد مذکور بحصص مساوی مابین اسکی دو دختران کیلی اور موتی کے تقسیم کیجائے۔ تجویز ہوئی کہ امانت مندرجہ
وصیتنامہ منچارام بحق جمناداس کی اولاد قسم ذکور کے بموجب قاعدہ مندرجہ مقدمہ ٹاگور (۲) کالعدم تھی موصی کی مراد تھی کہ
یہ مراد تھی کہ جمناداس کی اولاد قسم ذکور جو بوقت وفات باقیماندہ قابض حین حیاتی کے زندہ ہو۔ جائداد مذکور مطابق قواعد

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۷۰۔ (۲) لار پورٹ اپیلہائے ہند جلد ہفتم صفحہ ۷۴۔

دھرمشاستر کی بلا امتیاز مابین اسکے جو موصی کی حیات میں پیدا ہوئی ہو ملے۔ بوقت وفات موصی کے جمناداس کی کوئی اولاد قسم ذکور نہ تھی۔ اور بدیں وجہ ہبہ وصیتی مذکور بحق ایسے شخص یا اشخاص کی تھے۔ جو وجود نہ رکھتے تھے اور کالعدم تھے۔ بعد ازاں نسبت قایم کرنا اختیار بحق جمناداس کی تجویز ہوئی کہ وہ مساوی ایک ہبہ جائیداد بحق نامبردہ کی تھا۔ اور ہبہ مذکور جائز تھا۔ گو ہبہ ماقبل کالعدم تھا وہ ہبہ بحق نامبردہ تھا۔ اگر اُسکے اولاد قسم ذکور نہ ہوا اور یہ ہبہ بوجہ اسکے کہ وہ بوقت وفات موصی زندہ تھا بموجب دھرمشاستر کے جائز تہا وہ ایک ہبہ مزید بحق اسکے بحالت نہونے اوسکی اولاد قسم ذکور کی ایسا نہ تھا کہ جسپر منع ہونا۔ اولاد ذکور کا غیر معین ہو۔ ہبہ مذکور فوراً بعد وفات باقیماندہ قابض مین حیاتی کے نافذ ہوا۔ اگر اسوقت میں اوسکی کوئی اولاد قسم ذکور ایسی نہ ہو جو مابین وفات موصی اور واقعہ آخر الذکر کے موجود ہو اگر نامبردہ کی کوئی پسر بعد وفات موصی کی پیدا ہوتا تو ہبہ بحق نامبردہ اثر پذیر نہیں ہوسکتا تہا۔ وہ صرف اسی حالت میں پاسکتا تہا۔ کہ اوسکے کوئی لڑکا پیدا نہ ہو۔ لہذا اس امر سے کوئی فرق نہیں ہوتا ہے کہ موصی نے ایک انتقال غیر مؤثر اور ناقابل نفاذ بحق ایسے پسر کے اگر پیدا ہو کیا۔ یہ قاعدہ مقدمہ ٹاگور (۱) کہ ہبہ جائیداد کا جو بعد نہ باقی رہنے پیشتر کے قایم کئے ہوئے حقوق ناجائز کے اثر پذیر ہو۔ کالعدم ہے متعلق نہیں ہے یہ بھی تجویز ہوئی۔ کہ اختیار تقرر جواز روئے وصیت نامہ منچارام کے دیا گیا۔ یہ تاثیر رکھتا تھا کہ جمناداس کو بعد وفات جویربائی کے بوقت اُسکے تعمیل کرنے وصیتنامہ نامبردہ کی ملکیت حاصل ہو۔ اور جو ہبہ جات کہ بذریعہ اسکے وصیتنامہ کے بحق اُسکی دختران یعنے مدعاعلیہان کے کئے گئے وہ ہبہ جات جائز تھے (۲)

پرمانند داس ایک ہندو ستمبر ۱۸۵۸ء میں مرگیا اور دو بیٹے ایک مدعی اور دوسرا من موہن داس چھوڑ گیا۔ پرمانند داس نے وصیتنامہ کی رو سے باقیماندہ اپنی جائیداد امانا کو دی کہ وہ اوسکو فروخت کرکے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ خریدے اور اوسکا سود اُسکے بیٹے من موہنداس کی جورو کو اور بعد اوسکی وفات کے منموہنداس کو ادا ہو۔ اوسنے مزید براں یہ ہدایت کی کہ بعد وفات منموہنداس کی زرسود وقتاً فوقتاً اُسکے بیٹوں یا دختران کو جیسا کہ وہ زندہ ہوں بحصص مناسب ادا ہو" مابعد کے ایک فقرہ میں اوسنے ہدایت کی کہ اگر اوسکے بیٹے منموہن کے سلسلہ سے کوئی اولاد نہو تو مذکورہ بالا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کسی خیراتی فنڈ میں دیدیے جاویں۔ بوقت وفات موصی منموہنداس کی جورو اور اوسکی ایک لڑکی (چاندکور) زندہ تھی۔ بعد اوسکے منموہنداس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد پیدائش تھوڑے عرصہ بعد مرگیا۔ جورو منموہنداس کی ستمبر ۱۸۸۹ء میں مرگئی اور من موہنداس اکتوبر ۱۸۸۹ء میں مرگیا۔ تب مدعی نے نالش بدیں دعوی جائیداد زیر بحث کا بحیثیت وارث موصی کے باخراج چاندکور دختر منموہنداس کے دائر کیا اور یہ بحث کی وصیتنامہ میں جو "پسران یا دختران" منموہنداس درج ہیں اُس فقرہ کے رو سے

(۱) لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ہشتم صفحہ ۴۷۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۶۔ +

صرف ایک وہی ہے جو اس جماعت میں آکر دعوی کر سکتا ہے اور کہ ہبہ بحق ایسی جماعت کے ناجائز ہے کیونکہ ہمیں وہ اشخاص شامل ہیں یا شامل ہو سکتے ہیں جو بوقت وفات موصی ابھی وجود میں نہ آئے تھے۔ تجویز ہوا کہ چاند کور از روئے وصیتنامہ مستحق پانے جائیداد کی ہے موصی کا اول منشا یہ تھا کہ جماعت مصرحہ کی تمام ممبران حاصل کر سکیں اور اوسکا دوسرا منشا یہ تھا کہ اگر تمام حاصل نہ کر سکیں تو وہ پاویں جو پا سکتے ہوں۔ یہاں ایک ممبر اس جماعت کا ہے جو جائیداد حاصل کر سکتا ہے اور یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ موصی کا منشا تھا کہ وہ ممبر (چاند کور) ہی جائیداد کو حاصل کرے اور ہبہ بحیلہ بے نسبت اسکے کہ اوسکے منشا کو توڑا جاوے۔ (۱)

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۷۔ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۸۴ زیر دفعہ ۱۰۱۔

فصل ۱۲۔ ذکر ہبہ ہائے کالعدم کا

ہبہ بحق ایسے شخص کے جسکی تصریح خاص کیگئی ہو اور جو موصی کی وفات کے وقت موجود نہ ہو

دفعہ ۹۹ - جب کوئی شئے کسی شخص کو جسکی تصریح خاص کیگئی ہو ہبہ کیجاوے اور موصی کی وفات کے وقت کوئی ایسا شخص موجود نہو جسپر وہ تصریح صادق آئے تو ہبہ مذکور کالعدم ہے۔

مستثنے ۱۔ اگر کچھ جائیداد کسی شخص کو اس تصریح سے ہبہ کیگئی ہو کہ وہ فلاں شخص نامزدہ کے ساتھ فلاں درجہ کا رشتہ رکھتا ہے الا اوسکا قبضہ بوجہ کسی ہبہ مقدم کے یا بوجہ دیگر کسی وقت بعد وفات موصی تک ملتوی کیا گیا ہو اور اگر کوئی شخص جسپر وہ تصریح صادق آئے موصی کی وفات کیوقت زندہ ہو یا مابین وفات موصی اور وقت مابعد متذکرہ صدر کے وجود پذیر ہو تو اوسوقت مابعد پر جائیداد مذکور شخص مذکور کو دیجائیگی یا اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اوسکی قائمقاموں کو پہنچیگی۔

تمثیلات

(الف) زید نے الف ...... بکر کے بڑے بیٹے[ا] کو ہبہ کیا موصی کی وفات کیوقت بکر کے کوئی بیٹا نہیں ہے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ب) زید نے الف ...... اس لفظ سے ہبہ کیا کہ بکر کو اوسکی حیات تک اور اوسکی وفات پر خالد کے

* دفعات ۹۹ لغایت ۱۰۳ الشمول دو وصیتنامجات ہندوؤں و جینیوں و سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہیں (دیکھو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ و ۳ مرمتہ حسب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء۔ دفعہ ۱۵۴-) +

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۵۲۔ [ا] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء +

بڑے[1] بیٹے کو پہنچے موصی کی وفات کے وقت خالد کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ الّا اوسکے بعد بکر کی حیات میں خالد کے ایک بیٹا پیدا ہوا تو شئے موہوبہ بکر کی وفات پر خالد کے بیٹے کو پہنچے گی۔

(ج) زید نے الف ان الفاظ سے ہبہ کیا کہ بکر کو اوسکی حیات تک اور اوسکی وفات پر خالد کے بڑے[1] بیٹے کو پہنچے موصی کی وفات کیوقت خالد کا کوئی بیٹا نہ تھا الّا بعد اسکے بکر کے حین حیات خالد کے ایک لڑکا ولید پیدا ہوا پہلے ولید فوت ہوا اور اوسکے بعد بکر۔ تو شئے موہوبہ ولید کے قائمقام کو پہنچے گی۔

(د) زید نے اپنی جائداد موسومہ گریں ایکڑ اس لفظ سے ہبہ کی کہ بکر کو اوس کے حین حیات اور اوسکی وفات پر خالد کے بڑے[1] بیٹے کو پہونچے بکر کی وفات تک خالد کا کوئی لڑکا نہ تھا تو ہبہ بوسومہ بڑے بیٹے خالد کا کالعدم ہے

(ہ) زید نے الف ان الفاظ سے ہبہ کیا کہ بکر کی وفات کے بعد خالد کے بڑے[1] بیٹے کو دیا جائے موصی کی وفات کے وقت خالد کا کوئی بیٹا نہیں ہے الّا اوسکے بعد بکر کی حیات میں خالد کا ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ بکر کی وفات تک زندہ رہا تو خالد کا لڑکا الف مذکور پانیکا مستحق ہے۔

ایک ہندو نے بذریعہ وصیتنامہ موقوعہ ۱۸۵۵ء کے یہ شرط کی۔ کہ اگر میرے لڑکا نہ ہوگا تو پسران دختر جب وہ ذی ہوش ہوں جائداد کو بحصہ مساوی لیں۔ اور یہ ہدایت کی کہ اگر میری لڑکیوں کے لڑکے نہ ہوں۔ یا اوسکی نسبت احتمال لڑکے ہونیکا نہ ہو تو میری لڑکیاں جو مکان بود و باش خاندانی موروثی میں رہتی ہوں خورد پوش ماہواری پاوینگی۔ وصیت کنندہ نے ۱۸۶۸ء میں وفات کی۔ اور صرف لڑکیاں حی القائم چھوڑیں۔ تجویز ہوئی۔ کہ وصیتنامہ سو ایکٹ وصیتنامجات ہنود مذکور متعلق ہے۔ ہبہ بنام پسران دختران جائز تھا۔ قاعدہ تعبیر جو بمقدمہ ٹیگور چندر اموہن ٹیگور بنام گنندر اموہن ٹیگور (بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷) قرار پایا ہے۔ اون وصیتنامجات ہنود سے جو بعد صدور ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء عمل میں آئے ہوں متعلق نہیں ہے (۱) جو ہبہ کہ بذریعہ وصیتنامہ کے بحق ایسے اشخاص کی کیاجائے جو بوقت وفات موصی کے پیدا نہ ہوئے ہوں۔ تو وہ عام اس سے کہ وہ قبل یا بعد ایکٹ وصیت نامجات ہنود کیا گیا ہو۔ کالعدم ہے۔ الفاظ "پیدا کرنا کسی حق کا" جو فقرہ شرطیہ نمبر ۵ دفعہ ۳۔ ایکٹ وصیت نامجات ہنود میں واقع ہوتے ہیں۔ وہ دونوں مقدار اور نوعیت حقوق پیداشدہ سے متعلق ہیں۔ اور اون کے عام اور معمولی معنے میں موہوب لہٗ کی قابلیت لینے ہبہ کی داخل ہے۔ قاعدہ صحیح واسطے تعبیر ایسے ایکٹ مصدرہ گورنمنٹ ہند کے جو اوس خاص شکل میں صادر ہوا ہو۔ جیسے کہ ایکٹ وصیتنامجات ہندوؤں کا ہے یہ ہے۔ کہ فقرات شرطیہ کے پورے اور معمولی معنے لگے جائیں

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۴۔

[1] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء۔

اور جو احکام کہ دفعات دباب ہائے متعلق شدہ میں ہوں۔ اونکو اسقدر نافذ کیا جائے کہ جسقدر خلاف پورے اور معمولی معنی فقرات شرطیہ کے نہوں (۱)

ہبہ بحفظ ہبہ مقدم بحق ایسے شخص کے جو موصی کی وفات کیوقت موجود نہ ہو

دفعہ ۱۰۰۔ جبکہ ہبہ بحفظ کسی اور ہبہ مقدم مندرجۂ وصیتنامہ کے کسی ایسے شخص کے حق میں کیا جائے جو موصی کی وفات کے وقت موجود نہ ہو تو ہبہ ثانی کالعدم سمجھا جائیگا۔ اِلّا اُسصورت میں کہ کل حق موصی کا جو شئے موہوبہ میں اوسکو باقی رہے۔ ہبہ ثانی کے شمول میں موہوب ہو جائے۔

تمثیلات

(الف) موصی نے کوئی شئے اس لفظ سے ہبہ کی کہ زید کو اوسکی حین حیات اور زید کی وفات پر اوسکے بڑے بیٹے کے حین حیات اور بڑے بیٹے کی وفات پر اوسکے بڑے بیٹے کو پہنچے موصی کی وفات کیوقت زید کا کوئی بیٹا نہیں ہی تو اسصورت میں ہبہ موسومہ بڑے بیٹے زید کا ایک ہبہ موسومہ ایسے شخص کے ہے جو بر وقت وفات موصی موجود نہیں ہے اور اُس ہبہ کے شمول میں موصی کا تمام حق جو شئے موہوبہ میں اوسکو باقی ہے ہبہ نہیں کیا گیا ہے تو وہ ہبہ جو زید کے بڑے بیٹے کے حین حیات تک تھا کالعدم ہے۔

(ب) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اُسکے حین حیات اور زید کی وفات پر اُسکی دختروں کو پہنچے زید موصی کی وفات کے بعد زندہ رہا اور زید کی چند دختر ہیں کہ منجملہ اُنکے بعض دختر موصی کی وفات کیوقت حی وقایم نہ تھیں اس صورت میں ہبہ موسومہ دختران زید کے شمول میں تمام حق موصی کا جو شئے موہوبہ میں اوسکو باقی ہے موہوب ہو گیا لہٰذا ہبہ موسومہ دختران زید جائز ہے۔

(ج) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور بعد وفات زید کے اسکی دختروں کو پہنچے اور یہ ہدائت کی کہ اگر کوئی دختر اٹھارہ برس کی عمر تک پہونچنے سے پہلے ازدواج کرے تو اوسکا حصہ اس طور سے کابین نامہ میں لکھا جائے گا کہ وہ حصہ اُسکے حین حیات اوسکے پاس رہے اور اسکی وفات پر اوسکے اطفال میں تقسیم ہو سکے موصی کی وفات کیوقت زید کی کوئی دختر زندہ نہیں ہے اِلّا اسکے پیچھے زید کی چند دختر پیدا ہو کر زید کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔ اسصورت میں ہدائت درباب تحریر کابین نامہ نسبت ہر دختر کے جو اٹھارہ برس سے کم عمر میں ازدواج کرے بمنزلہ اسکے ہے کہ شئے موہوبہ صرف اوسکی حیات تک

۱؎ ملاحظہ ہو دفعہ ۹۔ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۷۔

اوسکو دیگئی نہ بطور ہبہ قطعی کے یعنے ہبہ مذکور کی روسے کوئی شئے جو موصی کے اُس کل حق سے کم ہے جو موصی کو شئے موہوبہ میں باقی ہے ایسے شخص کو دیگئی ہے جو موصی کی وفات کے وقت موجود نہ تھا تو ہدایت مذکور درباب تحریر کا بین نامہ کالعدم ہے۔

(د) زید نے کسیقدر نقد بکر کو اوسکی حیات تک ہبہ کرکے یہ ہدایت کی کہ بکر کی وفات پر سرمایہ مذکور اوسکی دختروں کے نام اسطرح پر لکھا جائے کہ ہر دختر کا حصہ اوسکی حیات تک اُسکی پاس رہے اور اوسکی وفات پر اُسکے اطفال میں تقسیم کیا جائے موصی کی وفات کیوقت بکر کی کوئی دختر زندہ نہیں ہے اسصورت میں سوائے اُس جملہ کے جسمیں سرمایہ کے لکھدینے کی ہدایت ہے کوئی اور ہبہ بنام دختران بکر کے نہیں ہے اور وہ ہدایت بمنزلہ ہبہ استحقاق حین حیاتی سرمایہ مذکور موسومہ ایسے اشخاص کے ہے جو ہنوز پیدا نہیں ہوئے اور وہ شئے اوس کل استحقاق سے کم ہے جو موصی کو شئے موہوبہ میں باقی ہے لہذا ہدایت درباب لکھدینے سرمایہ بنام دختران بکر کے کالعدم ہے۔

قاعدہ بخلاف مداومت **دفعہ ۱۰۱**- کوئی ہبہ جائز نہیں ہے جسکی روسے پہنچنا شئے موہوبہ کا بعد ایام حیات ایسے ایک یا چند اشخاص کے جو موصی کی وفات کیوقت زندہ ہوں اور بعد ایام نابالغی کسی ایسے شخص کے جو بروقت انقضائے میعاد مذکور موجود ہوگا اور جسکو بشرط پہنچنے کے ایام بلوغ تک شئے موہوبہ پہنچیگی کسی مدت تک ملتوی کیا گیا ہو۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور بعد وفات زید کے بکر کے حین حیات اور بعد وفات بکر کے بکر کے بیٹوں میں سے اوس بیٹے کو دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچے۔ موصی زید اور بکر دونوں کے روبرو فوت ہوگیا۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ بیٹا بکر کا جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچے موصی کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہی بیٹا اُسوقت تک کہ تاریخ وفات زید خواہ بکر سے یعنے جو اون میں سے پیچھے فوت ہو اوسکی تاریخ وفات سے اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ گذر جائے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو نہ پہنچے پس ممکن ہے کہ پہونچنا سرمایہ مذکور کا زید اور بکر کی حیات اور بکر کے بیٹے کے عہد صغیر سنی کے بعد تک التوا میں رہے تو اس صورت میں ہبہ بعد وفات بکر کے کالعدم ہے۔

(ب) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکی حیات تک اور اوسکی وفات کے بعد بکر کو اوسکی حیات تک اور بکر کی وفات کے بعد بکر کے لڑکوں میں سے اوس لڑکے کو دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچے۔ بکر ایک یا زیادہ لڑکے چھوڑ کے موصی کے روبرو فوت ہوگیا۔ اسصورت میں بکر کے لڑکے

(۱) ملاحظہ ہو دفعہ ۲- ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۹۲۹ء۔

اُن اشخاص کے زمرہ میں ہیں جو موصی کی وفات کے وقت زندہ ہیں اور وہ میعاد جسکے اندر اون لڑکوں میں سے کوئی لڑکا پچیس برس کی عمر کو پہنچے گا خواہ مخواہ خود اُسی لڑکے کی میعاد زندگی کے اندر ہے تو اس صورت میں ہبہ جایز اور مؤثر ہے

(ج) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکی حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو اُسکے حین حیات دیا جائے اور یہ بھی ہدایت کی کہ بکر کی وفات پر وہ سرمایہ بکر کے اُن اطفال میں تقسیم ہو جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچیں اور اگر کوئی طفل بکر کا عمر مذکور کو نہ پہنچے تو سرمایہ خالد کو دیا جائے اس صورت میں روز تقسیم سرمایہ کا انتہا درجہ تاریخ وفات بکر سے کہ وہ بکر تاریخ وفات موصی تک زندہ تہا۔ اٹھارہ برس کی انقضا پر واقع ہوگا تو یہ جملہ ہبہ جات جایز اور مؤثر ہیں۔

(د) موصی نے ایک سرمایہ اپنی دختروں کے فایدہ کیلئے کسی امانتدار کو امانتاً ہبہ کیا اور یہ ہدایت لکھی کہ اگر ہماری کوئی دختر عہد صغیر سنی میں ازدواج کرے تو اوسکا حصہ[۱] کابین نامہ میں اس طور سے لکھا جائے گا کہ اسکی وفات پر وہ حصہ دختر متوفیہ کے اون لڑکوں کو ملے جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچیں پس ضرور ہے کہ موصی کی دختر جس سے ہدایت مذکورہ متعلق کیجائے موصی کی وفات کیوقت زندہ ہو اور سرمایہ کا حصہ جو بالآخر حسب مضمون ہدایت کے کابین نامہ میں لکھا جائے بعد وفات اُس دختر کے جسکا وہ حصہ ہو عرصہ اٹھارہ برس کے بعد موہوب لہٗ کو نہ ملنا چاہیئے پس اس صورت میں ہبہ کی جملہ شرائط مذکورہ جایز و مؤثر ہیں۔

جس حال میں کہ از روئے اپنے وصیتنامہ کے ایک موصی نے یہ ہدایت کی کہ بنک مدراس میں وصی اور امانتدار وصیتنامہ کے ایک سرمایہ قایم کریں جو موصی کے نام سے "گیرٹ ٹرسٹ فنڈ" یعنے سرمایہ امانت موسوم کیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ سرمایہ امانت مذکور صیغہ امانت بنک مدراس سے جبتک کہ بنک مذکور قایم رہے نہ نکالا جائے اور "گیرٹ ٹرسٹ فنڈ ہمیشہ قایم رہے" اور اسکے سود پر بعض موہوب لہم متصرف رہیں اور وہ اُنکے ہر طفل یا اطفال کو بعد ازیں وقتاً فوقتاً او ایک نسل سے دوسری نسل کو مطابق جملہ حقوق قانونی کے وراثتاً پہونچے۔ تجویز ہوئی کہ اس سرمایہ کے قایم کرنے میں کوئی امر سوائے ایسی ہدایت کے ناجایز نہیں کہ کفالت نامجات سرمایہ مذکور بنک مدراس کی امانت سے کبھی نکالے نجائیں اور یہ ہدایت بطور ایک کوشش قایم کرنے سرمایہ دوامی کے ناجایز ہے لیکن امر مذکور اسکا مانع نہیں کہ تعمیل منشاء موصی دربارہ قایم کرنے اور بہم پہنچانے سرمایہ کے کیجائے اور موہوب لہم کو حق قطعی حاصل ہوگیا۔ موصی نے ہبہ بالوصیت اس طور پر کیا کہ میری دختر متوفیہ ای ڈبلیو کی اولاد اور نیز میرے پوتے ایف ڈبلیو ایم اور اسکے سوتیلے بہائی جی ڈبلیو ایم کو

[۱] ملاحظہ ہو دفعہ ۷ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء۔

بحصص مساوی ایک سرمایہ میں سے ملی۔ تجویز ہوئی کہ یہ ایک ہبہ وصیتی بحق نبیرگان موصی کے جو اوسکی دختر متوفیہ آئی ڈبلیو کی بطن سے تھے نہ بطور ایک جماعت کے بلکہ اونکے حق میں فرداً فرداً بطور اشخاص نامزدہ کے کیا گیا ہے۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب شرائط وصیتنامہ کی موصی کے نبیرگان جو بطن ای ڈبلیو متوفیہ سے تھے۔ اور ایف ڈبلیو ایم اور جی ڈبلیو ایم کو بابت اپنے اپنے حصص واقع سرمایہ مذکور کے وقت وفات موصی سے حق حاصل ہوگیا۔ اور ہبہ بحق اونکے فایدہ اور سود اور منافع سرمایہ مذکور کا ایک ہبہ نفس سرمایہ کا از روئے دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ وراثت ہند کے ہے۔ اور یہ حق اُنہوں نے شاملاتی طور پر اور نہ لبشراکت پایا۔ اور بموجب اُس اختیار کے جو وصی کو اسبارہ میں دیا گیا۔ کہ سرمایہ مذکور سے واسطے بعض اغراض کے اور فایدہ ایف ڈبلیو ایم کے بہ تعلق اُسکی آمد و رفت انگلستان کے روپیہ صرف کرے۔ کیونکہ موصی کا یہ منشا نہ تھا۔ کہ ایف ڈبلیو ایم کو سرمایہ مذکور سے حصہ مذکورہ بالا سے زیادہ دیا جاوے اور وصی کو واسطے اغراض مصرحہ کے روپیہ صرف کرنے میں صرف یہ اختیار رہا۔ کہ اگر آمدنی جو بموجب اختیار صرف کرنے روپیہ کے ایف ڈبلیو ایم کی پرورش اور پرداخت مقام انگلستان میں خرچ کیجا سکتی تھی۔ کافی نہو تو زر اصل میں سے روپیہ لیا جاوے۔ یہ بھی تجویز ہوئی۔ کہ بموجب عبارت ہبہ مندرجہ فقرات سوم و چہارم وصیت نامہ متعلقہ ایک خاص مکان وغیرہ بحق ایف ڈبلیو ایم کے موہوب لہ کو بوقت وفات موصی جایداد مذکور میں حق حاصل ہوگیا۔ جو اس صورت میں زایل ہوسکتا تھا۔ کہ وہ ۲۱ برس سے کم عمر میں فوت ہوجاوے یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب عبارت ہبہ مندرجہ فقرات پنجم و ششم وصیتنامہ متعلقہ مکان وغیرہ اسباب بحق اولاد موصی کی دختر متوفیہ ای ڈبلیو کے (جو بتاریخ وصیتنامہ فوت ہوچکی تھی) ہبہ قطعی بحق اولاد اے ڈبلیو کی موصی کے کل حق واقع جایداد مذکور کا ہوگیا اور یہ ہبہ تابع ہدایات مندرجہ جزو اخیر فقرہ پنجم نہ تھا۔ یعنے یہ کہ مکان مذکور تا وقتیکہ سب سے چھوٹا طفل دختر مذکور اٹھارہ برس کی عمر کا نہ ہوجاوے۔ فروخت نہ کیا جاوے۔ یہ ہدایت محض ایک اظہار خواہش موصی متصوّر ہونی چاہیئے اور نہ ایک ہدایات امانت اور اُسکا اثر قانونی کچھہ نہیں ہے اور اولاد ای ڈبلیو نے جو بوقت وفات موصی زندہ تھی۔ جایداد شاملات نہیں پائی۔ بلکہ ہر ایکنے بطور شخص نامزدہ کے حصہ مساوی واقعہ جایداد مذکور جنکو بوقت وفات موصی کے حاصل ہوا پایا اور بدینوجہ حصہ اُنہیں سے ایک یعنی ای جی ڈبلیو کا جو موصی کے بعد زندہ رہا لیکن جو بعد ازاں فوت ہوا۔ اسوجہ سے کہ وہ اسکو حاصل ہوچکا تھا ای جی ڈبلیو کو۔

ایک موصی نے اپنی باقیماندہ جایداد امنار کو دی کہ امانتاً ما بین اطفال میرے برادران عمرو و بکر کے جداگانہ لگائیں اور دیں اور اوسکو منتقل یا تقسیم کریں اور اُس مقدار اور اُن اوقات میں جنکا ذکر بعد ازاں ہے دیجاوے اور منتقل کیجاوے اور اشخاص مذکورین میں تقسیم کیجاوے۔

یعنے حصہ ہر ایک پسر میرے دو برادران مذکور کا ہر ایک دختر کے حصہ سے دو چند ہوگا اور حصص ہر ایک پسر کے اُسکو یا انکو یعنے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۴۔

جیسی صورت ہو- بوقت اُسکے یا اُنکے ہو پہنچنے عمر اکیس ۲۱ سال کے دئے جاوینگے اور حصہ ہر ایک دختر کا اُسکو یا اونکو بوقت اُسکی یا اُنکے یعنی جیسی کہ صورت ہو بہو پہنچنے عمر مذکور یا قبل ازدواج کے دیا جائیگا اور جملہ پسران اور دختران مذکوران کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر اُنمیں سے کوئی مر جاوے تو باقیماندگان کو اوسکا حصہ پہونچیگا" موصی نے دو برادران اور ایک ہمشیرہ ہندہ چھوڑی د عمرو بکر دونوں قبل اسکے فوت ہو گئے - کہ موصی کے کلاں ترین بھتیجے یا بھتیجی کی عمر اکیس ۲۱ سال ہوئی - یا اونکا ازدواج ہوا برطبق نالش کی جو بیوہ اور وصیہ عمرو نے واسطے استقرار اس بات کے رجوع کی کہ ہبہ جات وصیتی مذکورہ بلا بموجب دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲- ایکٹ وراثت کے ناجائز ہیں اور موصی بلا کر نے وصیت نسبت جزو اپنی جایداد کے فوت ہوا اور مسماۃ بحیثیت وصیہ عمرو کے مستحق پانے ایک ثلث جایداد مذکور اور اوسکی آمدنی کی ہے- تجویز ھوئی کہ موہوب الیہم وصیتی کو حقوق معینہ تابع اس شرط کے حاصل ہوئے کہ قبل وقوع امور مشروط مندرجہ وصیت نامہ کے بوقت وفات اُن سے محروم ہو جائیں اور فقط زمانہ تقسیم کا ملتوی کیا گیا ہے اور ہبہ جات وصیتی مذکور جائز ہیں- تجویز ضمنی دفعہ ۹۸ ایکٹ وراثت کی صرف حقوق معینہ سے متعلق ہے- مقدمہ سٹم بنام ہابس (رپورٹ ڈر ڈری صاحب جلد ۳ صفحہ ۹۰) تمیز کیا گیا (۱)-

جہانتک یہ امر مشتبہ ہو کہ آیا جایداد جسکی نسبت ایک ہندو نے وصیت کی ہو جایداد جدی ہے یا محصلہ خود تو اوسکے اکلوتے بیٹے کی رضامندی نسبت اُن شرائط وصیت کے جنمیں سے چند اُسکے اور اُسکے پسران کے استحقاق کی تائید میں ہوں اور چند اون کے برخلاف ہوں پسران مؤخر الذکر پر اور خود اسپر قابل پابندی ہوگی- ایک ہدایت جو ایک ہندو کی وصیت میں بالفاظ ذیل ہو کہ "میری باقی جایداد منقولہ کی نسبت میرے پسر گوردھن داس سے اسطرح پر کارروائی کیجائیگی جسطرح کہ وہ مناسب سمجھے اور جب میرے پسر گوردھنداس کے پسران اکیس ۲۱ سال کی عمر کو پہنچیں تو جایداد ہائے مذکور تقسیم کیجائیگی اور حسب ضابطہ طور پر گوردھنداس اور اُسکے پسران میں مساوی حصص میں حاصل کیجاینگی" ایک کامل ہبہ بحق گوردھنداس عطا کرتی ہے- اگر ہبہ بحق پسران گوردھنداس برطبق حاصل کرنے سن ۲۱ سال کی جائز ہو تو کامل جایداد گوردھنداس اُس پسر یا پسران گوردھنداس کے حق میں منتقل ہونیکے قابل ہوگی جو اکیس ۲۱ سال کی عمر حاصل کرے اور تقسیم کی استدعا کرے لیکن چونکہ ہبہ مذکور صریح طور پر زیر دفعہ ۱۰۱ و ۱۰۲- ایکٹ وراثت ہند ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کالعدم ہے اسلیئے اُسکے ایزاد کرنیسے کوئی خلل کامل ہبہ تا قبل میں نہیں آتا- ایک ہدایت مندرجہ وصیت اہل ہنود جو بدینمضمون ہو کہ جایداد غیر منقولہ امنا مقرر کردہ بر وصیت کے قبضہ میں رہنی چاہیئے اور کہ بقایا ارتگان بلے و منافعجات وغیرہ بعد ادائیگی اخراجات کے موصی کے پسر گوردھنداس سے استعمال کیا جائیگا جسطرح پر کہ وہ مناسب سمجھے معہ اس شرط کے جسکے کہ رو سے پسران گوردھنداس کو اہتمام کا حساب دکتابت اُس سے طلب کرنیکا اختیار

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰-

عطا کیا گیا ہو جبکہ وہ اکیس[۲] سال کی عمر حاصل کریں اور معہ ایک بلا واسطہ گو کالعدم ہبہ بحق نبیرگان پسر مذکور گی گوردھن داس کو صرف استحقاق حین حیاتی عطا کرتی ہے۔ جایداد کا امنار کے سپرد کرنا اور گوردہن کی پسران کا استحقاق عطا حساب و کتاب اور ہبہ بحق نبیرگان گوردہن سب کے سب امور ایک نیت منجانب موصی بدین مضموں ثابت کرتی ہیں کہ استعمال ہبہ مذکور حسب منشار دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ وراثت ہند (۱۰ ۱۸۶۵ء) کے محدود عرصہ کا ہونا چاہیے۔ ایک وصیت میں منہوم ہبہ کے قایم کرنی کیلئے ایک مناسب مقدار یقین کی نسبت اُن اشخاص کے موجود ہونی چاہیے جنکی کہ جایداد کو حاصل کرنیکا منشار ہے اور نیز اُس جایداد کی نوعیت کی نسبت جو اُنہوں نے حاصل کرنی ہے یہ ہدایت کہ جبتک ایک مالک حین حیاتی جایداد غیر منقولہ کا پسر یا اُسکے پسران ایک خاص عمر حاصل نہ کریں تب تک کوئی شخص پسر یا پسران مذکور کیطرف سے مالک حین حیاتی مذکور سے حساب و کتاب کا مطالبہ نہ کریگا اور نہ کوئی عذر اُٹھائیگا اُن اشخاص کی کافی تشریح نہیں کرتی جنہوں نے جایداد کو حاصل کرنا ہے اور نہ اُس جایداد کی تشریح کرتی ہے جسمیں اُنہوں نے حصہ لینا ہے جس سے ایک مفہوم ہبہ پیدا ہو یہ امر مشکل ہوگا اگر نا ممکن نہ بھی ہو کہ ایک ہندو بذریعہ صریح شرائط کے وہ جایداد پیدا کرے جو باعث اصول دہرم شاستر کے نسبت حقوق اولاد نرینہ کی جایداد جدی میں پیدا ہو۔ اور نیز جہاں یہ اصول کہ موصی کا منشا (بوجہ غلط طور پر سمجھنے قانون کے) ایسی جایدادہاے کے پیدا کرنیکا تھا ایک تشریح نسبت وصیت کی پیدا کرتا ہو اور جسکے رو سے مناسب تشریح اُن مختلف جایدادہاے کے گیگئی ہو جو مفہوماً معلوم ہوتی ہوں تا کہ مختلف ہدایات مندرجہ وصیت کو مؤثر کیا جاے تاہم اگر جایدادہاے الفاظ مندرجہ وصیت سے معلوم نہ ہوتی ہوں تو عدالت ایسی جایداد کو موصی کے لئے مفہوماً پیدا نہیں کر سکتی کیونکہ ایسا کرنا گویا اُسکی وصیت کی تعبیر مبنی بہ نیت ذاتی کے کرنا ہے نہ کہ بروے الفاظ مستعملہ کے (۱) قاعدہ بخلاف مداومت ہاے (دفعہ ہذا دفعہ ۱۴۔ ایکٹ انتقال جایداد ۴ ۱۸۸۲ء) جایدادہاے منقولہ و غیر منقولہ دونوں سے متعلق ہے (۲)

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ زیر دفعہ ۹۸۔

ہبہ بحق ایسی جماعت اشخاص کی جنمیں سے بعض قواعد مندرجہ دفعہ ۱۰۰ و ۱۰۱ کی ذیل میں آتی ہوں

دفعہ ۱۰۲۔ اگر ہبہ بحق کسی قسم اشخاص کے کیا جاے اور وہ ہبہ نسبت بعض اشخاص قسم مذکور کے باعتبار قواعد مندرجہ دونوں یا کسی ایک دفعہ ماسبق متصلہ کے ساقط الاثر ہو تو کل ہبہ کالعدم سمجھا جاے گا[۱]۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اُسکے حین حیات اور اُسکی وفات پر اُسکے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۱۱-۴۰۔

[۱] ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰۔

اُن لڑکوں کو دیا جائے جو پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہونچیں ۔موصی زید کے روبرو فوت ہو گیا اور اُسکی وفات کے وقت زید کے کچھ لڑکے بھی زندہ تھے تو ضرور ہے کہ زید کا ہر لڑکا جو موصی کی وفات کے وقت زندہ تھا اُسی میعاد کے اندر جو ہبہ میں مشروط ہے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہونچے (اگر اوس عمر تک پہنچیں) مگر ممکن ہے کہ موصی کی وفات کے بعد بھی زید کے لڑکے پیدا ہوں اور اُنمیں سے کوئی لڑکا اوسوقت پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہونچے جب زید کی وفات کی تاریخ سے اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہو اس صورت میں ظاہر ہے کہ جسقدر ہبہ زید کے لڑکوں سے متعلق ہے وہ اُس لڑکے کے حق میں ساقط الاثر ہے جو موصی کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور جس صورت میں کہ شئے موہوبہ زید کے سب لڑکوں کو بطور گروہ دیگئی ہے لہذا وہ گروہ مذکور کے کسی جزو سے متعلق نہیں ہو سکتی ہے بلکہ وہ ہبہ کُلیتاً ساقط ہو گیا ہے۔

(ب) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اوس کے حین حیات اور زید کی وفات پر بکر اور خالد اور ولید اور باقی جملہ اطفال زید کو جو پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچیں دیا جائے بکر اور خالد اور ولید کہ زید کے لڑکے ہیں موصی کی وفات کیوقت زندہ تھے اور باقی حالات اس تمثیل کے وہی ہیں جو تمثیل (الف) مندرجہ صدر میں فرض کئے گئے تھے تو اس صورت میں بکر اور خالد اور ولید کے نام لینے سے ہبہ کی یہ شکل کہ وہ ایک قسم اشخاص کے حق میں ہو رفع نہیں ہوتی ہے اور اسوجہ سے یہ ہبہ کلیتاً کالعدم ہے۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰ زیر دفعہ ۱۰۱ ۔ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ ۔ زیر دفعہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰ زیر دفعہ ۱۰۱ ۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۵۱ و ۲۳ ۔

ہبہ جو ہبہ زیر دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ کے کالعدم ہونے کی صورت میں مؤثر ہو

دفعہ ۱۰۳ - جب کوئی ہبہ بوجہ قواعد مندرجہ کسی دفعہ منجملہ تینوں دفعات ماقبل متصلہ کے کالعدم ہو تو ہر ہبہ جو اُسی وصیتنامہ میں مندرج ہو اور جس سے موصی کی یہ مراد ہو کہ وہ ہبہ ماقبل کے بعد یا ہبہ ماقبل کے ساقط ہونے کی صورت میں اثر پذیر ہو جائے کالعدم متصور ہو گا۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور زید کی وفات پر زید کے بیٹوں میں سے اوس بیٹے کو حین حیات دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہونچے اور[5]

[5] ملاحظہ ہو دفعہ ۶ ۔ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء +

اوس بیٹے کی وفات پر بکر کو دیا جائے موصی زید اور بکر دونوں کے روبرو مر گیا۔ اور ظاہر ہے کہ حسب منشاء موصی ہبہ موسومہ بکر بعد اوس ہبہ کے جو زید کے اوس بیٹے کے حق میں ہوا ہے جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچے کہ یہ ہبہ دفعہ ۱۰۱ کے مطابق کالعدم ہے اثر پذیر ہوگا۔ لہذا ہبہ موسومہ بکر بھی کالعدم ہے۔

(ب) موصی نے ایک سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ زید کو اسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر زید کے لڑکوں[۵] میں سے اس لڑکے کو دیا جائے جو سب سے پہلے پچیس ۲۵ برس کی عمر کو پہنچے اور اگر کوئی لڑکا زید کا اس عمر کو نہ پہنچے تو بکر کو دیا جائے موصی زید اور بکر دونوں کے روبرو فوت ہوگیا ہے اور ظاہر ہے کہ حسب منشاء موصی ہبہ موسومہ بکر اس صورت میں اثر پذیر ہوگا جبکہ کوئی ہبہ موسومہ اس بیٹے زید کا جو سب سے پہلے پچیس برس کی عمر کو پہنچے ساقط ہو جائے کہ ایسا ہبہ دفعہ ۱۰۱ کے مطابق کالعدم ہے پس ہبہ موسومہ بکر بھی کالعدم ہے۔

اثر ہدایت جمع ہوتی رہنے کا **دفعہ ۱۰۴**۔ ہدایت مشعر اسکے کہ کسی جایداد کی آمدنی جمع ہوتی رہے کالعدم ہے اور وہ جایداد اوس طرح سے دلائی جائے گی کہ گویا اجتماع کی ہدایت نہیں ہوئی تھی۔

مستثنےٰ۔ جب جایداد از قسم غیر منقولہ ہو اور ہدایت کا یہ مضمون ہو کہ اوسکی آمدنی موصی کی وفات کے بعد مجتمع کیجائے تو وہ ہدایت صرف اوسقدر آمدنی کی نسبت جایز اور موثر ہوگی جو موصی کی وفات سے ایک برس آیندہ کے اندر جایداد مذکور سے پیدا ہو۔

چنانچہ سال مذکور کے اختتام پر وہ جایداد اور اوسکی آمدنی اوسی طرح موہوب لہم کو دیجائیگی کہ گویا وہ میعاد جسمیں آمدنی جمع کرنیکی ہدایت ہوئی تھی منقضی ہوگئی۔

تمثیلات

(الف) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ عـــــہ روپے پرامیسری نوٹ ہائے سرکاری خرید کئے جائیں اور نوٹوں کی آمدنی بیس برس تک جمع کیجائے اور اوسکے بعد زر اصل مع آمدنی مجتمعہ زید اور بکر اور خالد میں تقسیم کیا جائے اسصورت میں زید اور بکر اور خالد موصی کی وفات سے ایک برس گذرنے پر عـــہ روپے پانیکے مستحق ہیں۔

(ب) وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ عـــہ انتفاع پر لگایا جائے اور انتفاع اوس وقت تک جمع ہوتا رہے کہ زید کا ازدواج ہو اور بعد ازدواج کے زید کو دیا جائے اس صورت میں زید موصی کی وفات سے ایک برس کے اختتام پر عـــہ روپے پانیکا مستحق ہے۔

[۵] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء +

(ج) وصیتنامہ میں یہ ہدائیت ہے کہ کھیت واقع سلطانپور کا زرلگان دس برس تک مجتمع ہو کر اوسکے بعد زر مجتمعہ زید کے بڑے بیٹے کو دیا جاوے موصی کی وفات کیوقت زید کا بڑا بیٹا بکر زندہ ہی تو موصی کیوفات سے ایک برس کے بعد بکر مستحق ہے کہ تمام زرلگان جو اوسی ایک برس میں جمع ہوا ہو مع اوسقدر سود کے جو زرلگان کے انتفاع پر لگانیسے حاصل ہوا ہو یاوے۔

(د) وصیتنامہ میں یہ ہدائیت ہے کہ کھیت واقع سلطانپور کا زرلگان دس برس تک مجتمع ہو کر اوسکے بعد زر مجتمع زید کے بڑے بیٹے کو دیا جاوے موصی کی وفات کیوقت زید کا کوئی بیٹا نہیں ہے تو یہ ہبہ کالعدم ہی۔

(ہ) زید نے کسیقدر نقد بکر کو اس لفظ سے ہبہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اُسکو دیا جاوے اور یہ ہدائیت کی کہ جب تک بکر عمر مذکور کو پہنچے نقد مذکور کا سود جمع ہوتا رہے پس زید کی وفات پر شئی موہوبہ بکر کو پہنچ جائیگی اور زر سود کا اوسقدر جزو جو بکر کی پرورش اور تعلیم کا خرچ مجرا لیکر فاضل رہے بکر کے نابالغ ہونے کے باعث مجتمع ہوتا ہے گا نہ باعث ہدائیت مندرجۂ وصیت نامہ کے +

ہبہ بغرض امور مذہبی یا خیراتی

دفعہ ۱۰۵ ۔کوئی شخص جسکا کوئی بھتیجا یا بھتیجی یا بھانجا یا بھانجی یا کوئی اور رشتہ دار قریب تر موجود ہو کوئی جایداد امور مذہبی کیلئے یا بطور خیرات ہبہ کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔ الا اُسصورت میں کہ وہ اپنی وفات کی تاریخ سے کم سے کم بارہ مہینے پہلے وصیتنامہ لکھکر تاریخ تحریر وصیت نامہ سے چھ مہینے کے اندر وصیتنامہ کو اس مقام میں داخل کردے جو قانوناً اشخاص زندہ کی وصیتناموں کی حفاظت کیلئے مقرر ہوا ہو۔

تمثیلات

زید نے کہ اوسکا ایک بھتیجا موجود ہے بذریعہ ایسے وصیت نامہ کے جو اس دفعہ کی شرائط کے بموجب لکھا یا امانتاً داخل نہیں کیا گیا امور مفصلہ ذیل کے لئے کچھ جایداد ہبہ کی۔

غربا کی پرورش کیلئے۔ سپاہیان بیمار کی مدد معاش کیلئے۔ شفاخانہ کی تعمیر یا اوسکے قایم رکھنے کیلئے اطفال یتیم کی تعلیم اور اُنکو روزگار دلانے کے لئے۔ طلبائے علم کی پرورش کے لئے۔ کسی مکتب کی تعمیر یا اوسکے قایم رکھنے کے لئے۔ کسی پل کی تعمیر اور مرمت کیلئے۔ سڑکوں کی تیاری کے لئے۔ کسی گرجا کی تعمیر یا اوسکے قایم رکھنے کے لئے۔ کسی گرجا کی مرمت کے لئے۔ خادمان دین کے فایدہ کے لئے۔ کسی باغ سیرگاہ عام کی تیاری یا خبرگیری کے لئے۔

ان سب صورتوں میں ہبہ کالعدم ہے۔

ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ ہبہ مندرجہ وصیت تعدادی ۵۰۰ روپیہ بابت خرچ ٹمپرنس ریڈنگ روم برائے یوروپین پنشنران وکوارٹرز برائے غریب بیوگان جو وصی نے لگادیا تہا۔ بوجہ ہونے ہبہ باغراض خیرات حسب دفعہ ۱۰۵ کالعدم ہے۔ کیونکہ وصی کے قرابتی رشتہ دار بہ نسبت بہانجوں والیسان ہمشیرہ کے موجود تھے اور وصیت کم از ایک سال قبل وفات وصی کے لکھی گئی تھی (۱)

بروئے دفعہ ۱۰۵ ایکٹ وراثت ہند کوئی شخص جسکا کوئی بھتیجا یا بھتیجی یا بھانجا یا بھانجی یا کوئی اور رشتہ دار قریب تر موجود ہو مجاز نہ ہوگا کہ کسی جایداد کا ہبہ واسطے خیراتی استعمالات کے کرے۔ الا اُس صورت میں کہ وہ اپنی وفات کی تاریخ سے کم از کم بارہ ماہ پیشتر وصیت نامہ لکھکر اور جیسے کہ دفعہ مذکور میں حکم ہے اُسے داخل کردے ایک موصی نے بذریعہ وصیت کے جایداد کا ہبہ خیراتی اغراض کیواسطے کیا اور دو دن بعد اُسکے ایک بیوہ چھوڑکر فوت ہوگیا۔ ایک سوال دربارہ جواز ہبہ اُٹہائے جانے پر۔ تجویز ہوئی کہ ہبہ جائز تھا لفظ "رشتہ دار" مندرجہ دفعہ ۱۰۵ ایکٹ وراثت میں صرف ایسے رشتہ دار کا حوالہ دیا گیا ہے جو فہرست یکجدیاں ملحق بدفعہ ۲۴ ایکٹ مذکور میں درج ہے اور اوسکا کوئی تعلق کسی رشتہ بذریعہ ازدواج کے ساتھ نہیں ہے۔ (۲)

فصل ۱۳ *۔ درباب اثر پذیر ہونے ہبہ جات وصیتی کے

تاریخ اثر پذیری ہبہ جب ادایگی یا قبضہ ملتوی رکھا گیا ہو۔

دفعہ ۱۰۶۔ جب باعتبار عبارت کسی ہبہ کے موہوب لہٗ شئے موہوبہ پر فوراً قبضہ پانیکا مستحق نہ ہو تو استحقاق حصول شئے موہوبہ بروز مقررہ بشرطیکہ وصیت نامہ سے موصی کا منشا اسکے خلاف نہ پایا جائے۔ موصی کی وفات پر موہوب لہٗ کو حاصل ہوجائیگا اور اگر موہوب لہٗ روز مقررہ سے پہلے شئے موہوبہ حاصل نہ کرکے فوت ہوجائے تو وہی استحقاق اوس کے قائمقاموں کو حاصل ہوجائے گا۔

اور اُن صورتوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ موہوب لہٗ کو موصی کی وفات پر شئے موہوبہ میں ایک استحقاق حاصل ہے

توضیح۔ یہ استنباط کہ موصی کی یہ نیت تھی کہ موہوب لہٗ کو شئے موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل ہو

---

* یہ فصل وصیت نامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدہوں باشندگان ممالک شرقی بنگال و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ ✦ (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۲۲

صرف اسوجہ سے لازم نہ آئیگا کہ وصیتنامہ میں کوئی ایسی شرط ہے جسکے روسے ادا کرنا یا قبضہ دینا کسی شئے موہوبہ کا کسی روز آئندہ پر ملتوی کیا گیا ہے یا جسکی روسے شئے موہوبہ پر کسی شخص غیر کا استحقاق مقدم مقرر ہوا ہے یا جسمیں یہ ہدائت ہو کہ روز ادا کے پہنچنے تک کسی سرمایہ موہوبہ کا انتفاع جمع کیا جاوے یا جسمیں یہ قید ہو کہ اگر کوئی خاص امر واقع ہو تو شئے موہوبہ کسی اور شخص کو دیجاوے گی۔

تمثیلات

(الف) زید نے اس لفظ سے مارہبہ کیا کہ خالد کی وفات پر بکر کو دیا جاوے پس زید کی وفات پر بکر کو شئے موہوبہ پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگا۔ اور اگر بکر خالد سے پہلے فوت کرے تو بکر کے قائیمقام شئے موہوبہ کے مستحق ہیں۔

(ب) زید نے مار۔ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اوسکو دیا جاوے پس زید کی وفات پر بکر کو شئے موہوبہ پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگیا۔

(ج) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو پہنچے پس موصی کی وفات پر بکر کو شئے موہوبہ موسومہ اپنے پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگا۔

(د) موصی نے ایک سرمایہ اس لفظ سے ہبہ کیا کہ زید کو اُسوقت تک کیلئے دیا جائے کہ بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے اور بعد ازاں بکر کو دیا جاوے تو بعد وفات موصی بکر کو شئے موہوبہ پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگا۔

(ہ) زید نے اپنی کل جایداد بکر کو امانتًا اس ہدائت کے ساتھ ہبہ کی کہ اوسکی آمدنی میں سے زید کے چند دیون ادا کرے اور بعد ازاں سرمایہ باقیماندہ خالد کو دیوے تو زید کی وفات پر خالد کو شئے موہوبہ موسومہ اپنے پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگا۔

(و) موصی نے ایک سرمایہ زید اور بکر اور خالد کو حصص مساوی اس شرط کے ساتھ ہبہ کیا کہ جب وہ لوگ اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچیں تب اونکو دیا جاوے اور اگر سب کے سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت ہو جائیں تو وہ سرمایہ ولید کو پہونچے پس موصی کی وفات کیوقت زید اور بکر اور خالد کو سرمایہ کے حصص پر ایک استحقاق قائیہ حاصل ہوگا مگر اس شرط پر کہ اگر زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کریں تو اونکا حق باقی نہ رہے گا اور اگر اُن میں سے کوئی شخص (بجز اوس شخص کے جو سب کے بعد زندہ رہے) اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے وفات پاوے تو اوس کا استحقاق قائیہ بحفظ اوسی شرط کے اُسکے قائیمقاموں کی ذات میں در آئیگا۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۸۳۔ زیر دفعہ ٧٦۔ ایکٹ ہذا۔ و نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۸۔ زیر دفعہ ١٠١۔

وقت اثر پذیری ہبہ جب ہبہ کسی امر غیر متحقق کے وقوع پر مشروط ہو

دفعہ ١٠٧۔ اگر کوئی شئے بشرط وقوع کسی خاص امر غیر متحقق کے ہبہ کیجائے تو جب تک وہ امر وقوع میں نہ آئے شئے موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر کوئی شئے بشرط عدم وقوع کسی خاص امر غیر متحقق کے ہبہ کیجائے تو جب تک اوس امر کا وقوع غیر ممکن نہ ہوجائے شئے موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا۔

اور دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں جبتک شرط کا ایفا نہو تب تک استحقاق موہوب لہٗ کا ایک استحقاق شرطیہ کہلاتا ہے۔

مستثنیٰ۔ جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو اس شرط پر کہ وہ ایک عمر خاص کو پہنچے ہبہ کیا جائے اور علاوہ برآں وصیت نامہ میں سرمایہ مذکور کا انتفاع جو اُس عمر خاص تک پہنچنے سے پہلے جمع ہو اوس شخص کو قطعی دیا جائے یا وصیت نامہ میں یہ ہدائیت ہو کہ ایسا انتفاع یا جز واوسکا جسقدر ضرور ہو شخص مذکور کے فائدہ کیلئے صرف کیا جائے تو اوسکا استحقاق نسبت سرمایہ موہوبہ کے شرطیہ نہیں ہے۔

تمثیلات

(الف) کوئی شئے اس شرط سے ولید کو ہبہ کیگئی کہ اگر زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کریں تو ولید کو دیجائے اسصورت میں جبتک زید اور بکر اور خالد سب اٹھارہ برس سے کم عمر میں فوت نہ کریں یا اونمیں سے کوئی ایک اُس عمر کو نہ پہنچے ولید کو شئے موہوبہ پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ب) کسیقدر نقد اس شرط کیساتھ کہ اگر زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے زید کے نام ہبہ کیا گیا تو زید کا استحقاق اوس وقت تک شرطیہ ہے کہ زید کے اوس عمر تک پہونچ جانیسے شرط کا ایفا ہوجائے۔

(ج) کوئی جایداد اس لفظ سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو بشرطیکہ بکر اوسوقت زندہ ہو اور اگر بکر اوسوقت زندہ نہ ہو تو خالد کو پہنچے موصی زید اور بکر اور خالد سب کے روبرو فوت ہوگیا اسصورت میں جبتک وہ امر جسکے وقوع سے جایداد کا استحقاق بکر یا خالد کی ذات میں در آئے وقوع

پذیر نہ ہو تب تک بکر اور خالد کو اس جائداد پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(د) کوئی جائداد اوسی عبارت سے جو اوپر مرقوم ہے ہبہ کیگئی اور بکر زید اور خالد کے روبرو مرگیا تو بکر کی وفات پر خالد کو اس امر کا استحقاق حاصل ہوگیا کہ زید کے مرنے پر جائداد پر قبضہ پائے۔

(ہ) کوئی شئے ہندہ کو اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ جب وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا بکر کی رضامندی سے اس سے کم عمر میں ازدواج کرے تو شئے مذکور اوسکو دیجائے اور اگر ہندہ اٹھارہ برس کی عمر کو نہ پہنچے یا بکر کی رضامندی سے اوس سے کم عمر میں ازدواج نہ کرے تو شئے موہوبہ خالد کو دیجائے پس ہندہ اور خالد دونوں کو شئے موہوبہ پر استحقاق شرطیہ حاصل ہے اور اگر ہندہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تو وہ شئے موہوبہ کی قطعی مستحق ہے گو اوسنے اٹھارہ برس سے کم عمر میں بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا ہو۔

(و) کوئی جائداد اس لفظ سے ہبہ کیگئی کہ جبتک زید کا ازدواج نہ ہو زید کو پہنچے اور اوسکے ازدواج کے بعد بکر کو پہنچے اس صورت میں جبتک شرط کا ایفا بوقوع ازدواج زید کے نہوجائے تب تک بکر کو شئے موہوبہ میں استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ز) کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ جبتک زید ایکٹ متعلقہ مقروضان دیوالیہ سے مستفید نہو زید کو پہنچے اور بعدہٗ اسکے بکر کو پہنچے تو جبتک زید ایکٹ مذکور سے مستفید نہو بکر کو شئے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ح) کوئی جائداد اس شرط سے زید کو ہبہ کی گئی کہ زید صمار بکر کو دے تو جبتک زید صمار بکر کو نہ دیدے زید کو شئے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ط) زید نے اپنا کھیت واقع سلطانپور خورد اس شرط سے بکر کو ہبہ کیا کہ بکر اپنا کھیت واقعہ سلطانپور بزرگ خالد کو لکھدیوے اس صورت میں جبتک بکر اپنا کھیت آخر الذکر خالد کو نہ لکھدے بکر کو شئے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ی) کوئی سرمایہ اس شرط پر زید کو ہبہ کیا گیا کہ بکر موصی کی وفات کے بعد پانچسو برس تک ہندہ کیساتھ ازدواج نہ کرے تو جبتک شرط کا ایفا اسطور سے نہو کہ وہ پانچ برس گذر جائیں اور بکر ہندہ کیساتھ ازدواج نہ کرے یا جبتک اوسی میعاد کے اندر کوئی ایسا امر واقع نہو جس کے باعث شرط مذکور کا ایفا غیر ممکن ہوجائے زید کو شئے موہوبہ پر صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ک) کوئی سرمایہ اس شرط سے زید کو ہبہ کیا گیا کہ اگر بکر اوسکو اپنے وصیتنامہ میں کچھ نہ لکھدے تو زید کو دیا جائے تو جبتک بکر فوت نہ کرے زید کو شئے موہوبہ میں صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے۔

(ل) زید نے صمار سالانہ بکر کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اسکو دیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ زر سود یا سود کا جزو کافی اوسوقت تک کہ بکر عمر مذکور کو نہ پہنچے اوسکی پرورش میں لگایا جائے تو استحقاق بکر نسبت شئے موہوبہ اوسکی ذات میں قائم ہو چکا۔

(م) زید نے صمار اس شرط سے بکر کو ہبہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب بکر کو دیا جائے اور یہ ہدایت کی کہ جب تک بکر عمر مذکور کو نہ پہنچے ایک سرمایہ ثانی سے ایک مبلغ معین اوسکی پرورش میں صرف کیا جائے تو بکر کو شئے موہوبہ پر صرف استحقاق شرطیہ حاصل ہے +

اثر پذیری ہبہ جماعت اشخاص میں سے اس شخص کے نام جو خاص عمر کو نہ پہنچا ہو

دفعہ ۱۰۸۔ جب کوئی شئے کسی جماعت کے اشخاص میں سے صرف اُن اشخاص کو ہبہ کیگئی ہو جو ایک خاص عمر کو پہنچ گئے ہوں تو جو شخص اُس عمر کو نہ پہنچ گیا ہو اوسکو شئے موہوبہ پر استحقاق حاصل نہیں ہے۔

تمثیل

موصی نے ایک سرمایہ زید کے اُن اطفال کو ہبہ کیا جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچیں اور یہ ہدایت کی کہ جبتک زید کے کسی طفل کی عمر اٹھارہ برس سے کم رہے انتفاع اُس حصہ کا جو غالباً اوسکو بالآخر پہونچیگا اوسی طفل کی پرورش اور تعلیم میں صرف کیا جائے اس صورت میں کوئی طفل زید کا جو اٹھارہ برس سے کم عمر کا ہو شئے موہوبہ میں استحقاق نہیں رکھتا ہے +

فصل ۱۴ * ۔ ذکر ہبہ وجوبی۔

ہبہ وجوبی

دفعہ ۱۰۹۔ جب کسی ہبہ کی رو سے کوئی امر وجوبی موہوب لہٗ کے ذمہ کیا گیا ہو تو اگر موہوب لہٗ اس امر وجوبی کو تمام و کمال اپنے ذمہ نہ لے وہ شئے موہوبہ کا کوئی جزو نہ پائے گا۔

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ دیکھو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ +

(۱۲)

تمثیل

زید نے کہ وہ ایک سرمایۂ مشترک کی کمپنی (ظ) میں جسکا کاروبار فروغ پر ہے حصص رکھتا ہے اور سرمایۂ مشترک کی کمپنی ثانی (غ) میں بھی جو سقیم الحال اور جسکے حصہ داروں پر زرکثیر کا مطالبہ ہونیکا احتمال ہے چند حصص کا مالک ہے بکر کو اپنے تمام حصص موجودہ جملہ کمپنی ہائے سرمایۂ مشترکہ ہبہ کئے بکر نے کمپنی ثانی (غ) کے حصص لینے سے انکار کیا تو اوسکو حصص کمپنی اول (ظ) کے بھی نہ ملیں گے *

دو مختلف اور جداگانہ ہبوں میں سے جو ایک ہی شخص کے نام ہوں ایک منظور اور دوسرا نامنظور ہو سکتا ہے

دفعہ ۱۱۰۔ اگر وصیت نامہ میں دو اشیائے مختلف اور جداگانہ ایک ہی شخص کو ہبہ کیگئی ہوں تو موہوب لہٗ کو اختیار ہے کہ ایک شئی موہوبہ کو قبول اور دوسری سے انکار کرے گو شئے اول الذکر اوسکے حق میں فایدہ بخش اور شئی ثانی الذکر اوسکے لئے موجب زیرباری ہو۔

تمثیل

زید نے کہ وہ ایک منزل مکان از روے شرط میعادی چند سال کے کرایہ پر لے چکا ہے اور میعاد مذکور تک اوسکو اور اُسکے قائمقاموں کو اُسقدر کرایہ دینا واجب ہے۔ الا کرایہ اسقدر کثیر ہے کہ وہ مکان اُس کرایہ پر دوسرا شخص نہیں لے سکتا ہے اپنا حق کرایہ داری اور کچھ نقد بکر کو ہبہ کیا بکر نے حق کرایہ داری لینے سے انکار کیا تو بکر اوس انکار کے باعث زر نقد سے محروم نہ رکھا جائے گا *

فصل ۱۵* ذکر ہبہ موقوف بہ وقوع دیگر امر

ہبہ مشروط بوقوع امر غیر متحققہ جب امر مذکور کے وقوع کا کوئی وقت مقرر نہ ہو۔

دفعہ ۱۱۱۔ جب کوئی شئے بشروط وقوع کسی امر غیر متحققہ کے ہبہ کیگئی ہو اور وصیت نامہ میں اُس امر غیر متحققہ کے وقوع کا کوئی وقت مذکور نہ ہو تو ہبہ مذکور اثر پذیر نہ ہوگا۔ الا اُسصورت میں کہ وہ امر اُس وقت سے پہلے وقوع میں آوے جبکہ شئے موہوبہ قابل ادا یا تقسیم کے ہوجاے۔

* یہ فصل وصیت نامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگال و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ اشتہ ۱۸۷۰ء۔ دفعہ ۲ *

تمثیلات

(الف) کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اور اگر زید فوت کرے تو بکر کو پہنچے پس اگر موصی زید کے روبرو مرجاوے تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ب) کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اور اگر زید لاولد مرجاوے تو بکر کو پہنچے پس اگر موصی زید کے روبرو فوت کرے یا زید موصی کے روبرو کوئی طفل چھوڑکے وفات پاوے تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا۔

(ج) کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اگر یا جسوقت وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچے اور اگر زید مرجاوے تو بکر کو دیجاوے زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچ گیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا

(د) کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو اور اگر بکر لاولد فوت کرے تو خالد کو پہنچے تو الفاظ "اگر بکر لاولد فوت کرے" سے یہ سمجھا جائیگا کہ اگر بکر زید کے حین حیات لاولد فوت کرے۔

(ہ) کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو اور اگر بکر فوت کرے تو خالد کو پہنچے تو الفاظ "اگر بکر فوت کرے" سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر بکر زید کے حین حیات فوت کرے

ایک خاص شارح قانون کے مرتب کرنیکا یہ مدعا ہے کہ کسی امر کے متعلق جسکی نسبت بالخصوص کارروائی کی گئی ہے قانون کو اوسوقت سے بذریعہ تعبیر اُس عبارت کے معلوم کیا جاوے جو ایکٹ مذکور میں استعمال کیگئی ہے بجاے اسکے جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا کہ سندات میں اس امر کے معلوم کرنیکے لئے تلاش کیجائے کہ قانون کیا ہے جیسا کہ وہ فیصلجات ماقبل میں قایم کیا گیا ہے ایسے ایکٹ کی عبارت کو اُسکے اصلی معنے دئے جانے چاہئیں بلا کسی قیاس متعلق بایں امر کے کہ اغلباً منشا یہ تھا کہ پہلے قانون کو بلا تبدیل رہنے دیا جاوے جیسا کہ وہ پیشتر موجود ہے۔ مقدمات اپیل ۹۱ سنہ ۱۸ صفحہ ۱۰۷ کا حوالہ دیگیا ایک شخص اہل ہنود بروقت اپنی وفات کے تین پسران چھوڑ گیا سب سے بڑا ان میں سے بالغ تہا اور دیگر دو پسران نابالغ تھے۔ اوسکی وصیت میں یہ ہدایات درج تھیں:- "میرے ہر سہ پسران مستحق ہونگے کہ تمام جایداد ہاے منقولہ و غیر منقولہ کو جو میں چھوڑ گیا ہوں مساوی طور پر استعمال میں لائیں انمیں کوئی اگر بلا اولاد نرینہ کے فوت ہو تو باقیماندہ پسران تمام جایداد ہاے کو مساوی طور پر مستحق ہونگے" تجویز ہوئی کہ ان الفاظ کے روسے ایک ہبہ بحق باقیماندہ پسران کے مشروط بوقوع ایک خاص غیر یقینی واقع کے کیا گیا تھا جو قبل اُس عرصہ کے وقوعمیں آیا تھا جبکہ جایداد موہوبہ قابل تقسیم تھی اور کہ عرصہ تقسیم موصی کی وفات کا وقت تہا۔ اس امر کا فیصل کرنا ناممکن ہوگا کہ عرصہ مذکور بباعث ذاتی ناقابلیت بعض موتہب لہم کے التوا میں ڈالا گیا تہا۔ اسلئے بروئے دفعہ ۱۱۱- ایکٹ وراثت سنہ ۱۸۶۵ء

کے جو زیر ایکٹ وصیت ناجات اہل ہنود ۱۸۷۰ء کے قابل اطلاق ہے۔ ہبہ بحق پسماندہ برادران کے مؤثر نہیں ہوسکتا اور کہ اصلی عطیہ بحق ہر سہ پسران موصی کے مساوی حصص میں ہر ایک کے حق میں کامل تہا اور بر طبق وفات موصی کے ناممکن الابطال تہا۔ (۱)

ملاحظہ ہو انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۳۔ زیر دفعہ ۸۲۔

ہبہ بحق ایسے چند اشخاص کے جو کسی وقت غیر مشخصہ تک زندہ رہیں

دفعہ ۱۱۲ ۔ اگر کوئی شئے ایسے چند اشخاص کو جو کسی وقت آئندہ تک زندہ رہیں ہبہ کیگئی ہو مگر وصیتنامہ میں کوئی میعاد خاص مقرر نہ ہوئی ہو تو شئے موہوبہ اُن میں سے اُن اشخاص کو پہونچیگی جو اُسوقت زندہ ہوں جبکہ وہ شئے لائق ادا یا تقسیم کے ہوجائے الا اوسصورت میں کہ وصیت نامہ سے اسکے خلاف منشا پایا جائے۔

تمثیلات

(الف) کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید اور بکر کو بحصص مساوی اور اگر دونوں میں سے کوئی مرجائے تو جو زندہ رہے اوسکو پہونچے۔ اس صورت میں اگر موصی زید اور بکر دونوں کے روبرو فوت کرے تو جائداد موہوبہ دونوں میں بحصص مساوی تقسیم کیجائیگی اور اگر زید موصی کے روبرو مرے اور بکر موصی کی وفات کے بعد زندہ رہے تو وہ جائداد بکر کو دیجائے گی۔

(ب) کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر اور خالد کو بحصص مساوی یا اگر دونوں میں سے کوئی مرجائے تو جو زندہ رہے اسکو پہونچے بکر نے زید کے روبرو وفات پائی اور خالد زید کی وفات کے بعد زندہ رہا تو زید کی وفات پر جائداد موہوبہ خالد کو دیجائے گی۔

(ج) کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر اور خالد کو اور اگر دونوں میں سے کوئی مرجائے تو جو زندہ رہے اوسکو پہونچے اور یہ بھی ہدایت ہوئی کہ اگر بکر موصی کی وفات پر زندہ نہ رہے تو بکر کے اطفال اوسکے قائمقام ہونگے خالد موصی کے روبرو مرگیا اور بکر موصی کی وفات کے بعد زندہ رہ کر زید کے حین حیات فوت ہوگیا تو شئے موہوبہ بکر کے قائمقاموں کو دیجائے گی۔

(د) کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کیگئی کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر اور خالد کو پہنچے اور یہ ہدایت کیگئی کہ اگر دونوں میں سے کوئی ایک زید کے روبرو فوت کرے تو کل جائداد اُس شخص کو پہنچیگی جو زندہ رہے بکر زید کے روبرو فوت ہوگیا بعد ازاں خالد بھی زید کے حین حیات مرگیا پس جائداد موہوبہ خالد کے قائمقاموں کو دیجائیگی۔

(۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۳۔

فصل ۱۶ ا۔ ذکر ہبہ شرطیہ*

ہبہ مشروط بشرط غیر ممکن

دفعہ ۱۱۳۔ ہبہ جسکے ساتھ کوئی شرط محال لگائی گئی ہو کالعدم ہے۔

تمثیلات

(الف) کوئی جایداد اس شرط کیساتھ زید کو ہبہ کی گئی کہ وہ ایک گھنٹہ میں ایک سو میل پیادہ پا چلے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ب) زید نے صاحب بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کی دختر سے ازدواج کرے زید کی دختر وصیتنامہ کی تاریخ تک فوت ہو گئی تھی تو یہ ہبہ کالعدم ہے +

ہبہ مشروط بشرط خلاف قانون یا خلاف تہذیب

دفعہ ۱۱۴۔ ہبہ جس میں ایسی شرط شامل ہو کہ ایفاء اوس شرط کا خلاف قانون یا خلاف اصول شرافت ہو کالعدم ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے صاحب بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر خالد کو قتل کرے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

(ب) زید نے صد روپیہ اپنی بھتیجی (خواہ بھانجی) کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ اپنے شوہر کو چھوڑ دے تو یہ ہبہ کالعدم ہے۔

ایک ہبہ منجانب ہندو موصی کے جو اس امر پر مشروط ہو کہ خلاف اخلاق رشتہ مابین خود اسکے اور موہوب لہ کے جاری کیا جائے کالعدم ہے۔ (۱)

تعمیل شرط جسکی تعمیل قبل از اثر پذیری ہبہ واجب ہو

دفعہ ۱۱۵۔ جب وصیت نامہ میں ایسی شرط مندرج ہو کہ تعمیل اُس شرط کی قبل اسکے کہ موہوب لہ کو شئے موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل ہو جائے واجب ہو تو اگر شرط کے ماحصل کی تعمیل کیجائے یہ سمجھا جائیگا کہ شرط مذکور کی بہ جنسہ تعمیل ہو گئی۔

تمثیلات

(الف) کوئی شئے اس شرط کے ساتھ زید کو ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید اور عمرو کی رضامندی سے

---

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء۔ دفعہ ۲۔ + (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۱۳۔ +

ازدواج کرے زید نے بکر کی رضامندی تحریری سے ازدواج کیا خالد ازدواج کیوقت حاضر تھا ولید نے ازدواج سے پہلے زید کو ندرانہ بھیجا عمرو کو زید نے بذات خاص اپنے ارادہ کی اطلاع کی۔ اور عمرو نے اس پر کچھ اعتراض نہ کیا اس صورت میں زید نے شرط ہبہ کی تعمیل کی ہے۔

(ب) کوئی شئے زید کو اس شرط کے ساتھ ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے ولید فوت ہوگیا ہے اور زید نے بکر اور خالد کی رضامندی سے ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کر دی

(ج) کوئی شئے زید کو اس شرط پر ہبہ کیگئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بکر اور خالد اور ولید تینوں کے حین حیات ازدواج کیا الّا صرف برضامندی بکر اور خالد کے اس صورت میں شرط کی تعمیل نہیں ہوئی۔

(د) کوئی شئے زید کو اس شرط پر ہبہ کیگئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے پہلے مرتبہ زید نے نسبت ازدواج اپنے ساتھ ہندہ کے بکر اور خالد اور ولید سے رضامندی مُطلق حاصل کی۔ الّا بکر اور خالد اور ولید نے پیچھے سے براہ تلون مزاجی اپنی رضامندی سے انکار کیا بعدازاں زید نے ہندہ کیساتھ ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کر دی۔

(ہ) کوئی شئے زید کو اس شرط پر ہبہ کیگئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بلا رضامندی بکر اور خالد اور ولید کے ازدواج کیا الّا اپنے ازدواج کے بعد اونکی رضامندی حاصل کی اس صورت میں زید نے شرط کی تعمیل نہیں کی۔

(و) زید نے اپنے وصیت نامہ میں کسیقدر نقد بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کے اوصیا کی رضامندی سے ازدواج کرے بکر نے زید کے حین حیات ازدواج کیا اور زید نے ازدواج کے بعد اُسکی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی اوسکے بعد زید فوت ہوگیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا۔

(ز) کوئی شئے زید کو اس شرط پر ہبہ کیگئی کہ زید اُس عرصہ میں جو وصیت نامہ میں مشروط ہے فلاں دستاویز لکھدے زید نے دستاویز مذکور ایک عرصہ معقول کے اندر لکھدی مگر اُس عرصہ میں نہیں لکھی جو وصیت نامہ میں مشروط تھا اس صورت میں زید نے شرط کی تعمیل نہیں کی اور نہ شئے موہوبہ پانے کا مستحق ہے +

دفعہ ۱۱۶ جب وصیتنامہ میں کوئی شئے کسی شخص کو ہبہ ہوئی ہو اور وہی شئے کسی دوسرے شخص کو بھی دیگئی ہو تو اگر ہبہ اوّل ساقط ہو جائے ہبہ ثانی بروقت سقوط	ہبہ بحق ایک شخص کے اور بصورت سقوط ہبہ اوّل بحق شخص دیگر

ہبہ اوّل کے اثر پذیر ہو جائیگا گو سقوط مذکور اُسی طور سے واقع نہ ہوا ہو جو موصی کی نیت میں تھا۔

تمثیلات

(الف) زید نے کسیقدر نقد اس شرط سے ہبہ کیا کہ ہمارے لڑکوں کو جو ہماری وفات پر زندہ رہیں دیا جائے اور اگر وہ سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت ہو جائیں تو بکر کو پہنچے۔ زید لاولد فوت ہو گیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا۔

(ب) زید نے کسی قدر نقد بکر کو اس شرط سے ہبہ کیا کہ بکر زید سے تین مہینے کے اندر فلاں دستاویز لکھدے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو نقد مذکور خالد کو دیا جائے بکر موصی کی حین حیات فوت ہو گیا تو ہبہ موسومہ خالد اثر پذیر ہوگا۔

کب ہبۂ ثانی بصورت سقوط ہبۂ اول مؤثر نہ ہوگا

دفعہ ۱۱۷۔ اگر وصیتنامہ سے موصی کی یہ نیت پائی جائے کہ کوئی ہبۂ ثانی اُس صورت میں اثر پذیر ہو جبکہ ہبہ اوّل ایک خاص طور سے ساقط ہو جائے تو ہبۂ ثانی اثر پذیر نہ ہوگا اِلّا اُس صورت میں کہ ہبہ اوّل اوسی خاص طور سے ساقط ہو جائے۔

تمثیل

زید نے کوئی شئے اپنی زوجہ کو ہبہ کر کے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر ہماری زوجہ ہمارے حین حیات فوت کرے تو وہی شئے بکر کو پہنچے زید اور اوسکی زوجہ دونوں ساتھ ساتھ ہلاک ہو گئے اوس حال میں کہ اس امر کا ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ زید پہلے مرا یا اوسکی زوجہ۔ اس صورت میں ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہ ہوگا +

ہبہ بشرط وقوع یا عدم وقوع امر غیر متحققہ

دفعہ ۱۱۸۔ جائز ہے کہ کوئی شئے کسی شخص کو اس شرط کیساتھ ہبہ کیجائے کہ اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں آئے تو شئے موہوبہ کسی اور شخص کو دیجائے یا کہ اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں نہ آئے تو شئے موہوبہ کسی اور شخص کو پہنچے ان دونوں صورتوں میں ہبہ بعیدہ اونہیں قواعد کا محکوم ہے جو دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۶ و ۱۱۷ میں مندرج ہیں۔

تمثیلات

(الف) کسیقدر نقد اس شرط سے زید کو ہبہ کیا گیا کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچے تب اوسکو دیا جائے اور اگر وہ اُس عمر سے پہلے فوت کرے تو بکر کو دیا جائے اس صورت میں زید کو شئے موہوبہ پر استحقاق حاصل ہے مگر اس شرط پر کہ اگر وہ اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کرے تو اُسکا حق تلف ہو کر بکر کی ذات میں عود آئے گا۔

(ب) کوئی جائداد زید کو اس شرط پر ہبہ کیگئی کہ اگر زید موصی کے اختیار پر نسبت لکھنے وصیتنامہ کے اعتراض کرے

توجایداد بکر کو دیجائے۔ زید نے موصی کے اختیار پر نسبت لکھنے وصیتنامہ کے اعتراض کیا تو جایداد بکر کو دیجائیگی۔

(ج) کسیقدر نقد اس شرط پر ہبہ کیا گیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو اور اگر اُسوقت بکر کوئی بیٹا چھوڑ کر فوت ہو گیا ہو تو اوسی بیٹے کو بجائے بکر کے دیا جائیگا اس صورت میں گو نقد موہوبہ پر استحقاق حاصل ہے مگر اس شرط پر کہ اگر وہ زید کے حین حیات کوئی بیٹا چھوڑ کر مر جائے تو اوسکا حق ساقط ہو جائے گا۔

(د) کسیقدر نقد زید اور بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا گیا کہ اگر اُن میں سے کوئی شخص خالد کے حین حیات فوت کرے تو وہ نقد اوسکو ملیگا جو خالد کی وفات پر زندہ رہے زید اور بکر دونوں خالد کے روبرو فوت ہو گئے تو ہبہ بعیدہ اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے الا نقد مذکور کا ایک نصف زید کے قائیمقام اور دوسرا نصف بکر کے قائیمقام کو دیا جائیگا

(ہ) زید نے کسیقدر نقد کا سود ہندہ کو اوسکی حین حیات تک ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ جب ہندہ فوت کرے تو نقد مذکور بحصص مساوی ہندہ کے تین اطفال میں یا جسقدر اطفال ہندہ کی وفات کیوقت زندہ ہوں اونمیں تقسیم کیا جائے کل اطفال ہندہ ہندہ کے حین حیات فوت ہو گئے تو ہبہ بعیدہ اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے الا اطفال مذکور کے حقوق اونکے قائیمقاموں کو پہنچیں گے۔

شرط کی تعمیل پوری پوری ہونی چاہیئے

دفعہ ۱۱۹- ہبہ بعیدہ اوس قسم کا جو دفعہ ماقبل متصلہ میں مقصود ہے اثر پذیر نہیں ہو سکتا ہے۔ الا اوسصورت میں کہ شرط کی تعمیل موبمو کیجائے۔

تمثیلات

(الف) کوئی شئے زید کو ہبہ کیگئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی بکر اور خالد اور ولید کے ازدواج کرے تو شئے موہوبہ عمرو کو دیجائے ولید فوت ہو گیا ہے تو گو زید بلا رضامندی بکر اور خالد کے ازدواج کرے ہبہ موسومہ عمرو اثر پذیر نہ ہو گا۔

(ب) کوئی شئے زید کو ہبہ کیگئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شئے موہوبہ خالد کو دیجائے گی۔ زید نے برضامندی بکر کے ازدواج کیا پیچھے سے جب زید کی زوجہ اوّل مر گئی اوس نے بلا رضامندی بکر کے پھر ازدواج کیا اس صورت میں ہبہ موسومہ خالد اثر پذیر نہ ہو گا۔

(ج) کوئی شئے اس عبارت سے زید کو ہبہ کیگئی کہ جب وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے یا ازدواج کرے تب اوسکو دیجاوے اور یہ شرط کیگئی کہ اگر زید اٹھارہ برس سے کم عمر میں فوت۔ یا بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شئے موہوبہ خالد کو پہنچے زید نے اٹھارہ برس سے کم عمر میں بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا تو ہبہ موسومہ خالد اثر پذیر ہو گا۔

ہبہ بعیدہ کو ناجائز ہونیسے ہبہ اصلی کو نقصان نہیں پہونچتا

دفعہ ۱۲۰۔ اگر ہبہ بعیدہ ناجائز بھی ہو ہبہ قریبیہ یعنے اصلی کو اُس سے نقصان نہیں پہونچتا۔

تمثیلات

(الف) کوئی جائیداد زید کو اوسکے حین حیات ہبہ کیگئی اور یہ شرط ٹہرائی گئی کہ اگر زید فلاں روز غار پر ایک گھنٹہ میں ایک سو میل نہ چلے تو جائیداد بکر کو دیجائے گی تو چونکہ ایسی شرط کالعدم ہے زید اوسی طرح جائیداد کا مستحق ہے کہ کوئی شرط وصیتنامہ میں مندرج نہیں ہوئی تھی۔

(ب) کوئی جائیداد ہندہ کو اوسکی حیات تک ہبہ اور یہ شرط کی گئی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو نہ چھوڑدے تو بکر کو دیجائے اس صورت میں ہندہ اپنی حیات تک اوسی طرح جائیداد کی مستحق ہے کہ گویا وصیتنامہ میں ایسی شرط مندرج نہیں ہوئی تھی۔

(ج) کوئی جائیداد زید کو اوسکے حین حیات ہبہ اور یہ شرط کیگئی کہ اگر زید ازدواج کرے تو بکر کے بڑے بیٹے کو اوسکی حیات تک پہونچے موصی کی وفات تک بکر کا کوئی بیٹا نہ تھا تو ہبہ بعیدہ حسب حکم دفعہ ۹۲ کالعدم ہے اور زید اپنی حیات تک جائیداد کا مستحق ہے۔

ہبہ موقوف بایں شرط کہ وہ کسی عمل غیر متحققہ کے وقوع یا عدم وقوع کے باعث ساقط ہو جائیگا

دفعہ ۱۲۱۔ جائز ہے کہ کوئی ہبہ بشمول اس شرط کے کیا جائے کہ اگر فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں آئے یا فلاں امر غیر متحققہ وقوع میں نہ آئے تو ہبہ ساقط ہو جائے۔

تمثیلات

(الف) کوئی جائیداد زید کو اُسکے حین حیات ہبہ کی گئی۔ مگر بشمول اس شرط کے کہ اگر زید فلاں جنگل خاص کو کٹوادے تو ہبہ ساقط ہو جائیگا زید نے وہی جنگل کٹوادیا تو زید کا استحقاق حین حیاتی نسبت جائیداد کے ساقط ہو گیا۔

(ب) کوئی جائیداد زید کو ہبہ کیگئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید پچیس ۲۵ برس سے کم عمر میں بلا رضامندی اوصیائے نامزدہ وصیت نامہ کے ازدواج کرے تو جائیداد میں اوسکی ملکیت باقی نہ رہیگی زید نے پچیس برس سے کم عمر میں بلا رضامندی اوصیاء کے ازدواج کیا تو جائیداد میں اوس کی ملکیت باقی نہ رہی۔

(ج) کوئی جائیداد زید کو ہبہ کیگئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید موصی کی وفات سے تین برس کے اندر

انگلستان کو نہ جاوے تو اوسکا حق جائیداد میں باقی نہ رہے گا زید میعاد معینہ کے اندر انگلستان کو نہ گیا تو اوسکا استحقاق جائیداد میں باقی نہ رہا۔

(د) کوئی جائیداد ہندہ کو ہبہ کیگئی بشمول اس شرط کے کہ اگر وہ فرقہ نن یعنے عورات تارک الدنیا میں داخل ہو جائے تو اوسکا حق جائیداد میں باقی نہ رہیگا ہندہ فرقہ نن میں داخل ہو گئی تو اوسکا حق جو وصیتنامہ کی روسے اوسکو حاصل تہا ساقط ہو گیا۔

(ہ) کوئی سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا گیا کہ زید کو اوسکے حین حیات اور بعد وفات زید کے ہندہ کو اگر ہندہ اوس وقت زندہ ہو دیا جائے اور یہ شرط کی گئی کہ اگر ہندہ فرقہ نن میں داخل ہو جاے تو ہبہ سوے ہندہ اثر پذیر نہوگا ہندہ زید کے حین حیات فرقہ نن میں داخل ہو گئی تو حق شرطیہ ہندہ کا جو سرمایہ میں اوسکو حاصل تہا زائل ہو گیا +

دفعہ ۱۲۲ — واسطے التزام اس امر کے کہ کوئی شرط متضمن ساقط ہو جانے کسی ہبہ کے جایز سمجھی جائے ضرور ہے کہ وہ امر واقعہ جس سے شرط مذکور متعلق ہو ایسا امر ہو جو حسب مراد دفعہ ۱۰ قانوناً ہبہ کی شرط ہو سکتا ہو +

شرط مذکور اگر زیر دفعہ ۱۰ ہو تو جایز ہو سکتی ہے

دفعہ ۱۲۳ — جب کوئی شئے اس شرط سے ہبہ کیجاے کہ اگر موہوب لہٗ کوئی فعل خاص عمل میں نہ لاوے تو شئے موہوبہ کسی اور شخص کو پہنچیگی یا ہبہ ساقط ہو جائیگا اور عبارت شرط میں کوئی وقت خاص واسطے تعمیل اس فعل کے مندرج نہ ہو تو اگر موہوب لہٗ سے کوئی ایسا امر ظہور پاوے جسکے باعث فعل مذکور کی تعمیل غیر ممکن ہو جاے یا غیر معین تعویق میں پڑ جائے تو شئے موہوبہ کا استحقاق اوسیطرح تجویز ہو گا گویا موہوب لہٗ نے بلا تعمیل فعل مذکور کے وفات پائی

نتیجہ ایسے امر کا جس سے اوس فعل کی تعمیل غیر ممکن ہو جاے یا بے انتہا تعویق میں پڑ جاے جسکی تعمیل کیواسطے کوئی خاص وقت مقرر نہ ہو اور جس کی عدم تعمیل کی صورت میں شئے موہوبہ کسی اور شخص کو پہنچیگی

تمثیلات

(الف) کوئی شئے زید کو ہبہ کیگئی اس شرط سے کہ اگر وہ فوج میں بھرتی نہ ہو جائے تو شئے موہوبہ بکر کو دیجاے گی زید نے پادری کا کام اوٹھایا اور اس وجہ سے شرط مذکور کا زید کیطرف سے تعمیل ہونا غیر ممکن ہو گیا تو شئے موہوبہ بکر کو دیجائے گی۔

(ب) کوئی شئے زید کو ہبہ کیگئی اس شرط کے ساتھ کہ اگر زید بکر کی دختر سے ازدواج نہ کرے تو ہبہ

ساقط ہو جائے گا زید نے کسی اور عورت کیساتھ ازدواج کیا اور اس وجہ سے شرط مذکور کی تعمیل غیر معین تعویق میں پڑ گئی اس صورت میں ہبہ ساقط ہو گیا +

تعمیل اس شرط کی کسی وقت معین میں جسکا پہلے یا بعد میں واقع ہونا ضروری ہو

دفعہ ۱۲۴ - جب کسی وصیتنامہ میں ہدایت اس امر کی کہ موہوب لہٗ ایک عرصہ معین کے اندر ایک فعل خاص کی تعمیل کرے اس عبارت سے مندرج ہو کہ شئے موہوبہ بشرط تعمیل اوس فعل کے موہوب لہٗ کے تصرف میں آئے یا کہ درصورت عدم تعمیل اوس فعل کے شئے موہوبہ کسی شخص غیر کو دیجائے یا ہبہ ساقط کیا جائے تو ضرور ہے کہ تعمیل فعل مذکور کی عرصہ معین کے اندر ہو بجز اُس صورت کے کہ فعل کی تعمیل کا انسداد بذریعہ کسی فریب کے کیا جائے کہ اوس صورت میں اُس قدر میعاد مزید دیجائیگی جو واسطے رفع اس توقف کے کافی ہو جو فریب مذکور سے واقع ہوا ہو +

فصل ۱۰ ذکر ہبہ مع ہدایت اس امر کے کہ وہ کس صرف یا استعمال میں آئے *

ہدایت صرف سرمایہ حسب وصیت بالغرض فائدہ شخص دیگر

دفعہ ۱۲۵ - جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو یا اوسکے فائدہ کیلئے قطعاً ہبہ کیا گیا ہو الّا وصیتنامہ میں ہدایت ہو کہ وہ سرمایہ کسی خاص طور سے صرف یا مستعمل کیا جائے تو موہوب لہٗ اُس طور سے سرمایہ پانیکا مستحق ہوگا گویا وصیتنامہ میں ہدایت مذکور درج نہیں ہوئی تھی۔

تمثیل

کسیقدر روپیہ اس عبارت سے ہبہ کیا گیا کہ وہ روپیہ زید کے لئے شہر کے باہر مکان خریدنے میں یا زید کے لئے معاش سالانہ خریدنے میں یا زید کے لئے کوئی کاروبار جاری کرنے میں لگایا جائے زید کو منظور ہے کہ وہ شئے موہوبہ بطور نقد لیوے تو زید نقد لینے کا مستحق ہے +

ایک موصی اپنی زوجہ کے حق میں بالفاظ ذیل ہبہ بوصیت کرگیا "مبلغ ا ــــــ ہماری دوکان میں میری زوجہ بائی بی کے نام سے جمع رہے اور اسکو سود بشرح چھ فیصدی فی سال ادا کیا جاتا رہے - اگر اپنی حین حیات میں وہ زر مذکور کا مصارف نیک کام میں صرف کرنیکے واسطے کرے تو وہ اوسے عطا کیا جانا چاہیئے - لیکن اگر وہ اپنی حین حیات میں اُسے حاصل نہ کرے

* یہ فصل بجز احکام استثنا ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔
ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲۔

توجمنا داس اور بہگو بہائی کو چاہیئے کہ بعد اوسکی وفات کے اُسکا استعمال اپنی مرضی کے مطابق کریں "

تجویز ہوئی کہ ہبہ مذکور نیک کام کیواسطے نہ تہا بلکہ ہبہ زوجہ موصی تہا معہ اس ہدایت کے کہ وہ نیک کام میں صرف کیا جائے اور چونکہ ہدایت مذکور بباعث غیر محدود ہونیکے کالعدم تھی اسلیئے وہ زر مذکور کی مستحق اس طرح پر تھی گویا کہ ہدایت مذکور وصیت میں درج نہ تھی - (۱)

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۸۴ زیر دفعہ ۱۰۱ -

ہدایت دربارہ طریق صرف سرمایہ موہوبہ بغرض فائدہ خاص شخص موہوب لہٗ

دفعہ ۱۲۶ - اگر موصی کسی سرمایہ کو قطعاً ہبہ کردے اس طور سے کہ وہ اُسکی جائداد خاص سے علیحدہ ہو جاوے مگر یہ ہدایت کرے کہ تصرف موہوب لہٗ کا سرمایہ مذکور پر اس طور سے پابند قیود رہے کہ اُن قیود کے ذریعہ سے موہوب لہٗ کو کوئی فائدہ خاص پہنچے تو گو وہ فائدہ مقصودہ موہوب لہٗ کو نہ پہنچ سکے سرمایہ مذکور اوسیطرح اوسکی ملکیت ہوگا گویا وصیتنامہ میں ایسی ہدایت مندرج نہیں ہوئی تھی -

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے ماباقی جائداد کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ ہماری دختروں میں بحصص مساوی تقسیم کیجاوے اور یہ ہدایت کی کہ ہر دختر کا حصہ اوسکے حین حیات اوسکے نام مقرر کیا جاوے اور اوسکی وفات پر اوسکی اولاد کو دیا جاوے فقط - جملہ دختران بغیر ازدواج فوت ہوگئیں تو ہر دختر کے قائمقام اُسکے حصہ واقعہ جائداد مابقیہ کے مستحق ہیں -

(ب) زید نے اپنے امانتداران ترکہ کو ہدایت کی کہ ایک مبلغ خاص اوسکی دختر کیلیئے علیحدہ کریں اور یہ ہدایت کی کہ اوس سرمایہ کو انتفاع پر لگا کر زر انتفاع دختر مذکور کو اوسکے حین حیات دیتے رہیں اور اوسکی وفات پر زر اصل کو اوسکی اولاد میں تقسیم کریں دختر مذکور لاولد فوت ہوگئی اس صورت میں اوسکے قائمقام سرمایہ مذکور کے مستحق ہیں -

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۸۴ - زیر دفعہ ۱۰۱ -

ہبہ سرمایہ چند اغراض خاص کے لیئے جن میں سے بعض کی تکمیل نہو سکے

دفعہ ۱۲۷ - اگر موصی کسی سرمایہ کو قطعاً اس طور سے ہبہ نہ کرے کہ اوسکو اپنی جائداد سے علیحدہ کردے بلکہ چند امور خاص کیلیئے سرمایہ اُسکو ہبہ کرے اور اُنمیں سے بعض امور کی تکمیل نہ ہوسکے تو وہ سرمایہ یا اوسکا اوسقدر جزو جو امور مقصودہ وصیت نامہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۷ -

میں صرف نہ ہو سکے موصی کی جائیداد کا جزو باقیماندہ سمجھا جائیگا۔

تمثیلات

(الف) زید نے وصیتنامہ میں ہدایت کی کہ اوسکے اثنداد لوگ کسیقدر نقد کو کسی خاص طور سے انتفاع پر لگا کر اوسکا سود زید کے بیٹے کو اوسکے حین حیات تک دیتے رہیں اور بیٹے کی وفات پر زر اصل کو اوسکی اولاد میں تقسیم کریں زید کا بیٹا لاولد فوت ہو گیا تو اوسکی وفات پر سرمایہ مذکور موصی کی جائیداد میں داخل ہو جائیگا۔

(ب) زید نے وصیتنامہ میں اپنی جائیداد مابقے اپنی دختروں کو بحصص مساوی ہبہ کرکے یہ ہدایت کی کہ صرف اوسکا سود اونکی حیات تک دیا جاے اور اونکی وفات پر سرمایہ اونکی اولاد میں تقسیم کیا جاے اونمیں سے کسی دختر کی اولاد نہ ہوئی تو سرمایہ موصی کی جائیداد میں داخل ہو گیا۔

فصل ۱۸ از ذکر ہبہ موسومہ وصی *

موہوب لہ جسکا نام بطور وصی درج ہو شئے موہوبہ نہیں پاسکتا جبتک کہ وہ وصی کا کام دینے کا ارادہ ظاہر نہ کرے

دفعہ ۱۲۸ - اگر کوئی شئے ایسے شخص کو ہبہ کیگئی ہو جو وصیتنامہ میں وصیتنامہ کا وصی قرار پایا ہو تو اوسکو شئے موہوبہ نہ ملیگی الا اوس صورت میں کہ وہ وصیتنامہ کا پروبیٹ یعنی اختیارنامہ حاصل یا اور طرح پر وصی کا کام دینے کا ارادہ ظاہر کرے۔

تمثیل

کوئی شئے زید کو جو وصیتنامہ میں وصی قرار پایا ہے ہبہ کیگئی زید نے حکم تکفین وتدفین کا مطابق ہدایت وصیتنامہ کے دیا اور موصی کی وفات سے کچھ تھوڑے دن بعد بلا ثابت کرنے وصیتنامہ کے وفات پائی اس صورت میں زید نے وصی کا کام دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

دفعہ ہذا بطور حکم کے ہے۔ اور اسمیں کوئی گنجائش قیاس کی نہیں ہے۔ اور اس امر کا فیصلہ عدالت پر نہیں چھوڑا گیا ہے کہ آیا کسی شخص کو بہ حیثیت وصی کے دیا گیا ہے یا نہیں۔ قاعدہ نسبت قابل پذیرائی ہونے شہادت زبانی بغرض تردید ایسے قیاس کے جو بر بنائے فیصلجات انگلستان پیدا ہو۔ اس ملک میں وقعت نہیں رکھتا ہے جہاں ایسی شہادت ناقابل پذیرائی ہے (۱)

---

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی کو متعلق ہے دیکھو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۳۔

فصل ۱۹ - ذکر ہبہ خاص کا*

تعریف ہبہ خاص **دفعہ ۱۲۹** - اگر موصی اپنی جائداد کے کسی جزو خاص کو جو اسکی جائداد کے باقی جملہ اجزاء سے مختلف و متفرق ہو کسی شخص کے نام ہبہ کرے تو یہ ہبہ ہبہ خاص کہلاتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو باستعمال ان الفاظ کے ہبہ کیا۔ انگوٹھی ہیرے کی جو خالد نے ہم کو دی۔ ہماری سونے کی زنجیر۔ ایک خاص گٹھر پشمینہ کا۔ ایک خاص تھان کپڑے کا۔ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کے وقت ہمارے مکان سکونت واقع ایم اسٹریٹ کلکتہ کے اندر یا اوسکے قریب نکلے۔ مبلغ الـ۔۔ جو فلاں صندوق میں رکھا ہے۔ زردین جو بکر کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔ ہمارے تمام کاغذات بل اور تمسکات اور کفالت نامجات جو ہمارے مکان قیام واقعہ کلکتہ میں موجود ہیں۔

ہمارا تمام اسباب خانہ جو ہمارے مکان واقع کلکتہ میں موجود ہے۔ ہمارا تمام مال محمولہ فلاں جہاز جو اسوقت دریائے ہوگلی میں لنگر انداز ہے۔ ہمارے اعـ۔۔ جو خالد کے پاس جمع ہیں۔ روپیہ جو ہمکو ولیکر تمسک کی رو سے چاہیئے۔

ہمارا حق مرتہنی نسبت کارخانہ رامپور کے نصف اوس روپیہ کا جو بابت رہن کارخانہ رامپور کے ہمارا یافتنی ہے۔ الـ۔۔ بابت جزو زرقرضہ کے جو خالد کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔

ہمارا زر اصل سرمایہ ایسٹ انڈیا اسٹاک تعدادی عـ۔۔ ہمارے پرامسری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہند تعدادی عـ۔۔ سودی للعہ ر فیصدی۔ وہ جملہ مبالغ جو ہماری وفات پر ہمارے اوصیا کو اُس زردین کی بابت وصول ہوں جو کوٹھی ولیا الیہ ڈی کمپنی کے ذمہ ہمارا یافتنی ہے۔ وہ سب شراب جو ہماری وفات پر ہمارے تہ خانہ میں نکلے۔ ہمارے گھوڑوں میں سے وہ گھوڑے جنکو بکر پسند کرے۔ ہمارے تمام حصص واقع بنک بنگالہ ہمارے تمام حصص واقع بنک بنگالہ جو ہماری وفات پر ہمارے قبضہ میں ہوں۔ ہمارا تمام روپیہ از قسم پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند سودی صہ ر فیصدی۔ تمام کفالت نامجات سرکاری جنپر ہماری وفات کے وقت ہمارا استحقاق ہو۔ یہ تمام شکلیں ہبہ خاص کی ہیں۔

---

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء - دفعہ ۲ - ++

(ب) زید نے کہ اوسکے پاس پرامیسری نوٹہائے سرکاری تعدادی عـــ ہیں اپنے اوصیا کو اس عبارت سے کہا ہمارے پرامیسری نوٹہائے سرکاری تعدادی عـــ بکر کے فائدہ کیلئے فروخت کریں فقط اتنا ہبہ کیا یہ ہبہ ہبہ خاص ہے۔

(ج) زید نے کہ بنارس اور دیگر مقامات میں بھی جائداد رکھتا ہے اپنی کل جائداد واقع بنارس کو بکر کے نام ہبہ کیا۔ یہ ہبہ بھی خاص ہے۔

(د) زید نے بکر کو باستعمال ان الفاظ کے ہبہ کیا۔ ہمارا مکان واقع کلکتہ۔ ہماری زمینداری واقع رامپور۔ ہمارا تعلقہ واقع رام نگر۔ ہمارا یہٹہ متعلقہ کارخانہ نیل واقع سلکیا۔ حق سالانہ تعدادی صمار زر بھیج (لگان) زمینداری موسومہ (ت) مملوکہ ہمارے کے۔ زید نے ہدایت کی کہ اوسکی زمینداری موسومہ (خ) فروخت ہوکر اوسکا زرثمن بکر کے فائدہ کے لئے نفع پر لگایا جائے۔ یہ سب شکلیں ہبہ خاص کی ہیں۔

(ہ) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ ہماری زمینداری الہ آباد سے ال ســالانہ خالد کو اوس کی حیات تک ملتا ہے اور بحفظ سالانہ مذکور کے زمینداری ولید کو دیجائے۔ یہ دونوں ہبے ہبہ خاص ہیں

(و) زید نے کسیقدر نقد اس غرض سے ہبہ کیا کہ اوس نقد سے کوئی مکان واقعہ کلکتہ بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کوئی جائداد واقع ضلع فریدپور بکر کے لئے خرید کیجائے۔ یا کوئی انگوٹھی ہیرے کی بکر کے لئے خرید کیجائے۔ یا کوئی گھوڑا بکر کے لئے خرید کیا جائے۔ یا کہ حصص بنیک بنگال بکر کے لئے خرید کئے جائیں۔ یا کہ کفالت نامجات سرکاری بکر کے لئے خرید کئے جائیں۔

زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔ ایک انگوٹھی ہیرے کی۔ ایک گھوڑا۔ کفالت نامجات سرکاری مالیتی عـــ۔ وظیفہ سالانہ تعدادی صمار۔ زرنقد تعدادی اعـــ

اوسقدر نقد جسکے عوض کفالت نامجات سرکاری تعدادی صمـــ سودی فیصدی للعہ مل سکیں۔ انمیں سے کوئی ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے۔

(ز) زید نے کہ انگلستان میں اور ہند میں بھی جائداد رکھتا ہے کوئی شئے بکر کو ہبہ کرکے یہ ہدایت کی کہ وہ شئے اوس جائداد سے ادا کیجائے جو از آن زید ہند میں باقی رہے معہذا زید نے کوئی شئے خالد کو بھی ہبہ کرکے یہ لکھا کہ وہ شئے اوس جائداد سے دیجائے جو از آن زید انگلستان میں باقی رہے۔

ان صورتوں میں ایک ہبہ بھی ہبہ خاص نہیں ہے۔

ہبہ رقم معین جب سرمایہ وغیرہ جنمیں رقم مذکور لگائی گئی ہے۔ ظاہر کئے گئے ہوں

دفعہ ۱۳۰۔ جب کوئی مبلغ معین ہبہ کیا جائے تو ایسا ہبہ صرف اسوجہ سے ہبہ خاص میں داخل نہیں ہے کہ وہ سرمایہ یا حصص بیوپار مشترک یا کفالت نامجات جو اُس مبلغ معین سے خرید کئے گئے ہوں وصیتنامہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تمثیل

زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔ ہماری جایداد متضمن کفالت نامجات سے عـــ ۱۰۰۰ ہماری جایداد متضمن حصص کمپنی ایسٹ انڈیا ریلوے سے عـــ ۱۰۰۰ مبلغ عـــ ۱۰۰۰ جسکے اطمینان کیلئے کارخانہ رامپور کا ہمارے پاس رہن ہے۔ ان ہبوں میں سے کوئی ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے +

ہبہ سرمایہ اسصورت میں جب تاریخ وصیت پر موصی کے پاس اسی قسم کا اُسیقدر یا اُس سے زیادہ سرمایہ موجود ہو

دفعہ ۱۳۱۔ جب کسی قسم کے سرمایہ کی ایک تعداد معین الفاظ عام کے ذریعہ سے ہبہ کیجائے تو وہ ہبہ محض اسوجہ سے ہبہ خاص نہ سمجھا جائیگا کہ وصیتنامہ کی تاریخ پر موصی کے پاس اوس قسم کا سرمایہ بقدر تعداد موہوبہ یا اوس سے زیادہ موجود تھا۔

تمثیل

زید نے صمـــ ۱۰۰۰ کفالت نامجات سرکاری سودی فیصد صمہ بکر کو ہبہ کئے اور وصیتنامہ کی تاریخ پر زید کے صمـــ ۱۰۰۰ کے کفالت نامجات سرکاری سودی فیصد صمہ موجود تھے۔ تو یہ ہبہ خاص نہیں ہے +

ہبہ زر نقد جب ناقابل ادا ہو الّا اوس صورت میں کہ موصی کی جایداد کا کوئی حصہ کسی خاص طریق پر صرف ہوجاوے

دفعہ ۱۳۲۔ ہبہ کسیقدر نقد کا محض اسوجہ سے ہبہ خاص نہ سمجھا جائیگا کہ وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ ادا اُس نقد کا اُسوقت تک ملتوی کیا جائے کہ موصی کی جایداد کا کوئی جزو کسی خاص شکل میں بدل دیا جاوے یا کسی مقام خاص کو بھیجا جائے۔

تمثیل

زید نے عـــ ۱۰۰۰ بکر کو ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ نقد موہوبہ اُسوقت ادا کیا جائے جبکہ زید کی جائیداد واقع ہند فروخت ہو کر اُسکا روپیہ انگلستان میں وصول کیا جاوے۔ یہ ہبہ ہبہ خاص نہیں ہے۔

کب سرمایہ معہودہ بالخصوص موہوبہ متصور نہ ہوگی

دفعہ ۱۳۳۔ جب وصیت نامہ میں موصی کی جائیداد مابقی موہوب ہو کر اُس کے ساتھ تفصیل بعض عدد جایداد کی جو اوس سے پہلے ہبہ نہیں ہوئے تھے شامل کیجائے تو یہ لازم نہیں آئے گا کہ اعداد مذکور بطور خاص ہبہ کئے گئے +

جایداد کا اسی طرح قایم رکھنا جب اسکا ہبہ خاص چند اشخاص معینہ کو نام کے بعد دیگرے کیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۳۴۔ اگر کوئی جایداد بالتخصیص دو یا زیادہ شخصوں کو

یکے بعد دیگرے ہبہ کیجائے تو وہ جایداد اوسی حالت میں قایم رکھی جائیگی جس حالت میں موصی اوسکو چھوڑ گیا ہو گو وہ جایداد اوس قسم کی ہو کہ اوسکی مالیت روز بروز کم ہوتی جاوے۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ وہ ایک مکان کا کرایہ دار میعادی تہا اور اوسکی وفات تک میعاد کے پندرہ برس گذرنے کو باقی تھے اپنا حق کرایہ داری بکر کو اوسکی حیات تک اور بعد وفات بکر کے خالد کو ہبہ کیا تو بکر اوسی طرح مکان پر متصرف ہوگا جسطرح زید اوسکو چھوڑ گیا تہا گو ظاہر ہے کہ اگر بکر پندرہ برس تک زندہ رہے خالد اوس ہبہ کی رو سے کچھ نہ پاوے گا۔

(ب) زید نے کہ بکر کی زندگی تک ایک وظیفہ سالانہ پاتا ہے وظیفہ مذکور خالد کو اوسکی حیات تک اور بعد وفات خالد کے ولید کو ہبہ کیا تو خالد وظیفہ سے اوسیطرح مستفید ہوگا جسطرح زید اوسکو چھوڑ گیا گو ظاہر ہے کہ اگر بکر ولید کے روبرو مرجاوے تو ولید کو ہبہ کی رو سے کچھ نہ ملے گا۔

دفعہ ۱۳۵۔ فروخت وصرف زرثمن اوس جایداد کا جو دو اشخاص کے نام یکے بعد دیگرے ہبہ کیگئی ہو — اگر کوئی جایداد جو دو یا زیادہ اشخاص کو یکے بعد دیگرے دیگئی ہو بطور ہبہ خاص کے موہوب نہوئی ہو تو اگر وصیتنامہ میں اوسکے خلاف ہدایت نہو جایداد مذکور فروخت ہوکے اوسکا زرثمن اوس قسم کے کفالت نامجات خریدنے میں لگایا جائیگا جو عدالت ہایکورٹ وقتاً فوقتاً بذریعہ اصدار کسی قاعدہ عام کے منظور یا ہدایت کرے اور کفالت نامجات پر موہوب لہم یکے بعد دیگرے حسب شرائط وصیت نامہ قابض و متصرف رہینگے۔

تمثیل

زید نے کہ کئی برس کی میعاد کیلیے حق کرایہ داری رکھتا ہے اپنی کل جایداد بکر کو اوسکے حین حیات اور بعد وفات بکر کے خالد کو ہبہ کی اس صورت میں ضرور ہے کہ حق کرایہ داری فروخت ہوکے زرثمن اوسی قسم کے کفالت نامجات کے خریدنے میں لگایا جائے جو اوپر مذکور ہوئے ہیں اور اوس سرمایہ کی آمدنی سالانہ بکر کو اوسکی حیات تک دیجائیگی اور بکر کی وفات پر اصل سرمایہ خالد کو دیا جائیگا۔

دفعہ ۱۳۶۔ بصورت عدم اکتفائے جایداد موصی ہبہ خاص بشمول ہبہ ہاے عام گھٹائے جانے کے لایق نہ ہوگا — اگر جایداد موصی اشیائے موہوبہ کی ادا کے لئے مکتفی نہو تو جو ہبہ خاص ہو وہ بشمول ہبہ ہاے عام کے گھٹائے جانے کے لایق نہ ہوگا۔

فصل ۲۰۔ ذکر ہبہ از قسم ہبۃ الاخذ*

تعریف ہبۃ الاخذ

دفعہ ۱۳۷۔ جب موصی کسیقدر نقد معین یا کسی اور شئے کی ایک تعداد معین ہبہ کر کے کسی اور سرمایہ یا مجموعہ پر اس طور سے حوالہ کرے کہ نقد یا شئے موہوبہ اوسی سرمایہ یا مجموعہ میں سے دلائی جائے تو ایسا ہبہ ہبۃ الاخذ کہلائے گا۔

توضیح۔ فرق مابین ہبہ خاص اور ہبۃ الاخذ کے یہ ہے کہ۔

جب کوئی جائداد خاص موہوب لہ کو دیجائے وہ ہبہ ہبہ خاص ہے۔

اور جب یہ ہدایت ہو کہ شئے موہوبہ کسی جائداد خاص میں سے دیجائے تو وہ ہبہ ہبۃ الاخذ ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے الصہ کہ وہ اوس دین کا جزو ہے جو زید کو ولید سے یافتنی ہے بکر کو ہبہ کیا اور پھر یہ لکھا کہ جو دین ہمارا ولید کے ذمہ واجب ہے اوس میں سے الصہ خالد کو دیا جائے تو ہبہ موسومہ بکر ہبہ خاص ہے اور ہبہ موسومہ خالد ہبۃ الاخذ ہے۔

(ب) زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا کہ عہ غلہ منجملہ اوس غلہ کے جو ہمارے کھیت موسومہ گرین ایکڑ میں پیدا ہو۔ یا لٹ صندوق منجملہ اوس نیل کے جو ہمارے کارخانہ رامپور میں طیار کیا جائے۔ یا صہ منجملہ ہمارے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند سودی فیصد صہ۔ یا سالانہ تعدادی صہ ہمارے سرمایہ متضمن کفالت ناموجات میں سے یا الصہ منجملہ اوس اصہ کے جو ہمکو خالد سے پانا ہے۔

زید نے بکر کو ایک وظیفہ سالانہ ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ وہ سالانہ ہمارے تعلقہ رام نگر کے زر ہیج سے دیا جائے۔ زید نے بکر کو عصہ اس عبارت سے ہبہ کیا کہ ہماری جائداد واقع رام نگر سے دیا جائے یا ہماری جائداد واقع رام نگر کے ذمہ رہے۔ یا عصہ کہ فلان کاروبار کے مبلغ مستعملہ میں ہمارا اوسیقدر حصہ ہے دیا جائے۔

ان سب صورتوں میں ہبہ از قسم ہبۃ الاخذ ہے۔

حکم ادا کئی اوس صورت میں جب شئے موہوبہ کی اوس سرمایہ سے ادا کئے جانیکی ہدایت کیگئی ہو جو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو

دفعہ ۱۳۸۔ جب کسی سرمایہ کا ایک جزو بالتخصیص ہبہ ہوا ہو اور اوسی وصیتنامہ میں اوسی سرمایہ سے کوئی تعداد موہوبہ بنیز

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ملک ماتحت لفٹنٹ گورنری بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲۔

کی ہدایت ہو تو وہ جزو جو بالتخصیص ہبہ ہوا ہو اولاً موہوب لہ کو دیا جائیگا اور سرمایہ باقیماندہ سے ہبۃ الاخذ کا روپیہ دیا جائیگا اور اگر سرمایہ باقیماندہ اوسکو کفایت نہ کرے تو جسقدر کمی ہو وہ کمی موصی کی جائداد عام سے پوری کیجائیگی

تمثیل

زید نے الہ ؏ کہ وہ اوس دین کا ایک جزو ہے جو زید کو ولید سے پانا ہے بکر کو ہبہ کیا اور پھر یہ لکھا کہ جو دین ہمارا ولید کے ذمہ واجب ہے اوس میں سے الہ ؏ خالد کو دیا جائے زید کو ولید سے صرف الصمار ؏ پانا ہے تو منجملہ اوس الصمار ؏ کے الہ ؏ بکر کو اور صمار خالد کو دیا جائیگا مگر خالد کو موصی کی جائداد عام سے اور صمار دیا جائیگا +

فصل ۱۲ - ذکر انفساخ ہبہ کا ٭

تعریف انفساخ

دفعہ ۱۳۹ - اگر کوئی شے جو بالتخصیص ہبہ کیگئی ہو موصی کی وفات کیوقت موصی کا مال نہو یا وہ شے کسی اور قسم کی شئے سے بدل گئی ہو تو ہبہ فسخ ہو جائیگا یعنے ہبہ اسوجہ سے اثمیذیر نہیں ہو سکتا ہے کہ شے موہوبہ وصیت نامہ کے اثر سے جدا ہو گئی ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔

ہماری ہیرے کی انگوٹھی جو خالد نے ہمکو دی تھی۔ ہماری زنجیر سونے کی۔ فلاں گٹھا ذکا۔ فلاں تھان کپڑے کا۔ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہمارے مکان سکونت واقع ایم اسٹریٹ کلکتہ میں یا اوس کے قریب ہماری وفات کے وقت ہو۔

زید نے اپنے حین حیات انگوٹھی بیچڈالی یا کسیکو دے دی۔ یا زنجیر کے سونے سے ایک پیالہ بنوایا یا اوس سے کپڑا بنوایا۔ یا کپڑے کے تھان سے پارچہ پوشیدنی بنوائے۔ یا کوئی اور مکان کرایہ کرکے اوس میں اپنا تمام اسباب رکھوا دیا۔ تو یہ سب ہبہ جات فسخ ہوگئے۔

(ب) زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا مبلغ الہ ؏ جو فلاں صندوق میں ہے۔ سب گھوڑے جو ہمارے طویلے میں بندھے ہیں۔

٭ یہ فصل وصیتنامہ جات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ - +

زید کی وفات کیوقت صندوق میں کچھ روپیہ نہیں نکلا اور نہ طویلہ میں گھوڑے۔
لہذا یہ بھی ہبہ جات فسخ ہو گئے۔

(ج) زید نے چند گٹھے مال کے بکر کو ہبہ کئے اور اوسی مال کو اپنے ساتھ لیکر جہازی سفر اختیار کیا وہ جہاز معہ مال اور زید کے سمندر میں غرق ہو گیا۔ ہبہ مذکور فسخ ہو گیا +

عدم انفساخ ہبۃ الاخذ

دفعہ ۱۴۰ - ہبۃ الاخذ اس وجہ سے فسخ نہیں ہو جاتا ہے کہ وہ جائداد جسمیں سے شئے موہوبہ حسب مندرجہ وصیتنامہ دلائی گئی ہو موصی کی وفات کیوقت نابود ہو گئی ہو یا کہ وہ جائداد بدل کر کوئی اور شئے مختلف قسم کی ہو گئی ہو بلکہ ہبۃ الاخذ کی تعداد موصی کی جائداد عام سے ادا کیجاوے گی +

انفساخ ہبہ خاص جب وہ شخص ثالث سے کسی شئے مالیتی کو حاصل کرنیکا استحقاق ہو

دفعہ ۱۴۱ - اگر وہ شئے جو بالتخصیص ہبہ ہوئی ہو کسی شخص ثالث سے کوئی شئے قیمتی پانیکا استحقاق ہو اور موصی خود اُس شئے کو حاصل کرے تو ہبہ فسخ ہو جاوے گا۔

تمثیلات

(الف) - زید نے باستعمال ان الفاظ کے بکر کو ہبہ کیا۔ زر دین جو خالد سے ہمارا پانا ہے۔ ہمارا اسہ جو ولید کریا جمع ہے وہ روپیہ جو عمرو کے تمسک کی رو سے ہمکو پانا ہے۔ ہمارا حق مرتہنی واقع کارخانہ رامپور۔
یہ جملہ دیون کچھ زید کی ضمانتداری سے اور کچھ اسکی بلا رضامندی زید کی حین حیات مفقود ہو گئے۔ لہذا یہ تمام ہبہ جات فسخ ہو گئے
(ب) - زید نے اپنا حق جو بعض وثایق جان بیمہ میں اُسکو حاصل تھا بکر کو ہبہ کیا بعد ازاں زید نے اپنی حین حیات خود روپیہ وثایق جان بیمہ کا پایا تو ہبہ فسخ ہو گیا۔

انفساخ بذریعہ حصول جزو شئے موہوبہ خاص

دفعہ ۱۴۲ - اگر منجملہ کسی شئے کامل کے جو بالتخصیص ہبہ ہوئی ہو خود موصی ایک جزو حاصل کرے تو یہ امر بمنزلہ انفساخ ہبہ نسبت اوسقدر شئے موہوبہ کے ہے جسقدر موصی نے حاصل کی ہو۔

تمثیل

زید نے اپنا زر دین جو خالد سے اوسکا پانا تھا بکر کو ہبہ کیا اُس دین کی تعداد ... ہے خالد نے نصف زر دین یعنے ... زید کے حوالہ کر دیا لہذا یہ ہبہ جہانتک اوس ... سے غرض ہے جو زید نے وصول پائے فسخ ہو گیا ہے

انفساخ بذریعہ حصول جزو اس سرمایہ کے جسکا ایک جزو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو

دفعہ ۱۴۳ - اگر کسی سرمایہ یا مجموعہ کامل کا کوئی جزو بالتخصیص ہبہ ہوا ہو تو اوسی سرمایہ یا مجموعہ کو کسی جزو کے موصی کو حاصل ہونیسے انفساخ ہبہ صرف نسبت اوس تعداد کے لازم آئیگا جو موصی کو حاصل ہو گئی اور سرمایہ یا مجموعہ کا زر باقیماندہ شئے موہوبہ خاص کے ادا کرنیکے لئے کار آمد ہو گا۔

تمثیل

زید نے نصف اوس ... کا جو زید کو ولید سے پانا تھا بکر کو ہبہ کیا اور وہی زید اپنے حین حیات منجملہ ... مذکور کے ... وصول کرے تو وہ ... جو زید کی وفات پر اوسکو ولید سے لینا رہا اُس ہبہ خاص کے بموجب بکر کا مال ہے

حکم ادس صورت میں جب کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی شخص کو دلایا جاے۔ اور کوئی شئے دیگر جو اُسی سرمایہ سے دیجائیگی کسی شخص ثالث کو ہبہ کیجائے اور اُس سرمایہ کا کوئی حصہ خود موصی کو حوالہ کیا جاے۔ اور باقی ہر دو نوں موہوب لہم کے لئے ناکافی ہو۔

دفعہ ۱۴۴۔ اگر وصیتنامہ کی رو سے کسی سرمایہ کا ایک جزو خاص کسی شخص کو دلایا جاے اور کوئی شئے دیگر جو اوسی سرمایہ میں سے دیجائیگی کسی شخص ثالث کو ہبہ کیجائے تو اگر اوسی سرمایہ کا کوئی حصہ خود موصی لیلیے اور اوسکا باقی روپیہ دونوں ہبہ جات یعنی ہبہ خاص و ہبۃ الاخذ کی الیفا کیلیئے کافی نہ ہو تو اُس باقی روپیہ سے پہلے ہبہ خاص ادا کیا جائیگا اور اسمیں سے جو باقی رہے وہ ہبۃ الاخذ کے ادا کیلیئے کار آمد ہوگا اور اگر کچھہ کمی ہو تو بقدر کمی کے موصی کی جائداد عام سے دلایا جائیگا

تمثیل

زید نے الـ ۱۰۰۰ روپیہ کہ وہ اس امسے کا جزو ہے جو زید کو ولید سے پانا ہے بکر کو ہبہ کیا پھر الـ ۱۰۰۰ خالد کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ جسقدر زر قرضہ ہمکو ولید سے پانا ہے اوسمیں سے الـ ۱۰۰۰ خالد کو دیا جائے بعد ازاں اوسی قرضہ میں سے صـ۱۰۰ زید کو وصول ہوگیا اور جب زید فوت ہوا تو صرف الـ ۱۰۰۰ صـ۱۰۰ ازاں زید ولید کے ذمہ باقی رہا تو منجملہ اوس الـ صـ۱۰۰ کے الـ ۱۰۰۰ بکر کو دیا جائیگا اور صـ۱۰۰ خالد کو دیا جائیگا علاوہ اسکے خالد کو اور صـ۱۰۰ موصی کی جائداد عام سے دلایا جائیگا۔

انفساخ ایسی صورت میں جب سرمایہ موہوبہ خاص موصی کی وفات پر موجود نہ ہو۔

دفعہ ۱۴۵۔ جب کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو موصی کی وفات کیوقت موجود نہ ہو تو ہبہ فسخ سمجھا جائے گا۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس عبارت سے ہبہ کیا۔ ہمارا سرمایہ از قسم ایسٹ انڈیا اسٹاک تعدادی الـ ۱۰۰۰ پونڈ ہمارے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند تعدادی ۱۰۰۰ سودی فیصد للعہ۔

پھر زید نے اوسی سرمایہ اور اوہنیں نوٹوں کو فروخت کیا۔ تو دونوں ہبہ جات فسخ ہوگئے۔

انفساخ اوس صورت میں جب سرمایہ موہوبہ خاص بوقت وفات موصی جزراً موجود ہو

دفعہ ۱۴۶۔ جب صرف جزو اُس سرمایہ کا جو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو موصی کی وفات کیوقت موجود ہو تو ہبہ نسبت اُس قدر سرمایہ کے فسخ سمجھا جائے گا جو غیر موجود ہو۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس عبارت سے ہبہ کیا۔ ہمارا ۱۰۰۰ از قسم پرامیسری نوٹ گورنمنٹ ہند سودی فیصد صـ۔
پھر زید نے نوٹ مذکور تعدادی ۱۰۰۰ سے ایک نصف فروخت کیا۔ تو ہبہ کا ایک نصف فسخ ہوگیا۔

عدم انفساخ ہبہ خاص اُس مال کا جو مقام معین سے اوٹھا دیا گیا ہو

دفعہ ۱۴۷ – جب کچھ مال بتصریح کسی مقام معین کے بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو تو وہ ہبہ صرف اسوجہ سے فسخ نہ ہو جائیگا کہ مال مذکور کسی وجہ عارضی کی باعث یا کسی فریب سے یا بلا علم اور رضامندی موصی کے مقام مذکور سے اُٹھا دیا گیا ہو۔

تمثیلات

زید نے بکر کے نام ہبہ کیا اس بیان سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کیوقت ہمارے مکان سکونت واقع کلکتہ کے اندر یا اوسکے قریب ہو فقط۔ وہ اسباب خانہ داری آتشزدگی سے بچانے کیلئے مکان مذکور سے اُٹھا دیا گیا اور قبل اسکے کہ وہ مال اوس مکان میں پھر پہنچے۔ زید فوت ہو گیا۔

زید نے بکر کے نام ہبہ کیا اس عبارت سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہماری وفات کیوقت ہمارے مکان سکونت واقع کلکتہ کے اندر یا اوسکے قریب ہو فقط۔ اوسکے بعد زید سفر کو گیا اور وہ کل اسباب اُسکی غیر حاضری میں اوسکے مکان سے اوٹھا دیا گیا اور زید قبل اسکے کہ اُسکے اوٹھ جانیکی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے فوت ہو گیا

دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں ہبہ فسخ نہیں ہوا +

کب اوٹھا لیجانا شئے موہوبہ کا بمنزلہ انفساخ کے نہیں۔

دفعہ ۱۴۸ – اوٹھ جانا کسی شئے موہوبہ کا اوس مقام سے جہاں اوسکا موجود ہونا وصیتنامہ میں لکھا ہو اس صورت میں بمنزلہ انفساخ ہبہ نہیں ہے جبکہ اُس مقام کا ذکر صرف واسطے تکمیل صراحت اوس شئے کے جسکو موصی ہبہ کرنا چاہتا تھا درج وصیتنامہ ہوا ہو۔

تمثیلات

زید نے اس لفظ سے کہ ہمارے تمام بل اور تمسکات اور دیگر کفالت نامجات نقدی جو بالفعل ہمارے مکان قیام واقع کلکتہ میں موجود ہیں فقط بکر کو ہبہ کیا اور زید کی وفات کیوقت وہ سب مال زید کے مکان کرایہ واقع کلکتہ سے اوٹھ گیا تھا۔

زید نے اس لفظ سے کہ ہمارا تمام اسباب خانہ داری جو ہمارے مکان کلکتہ میں اب موجود ہے فقط بکر کو ہبہ کیا موصی کا ایک مکان کلکتہ میں اور ایک مکان چنسورا میں ہے اور وہ باری باری سے دونوں مکان میں رہتا ہے اور جو کہ اسباب خانہ کا صرف ایک سٹ اپنے پاس رکھتا ہے لہذا جس مکان کو اوٹھ جاتا ہے وہی اسباب اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔ الحاصل زید کی وفات پر اسباب مذکور مکان واقع چنسورا میں موجود تھا۔

زید نے اس عبارت سے کہ ہمارا تمام مال محمولہ فلاں جہاز جو بالفعل دریائے ہوگلی میں لنگر گزین ہے فقط بکر کو ہبہ کیا

بعد ازاں وہ مال زید کی ہدایت سے ایک انبار خانہ میں اوٹھا دیا گیا اور جب زید فوت ہوا وہ اُسی انبار خانہ میں تھا۔
ان صورتوں میں سے کسی صورت میں ہبہ فسخ نہیں ہوگیا +

جب شئے موہوبہ ایسا نقد یا مال ہو جو خود موصی یا اوسکا کوئی قایمقام شخص ثالث سے حاصل کرے

دفعہ ۱۴۹ - جب شئے موہوبہ منجملہ اُس استحقاق کے ہو جسکی روسے کسی کو کسی شخص ثالث سے کوئی شئے قیمتی پہنچے بلکہ ایسا نقد یا اور مال ہو جو خود موصی یا اوسکے قایمقاموں کو شخص ثالث سے پہنچے تو موصی کا ایسا نقد یا اور مال حاصل کرنا بمنزلہ انفساخ ہبہ متصور نہیں ہے۔

الّا اگر موصی اوس نقد یا مال کو اپنی جایداد عام میں شامل کر دے تو البتہ ہبہ فسخ ہو جائیگا۔

تمثیل

زید نے بکر کو اس لفظ سے کہ منجملہ ہمارے دعوی ڈگری خالد کے جو کچھ روپیہ وصول ہو فقط۔ ہبہ کیا بعد ازاں کل زر دعوی ڈگری خالد زید کو وصول ہوا اور زید نے اوسکو اپنی جائیداد عام سے علیحدہ رکھا اس صورت میں ہبہ فسخ نہیں ہوا۔

تبدیل شئے موہوبہ بالتخصیص میں بذریعہ قانون مابین تاریخ وصیت و وفات موصی

دفعہ ۱۵۰ - جب کوئی شئے جو بالتخصیص ہبہ کیگئی ہو مابین تاریخ وصیتنامہ و تاریخ وفات موصی کے تبدیل ہو جاوے اور وہ تبدیل باقتضائے قانون یا بوجہ تعمیل شرائط کسی دستاویز جایز کے جسکی روسے شئے موہوبہ پر قبضہ ہو وقوع میں آئے تو ایسا ہبہ ایسی تبدیل کے باعث فسخ نہ سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

زید نے اس عبارت سے کہ ہمارا تمام روپیہ جو بطور پرامیسری نوٹ گورنمنٹ ہند سودی فیصدی ۵ ہمارے پاس ہے فقط۔ بکر کو ہبہ کیا۔

اور اوسکے پرامیسری نوٹ ہائے سودی فیصدی ۵ سے اور پرامیسری نوٹ سودی فیصدی ۴ زید کے حین حیات خرید کئے گئے۔

زید نے مبلغ ۱۰۰۰ پونڈ جو بطور کانسال یعنے کفالت نامجات نقدی انگلستان زید کے امانتداروں کے نام سے تھے بکر کو ہبہ کئے اور امانتداروں نے اوسی ۱۰۰۰ پونڈ کو زید کے نام خاص پر منتقل کر دیا۔

زید نے اپنی پرامیسری نوٹ ہائے گورنمنٹ ہند تعدادی ۱۰۰۰ جسکو زید پٹہ اقرار نامہ انعقاد کی رو سے

بذریعہ تحریر وصیتنامہ منتقل کرسکتا ہے بکر کو ہبہ کئے بعد ازاں باعتبار اختیار مندرجہ ادسی اقرار نامہ کے اُسی روپیہ سے کانسال یعنے کفالت نامجات نقدی انگلستان زید کے حین حیات خرید کئے گئے۔

اُن صورتوں میں کسی صورت میں ہبہ فسخ نہیں ہوا +

تبدیلی شئے موہوبہ بلاعلم موصی

دفعہ ۱۵۱ - جب کوئی شئے جو بالتخصیص ہبہ کیگئی ہو مابین تاریخ وصیتنامہ اور تاریخ وفات موصی کے تبدیل ہوجائے اور وہ تبدیل بلاعلم یا رضامندی موصی کے وقوع میں آئے تو ہبہ فسخ نہیں ہوتا۔

تمثیل

زید نے اپنے تمام کفالت نامجات نقدی انگلستان سودی فیصدی تین بکر کو ہبہ کئے زید کے مختار نے بلاعلم زید کے اُن کفالتنامجات سے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند خرید کئے تو ہبہ فسخ نہیں ہوا +

سرمایہ موہوبہ بالتخصیص کا کسی شخص ثالث کو اس شرط پر قرض دینا کہ وہ اُسے واپس کردے

دفعہ ۱۵۲ - جب کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہبہ کیا گیا ہو کسی شخص ثالث کو اس شرط سے قرضاً دیا جائے کہ وہ اوسیقدر روپیہ پیچھے سے ادا کرے اور شخص مذکور سرمایہ کو بجنسہ پورا کردے تو ہبہ فسخ نہیں ہوتا +

سرمایہ موہوبہ بالتخصیص کا فروخت ہوکر پھر خرید کیا جانا

دفعہ ۱۵۳ - جب کوئی سرمایہ جو بالتخصیص ہبہ ہوا ہو فروخت ہوکر اوسی قسم اور تعداد کا سرمایہ پیچھے سے خرید کیا جاوے اور وہ موصی کی وفات پر موصی کا مال ہو تو ہبہ فسخ نہیں ہوجائیگا +

فصل ۲۲ - ذکر ادائے مطالبجات کا جو شئے موہوبہ وارد ہون *

عدم ذمہ داری موصی دربارہ سبکدوشی کسی ذخائر موہوبہ لہٗ کے

دفعہ ۱۵۴ - جب کوئی جایداد جو بالتخصیص ہبہ کیگئی ہو موصی کی وفات کے وقت کسی ایسی کفالت یا رہن یا اور مواخذہ میں مبتلا ہو جسکو خود موصی یا اور شخص نے جسکے ذریعہ سے موصی دعویدار ہے پیدا کیا ہو تو اگر وصیتنامہ سے کوئی اور منشا اسکے خلاف نہ پایا جائے موہوب لہٗ کو لازم ہے کہ اگر شئے موہوبہ قبول کرے تو اوسکے شمول میں کفالت یا رہن یا دیگر

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدہوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ +

مواخذہ مذکور اپنے ذمہ لے اور جہانتک معاملہ مابین موہوب لہٗ اور جائداد موصی کے ہے کفالت یا رہن یا مواخذہ مذکور کا روپیہ ادا کرے۔

اگر وصیتنامہ میں کوئی ہدایت درباب ادائے قرضہ ہائے عام موصی کے مندرج ہو تو اوس ہدایت سے منشا رخلاف مستنبط نہ کیا جائے گا۔

توضیح ۔ پابندی ادائے زر بفاصلہ ایام مقررہ جسطرح زمین کی مالگذاری یا بھیج ادا ہوتی ہی اوس قسم کا مواخذہ نہیں ہے جو اسدفعہ میں مقصود ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو ایک انگوٹھی ہیرے کی جو زید کو خالد سے ملی تھی ہبہ کی زید کی وفات کے وقت وہ انگوٹھی ولید کے پاس مرہون ہے اور خود زید نے اُسکو رہن کیا تہا تو زید کے اوصیا کو لازم ہی کہ اگر موصی کی جائداد کفایت کرے تو بکر کو انگوٹھی چھڑا لینے کی اجازت دیں۔

(ب) زید نے بکر کو ایک زمینداری ہبہ کی کہ وہ زید کی وفات کیوقت بعوض عہ/ مرہون تھی اور اُسکی وفات کیوقت تمام زر اصل علاوہ سود تعدادی الــ/ کے واجب الادا ہے پس اگر بکر شئے موہوبہ کو قبول کرے تو اُسکو لازم ہے کہ بہ تسلیم اوس مواخذہ کے قبول کرے اور جہانتک معاملہ مابین بکر اور جائداد زید کے ہے زر رہن تعدادی لہٗ عہ/ جو واجب الادا ہے ادا کرے۔

تکمیل استحقاق موصی نسبت اشیائے موہوبہ کے اوسکی اپنی جائداد کے خرچ سے۔

دفعہ ۱۵۵ ۔ جب واسطے تکمیل استحقاق موصی وارث شئی موہوبہ کے کوئی امر عمل میں لانا ضرور ہو تو وہ امر موصی کی جائداد کے خرچ سے عمل میں لایا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) زید نے اقرار خریداری قطع اراضی بعوض قیمت معین کے الفاظ عام سے کرکے اراضی مذکور بکر کے نام ہبہ کی اور زرثمن ادا کرنیسے پہلے فوت ہوگیا تو لازم ہے کہ زرثمن زید کی جائداد سے ادا کیا جائے۔

(ب) زید نے واسطے خریداری ایک قطعہ اراضی بعوض مبلغ معین کے یہ اقرار کیا کہ اُس کا نصف زرثمن فوراً ادا کریگے اور باقی نصف کے اطمینان کیلئے اراضی مذکور رہن کر دینگے بعد ازآں زید بکر کو وہی اراضی ہبہ کر کے اور زرثمن کا کوئی جزو ادا یا اوسکا اطمینان کرنیسے پہلے فوت ہوگیا اس صورت میں زرثمن

کا ایک نصف زید کی جائداد سے دلایا جائے گا ✤

موہوب لہٗ کی جائداد کی بری الذمگی مواخذہ ہائے مالگذاری و لگان واجب الادائے میعاد مقررہ سے

دفعہ ۱۵۶ - جب کوئی استحقاق واقعہ جائداد غیر منقولہ ہبہ کیا جائے اور جائداد مذکور کی بابت کچھہ روپیہ از قسم مالگذاری اراضی یا زر لگان یا کرایہ اوقات مقررہ پر دینا پڑتا ہو تو موصی کی جائداد اس بات کی ذمہ دار ہو کہ جہانتک معاملہ مابین جائداد اور موہوب لہٗ کے ہے زر مذکور یا جزو اوسکا جو کچھہ موصی کی وفات تک واجب الادا ہوا دا کرے -

تمثیل

زید نے اپنا مکان جسکی بابت ما عہ سالانہ بطور کرایہ واجب الادا ہے بکر کو ہبہ کیا بعد ازاں زید نے اپنا زر کرایہ وقت مقررہ پر ادا کر کے اُسکے پچیس ۲۵ روز پیچھے وفات پائی تو کرایہ کی باقی تعدادی ۲۵ زید کی جائداد سے لیجائے گی ✤

موہوب لہٗ با لتخصیص کے حصّہ جماعت مشترکہ کی بری الذمگی

دفعہ ۱۵۷ - اگر وصیتنامہ میں کچھہ اور ہدایت نہو تو جس صورت میں کہ کچھہ حصص نقدی کسی جماعت سرمایہ مشترکہ کے بالتخصیص ہبہ کئے جائیں اگر کچھہ روپیہ حصّہ داری کا یا اور قسم کا مطالبہ بروقت وفات موصی اونھیں حصص کی بابت موصی کی ذمہ واجب ہو تو روپیہ یا مطالبہ مذکور جہانتک معاملہ مابین جائداد موصی اور موہوب لہٗ کے ہے جائداد موصی سے ادا کیا جائیگا -

خلاف اسکے اگر کوئی روپیہ حصّہ داری کا یا اور مطالبہ موصی کی وفات کے بعد اونھیں حصص کی بابت واجب الادا ہو جائے تو جہانتک معاملہ مابین جائداد موصی اور موہوب لہٗ کے ہے وہ روپیہ یا مطالبہ موہوب لہٗ کے ذمہ رہے گا بشرطیکہ وہ ہبہ قبول کرے -

تمثیلات

(الف) - زید نے اپنے حصص واقع کسی ریلوے کمپنی کے بکر کو ہبہ کئے زید کی وفات کیوقت مبلغ پانچ پونڈ بابت ہر حصہ کے اوسی تعداد کا مطالبہ حسب ضابطہ ہو چکا تھا اور مبلغ پانچ شلنگ بابت سود ہر حصہ کے زید کے ذمہ واجب الادا تھا تو یہ دونوں رقمیں زید کی جائداد سے دلائی جائینگی -

(ب) زید نے کسی جماعت سرمایہ مشترکہ میں جو قایم ہونیوالی تھی پچاس حصّہ لینے کا اقرار کر کے یہ عہد کیا کہ ہم ہر حصّہ کی بابت چار پانچ پونڈ دینگے اور قبل اسکے کہ حصص پر زید کا استحقاق کامل ہوسکے مبلغ مذکور کا ادا کرنا فرض ہے بعد ازاں زید نے وہی حصص بکر کو ہبہ کئے تو وہ روپیہ جسکا ادا کرنا زید کی تکمیل استحقاق

کے لئے ضرور ہے زید کی جایداد سے دیا جائے گا۔

(ج) زید نے اپنے حصص واقعہ کسی ریلوے کمپنی کے بکر کو ہبہ کئے بکر نے ہبہ قبول کیا اور زید کی وفات کی بعد حصص کے جزو قیمت غیر موداے کا مطالبہ کیا گیا تو جزو قیمت غیر موداے بکر سے لیا جائیگا۔

(د) زید نے اپنے حصص واقعہ کسی جماعت سرمایہ مشترک کے بکر کو ہبہ کئے بکر نے ہبہ قبول کیا بعد ازان کاروبار جماعت کا شکست ہوکر عند التصفیہ جمع و خرچ کے ہر حصہ دار سے مطالبہ حصہ رسدی کیا گیا تو زر حصہ رسدی موہوب لہٗ سے لیا جائے گا۔

(ہ) زید کسی ریلوے کمپنی کے دس حصص کا مالک ہو اور حصہ دارون کے کسی مجمع میں جو زید کی حین حیات منعقد ہوا تھا یہ تجویز ہوئی کہ ہر حصہ پر تین پونڈ کا مطالبہ ہوکر تین قسطوں میں وصول کیا جائے زید اپنے حصص بکر کو ہبہ کرکے مابین اُس تاریخ کے جو پہلی قسط کے ادا اور اوس تاریخ کے جو دوسری قسط کے ادا کے لئے مقرر ہوئی تھی بلا ادخال روپیہ قسط اول کے فوت ہو گیا تو قسط اول زید کی جایداد سے لیجائیگی اور باقی دو اقساط بکر کے ذمہ رہینگی بشرطیکہ وہ ہبہ قبول کرے۔

فصل ۲۳ ذکر ان اشیاء موہوبہ کا جنکی تشریح الفاظ عام میں ہو *

ہبہ اشیاء جنکی تشریح الفاظ عام میں ہو

دفعہ ۱۵۸۔ اگر کوئی شئے ہبہ کیجائے مگر اوسکی تشریح الفاظ عام میں ہو تو وصی کو لازم ہے کہ موہوب لہٗ کیلئے ایسی شئے خرید کرے جسپر وہ تشریح بطور معقول صادق آئے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک جوڑی سیج گاڑی کے گھوڑوں کی یا کوئی انگوٹھی ہیرے کی بکر کو ہبہ کی تو اگر موصی کی جایداد کفایت کرے وصی کو لازم ہے کہ موہوب لہٗ کے لئے ایسی اشیا مہیا کرے۔

(ب) زید نے بتحریر ان الفاظ کے کہ ہماری جوڑی سیج گاڑی کے گھوڑوں کی فقط بکر کو ہبہ کیا زید کی وفات کیوقت اُسکے پاس سیج گاڑی کے گھوڑوں کی کوئی جوڑی نہ تھی تو یہ ہبہ ساقط ہے۔

* یہ فصل و میتنا مجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس اور بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ع دفعہ ۲۔

فصل ۲۴ - ہبہ بہ نسبت سود یا انتفاع کسی سرمایہ کے ٭

دفعہ ۱۵۹ - جب سود یا انتفاع کسی سرمایہ کا کسی شخص کو ہبہ کیا گیا ہو اور وصیتنامہ سے موصی کی یہ نیت معلوم ہو کہ موہوب لہ شئے موہوبہ پر صرف ایک میعاد محدود تک متصرف رہے تو نہ صرف سود بلکہ زر اصل بھی موہوب لہ کا مال سمجھا جائے گا۔

ہبہ بہ نسبت سود یا انتفاع سرمایہ کے

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو اپنے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند سودی صمہ سیکڑہ کا سود ہبہ کیا اور وصیتنامہ میں کوئی اور فقرہ اُن پرامیسری نوٹوں کی نسبت درج نہیں ہوا تو بکر زید کے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند سودی صمہ سیکڑہ کا مستحق ہے۔

(ب) زید نے اپنے پرامیسری نوٹہائے گورنمنٹ ہند سودی صمہ سیکڑہ کا سود بکر کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر خالد کو ہبہ کیا تو بکر اپنی حیات تک نوٹہائے مذکورہ کا سود پانیکا مستحق ہے اور بکر کی وفات پر خالد خود نوٹوں کا مستحق ہوگا۔

(ج) زید نے بکر کو اپنی اراضی واقعہ لنڈن کا زرلگان ہبہ کیا تو بکر اراضی پانیکا مستحق ہے۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ - زیر دفعہ ۱۰۱۔

فصل ۲۵ - ذکر ہبہ زر سالانہ ٭

دفعہ ۱۶۰ - جب کوئی سالانہ وصیتنامہ میں مقرر ہوا ہو تو موہوب لہ صرف اپنی حیات تک سالانہ پانیکا مستحق ہے - الّا اوسصورت میں کہ وصیتنامہ سے اسکے خلاف منشا ر پایا جاوے اور اس قاعدہ سے بدیں وجہ انحراف کرنا جائز نہیں ہو کہ وصیتنامہ میں ہدایت ہو کہ زر سالانہ موصی کی جائداد عام سے ادا کیا جائے یا کہ کچھ روپیہ اسغرض سے ہبہ کیا گیا کہ اُس سے سالانہ خرید کیا جائے۔

سالانہ مندرجہ وصیتنامہ کا حیات تک واجب الادا ہونا الّا اُس صورت میں کہ وصیت سے اُسکے خلاف منشا پایا جائے

٭ یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے - ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ شنہ ۱۸۷۰ء - دفعہ ۲ -

تمثیلات

(الف) زید نے بکر کو صار ماہواری ہبہ کیا تو بکر مستحق ہے کہ اپنی حیات تک ہر سال صار پاتا رہے۔

(ب) زید نے بکر کو صار ماہواری ہبہ کیا تو بکر مستحق ہو کہ اپنی حیات تک ہر مہینے میں صار پاتا رہے۔

(ج) زید نے صار سالانہ بکر کو اُسکی حیات تک اور اُسکی وفات پر خالد کو ہبہ کیا تو بکر مستحق ہے کہ اپنی حیات تک صار سالانہ پاتا رہے اور خالد مستحق ہے کہ اگر بکر اوسکے روبرو فوت کرے تو تاریخ وفات بکر سے اپنی وفات کی تاریخ تک صار سالانہ پاتا رہے۔

وقت تفویض جب وصیتنامہ میں یہ ہدائیت ہو کہ کسی شخص کیلئے سالانہ کسی جایداد کی زرشن یا موصی کی جایداد عام سے مقرر کیا جاوے یا جب وصیتنامہ میں کچھ روپیہ اسغرض خاص سے ہبہ ہوا ہو کہ اُس سے سالانہ خرید کیا جاوے

دفعہ ۱۶۱ جب وصیتنامہ میں یہ ہدائیت ہو کہ کسی شخص کیلئے سالانہ کسی جایداد کے زرشن سے یا موصی کی جایداد عام سے مقرر کیا جاوے یا جب وصیتنامہ میں کچھ روپیہ اسغرض خاص سے ہبہ ہوا ہو کہ اُس سے کوئی سالانہ کسی شخص کیلئے خرید کیا جائے تو استحقاق موہوب لہ کا نسبت شئے موہوبہ کے اوسی روز سے قایم ہو جائیگا جب موصی فوت کرے اور موہوب لہ مستحق ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے اپنے لئے سالانہ خرید کرائے یا وہ روپیہ حاصل کرے جو وصیتنامہ میں اوس غرض سے مقرر کیا گیا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ ہدائیت کی کہ ہمارے اوصیا ہماری جایداد سے ایک سالانہ تعدادی الــــــہ بکر کیلئے خرید کریں تو بکر مستحق ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے سالانہ حین حیاتی تعدادی الــــــہ اپنے لئے خرید کرائے یا اوسقدر مبلغ قبول کرے جو واسطے خرید سالانہ تعداد مذکور کے مکتفی ہو۔

(ب) زید نے ایک سرمایہ تا حیات بکر کے ہبہ کر کے یہ ہدائیت کی کہ بعد وفات بکر کے اوس سرمایہ سے ایک سالانہ خالد کیلئے خرید کیا جائے موصی بکر اور خالد دونوں کے روبرو فوت ہوگیا اور خالد نے بکر کے روبرو وفات پائی تو بکر کی وفات کیوقت وہ سرمایہ خالد کے قایمقاموں کو پہونچے گا۔

کمی سالانہ

دفعہ ۱۶۲ جب کوئی سالانہ ہبہ کیا جائے الّا موصی کی اوسقدر جایداد نہ ہو کہ تمام اشیائے موہوبہ وصیتنامہ کے ادا کیلئے کافی ہو تو سالانہ مذکور اُسی مقدار تک کم کیا جائیگا جس مقدار تک دیگر ہبہ ہائے نقدی مندرجہ وصیتنامہ کم کیجائیں۔

جب کوئی سالانہ اور بقایا جایداد ہبہ ہو تو ادا کل سالانہ ادا ہونا چاہئے

دفعہ ۱۶۳ جب وصیتنامہ میں کوئی سالانہ ہبہ ہوا ہو اور علاوہ براں جایداد مابقی بھی موہوب ہو تو قبل اسکے کہ جایداد مابقے کا موہوب لہ جایداد مابقے کا کوئی جزو پاوے سالانہ

تمام و کمال ادا کیا جائیگا اور اگر ضرورت ہو جائیدادِ موصی کا سرمایہ سالانہ پورا کرنے کیلئے کام میں لایا جائے گا۔

فصل ۲۶۔ ذکرِ ہبہ کا جو بنام قرضخواہوں اور حقداران معاش کے کیا جائے *

قرضخواہان بادی النظر میں شئے موہوبہ علاوہ قرضہ کے بھی مستحق ہیں۔

دفعہ ۱۶۴ - جب کوئی مدیون اپنے وصیتنامہ میں کوئی شئے اپنے دائن کو ہبہ کرے اور وصیتنامہ سے یہ ظاہر نہ ہو کہ ہبہ مذکور سے دین کا ایفا مراد تھا تو دائن علاوہ دین یافتنی اپنے کے شئے موہوبہ کا بھی مستحق ہوگا۔

طفل شئے موہوبکے علاوہ اپنی معاش کا بھی مستحق ہے

دفعہ ۱۶۵ - جب کوئی والد یا والدہ جسپر اقرارنامہ کی رو سے کسی طفل کی معاش مہیا کرنا واجب ہے اپنے اقرار سے عہدہ برا نہ ہو بلکہ پیچھے سے طفل مذکور کو اپنے وصیتنامہ میں کوئی شئے ہبہ کرے اور یہ نہ لکھے کہ شئے موہوبہ سے معاش کا ایفا مراد ہے تو طفل مذکور نہ صرف شئے موہوبہ بلکہ اپنا معاش بھی پانیکا مستحق ہوگا۔

تمثیل

زید نے قبل اسکے کہ اوسکا ازدواج ہندہ کیساتھ ہوا بذریعہ تحریر اقرارنامہ یہ وعدہ کیا کہ ہم ہر دختر کو جو اس ازدواج سے پیدا ہو معاش تعدادی عہ اسوقت دینگے جب دختر کا ازدواج ہوا اور اوس اقرار کا ایفا نہیں ہوا بعد ازاں زید نے اپنی اور ہندہ کی جسقدر دختروں کا ازدواج ہو گیا تھا ہر ایک کو اپنے وصیتنامہ میں عہ ہبہ کیا اس صورت میں موہوب لہم مستحق ہیں کہ علاوہ شئے موہوبہ کے اپنا معاش بھی پاویں۔

موہوب لہ کیلئے بعد میں کوئی معاش مقرر کرنے سے انفساخ لازم نہیں آتا۔

دفعہ ۱۶۶ - کوئی ہبہ مندرجہ وصیتنامہ اسوجہ سے کلاً یا جزاً فسخ نہ ہو جائیگا کہ موصی نے اسکے بعد اوسی موہوب لہ کیواسطے کوئی معاش بذریعہ تحریر وثیقہ وغیرہ مقرر کر دیا۔

تمثیلات

(الف) زید نے مبلغ عہ اپنے بیٹے بکر کو ہبہ کیا بعد ازاں عہ بکر کو دیا تو اس عمل سے ہبہ مندرجہ وصیتنامہ فسخ نہیں ہو گیا۔

(ب) زید ہندہ کو کہ وہ اوسکی بھانجی یتیم ہے اور اسکے بچپن سے زید اوس کی خبر گیری کرتا آیا ہے للعہ ہبہ کیا بعد ازاں جب ہندہ کا ازدواج ہوا تب زید نے ہندہ کے لئے عہ کا وثیقہ لکھدیا تو اس وجہ سے ہبہ مندرجہ وصیت نامہ کم نہ کیا جائے گا۔

* یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور سکھوں اور جینیوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲۔

فصل ۲۷ ذکر اختیار احدالامرین ⁎

واقعات جنکے رو سے احدالامرین اختیار کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۱۶۷- اگر کوئی شخص اپنے وصیتنامہ میں کوئی ایسی شئے ہبہ کرے جسکے منتقل کرنیکا اوسکو اختیار نہیں ہے تو وہ شخص جو شئے مذکور کا اصل مالک ہو مجاز ہی کہ احدالامرین اختیار کرے یعنے ہبہ مندرجہ وصیتنامہ کو بحال رکھے یا اوسپر معترض ہو اور اگر معترض ہو تو اوسکو لازم ہے کہ اُن فوائد سے دست بردار ہو جو وصیتنامہ میں اُسکے لئے تجویز ہوئے ہوں ⁎

اُن حقوق کا پہنچنا جنسے دست برداری کیجائے

دفعہ ۱۶۸- حق اُن فوائد کا جنسے دست برداری کیجائے اوسیطرح پہونچے گا کہ گویا وہ وصیتنامہ میں موہوب لہٗ کو نہیں دیا گیا تھا اِلّا تعداد یا مالیت اوس شئے موہوبہ کی جو موصی اپنے وصیتنامہ کی رو سے دینا چاہتا تہا حق مذکور سے منہا ہو کر موہوب لہٗ محروم کو دلائی جائیگی ⁎

موصی کا یقین دربارہ اپنے مالک ہونیکے غیر ضروری ہے

دفعہ ۱۶۹- یہ قاعدہ دونوں صورتوں سے یعنے جبکہ موصی اُسی شئے کو جسکو اوس نے وصیتنامہ میں ہبہ کیا ہو اپنا مال سمجھتا ہو اور اپنا مال نہ سمجھتا ہو متعلق کیا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) کھیت واقعہ سلطانپور خالد کی ملکیت ہی مگر زید نے اوسکو بکر کے نام ہبہ کر کے خالد کیلئے ہبہ نقدی تعدادی الـ ہہ تجویز کیا خالد نے احدالامرین اختیار کر کے اپنا کھیت واقعہ سلطانپور جسکی مالیت لار ہے اپنے پاس رکھا اس صورت میں خالد کا حق نسبت ہبہ نقدی تعدادی الـ ہہ کے ساقط ہو گیا اور منجملہ اسکے لار بکر کو پہونچیگا اور باقی مار جایداد مابقے کے موہوب لہٗ کو دیا جائیگا یا مطابق قواعد وراثت ترکہ غیر وصیتی کے جیسا موقعہ ہو دلایا جائے گا۔

(ب) زید نے ایک جایداد بکر کو اس شرط سے ہبہ کی کہ اگر بکر کا بڑا بھائی (جسکا ازدواج ہو کر اولاد بھی ہو گئی ہے) کوئی لڑکا نہ چھوڑ کے فوت کرے تو بکر کو پہنچے معہذا زید نے کوئی زیور بھی خالد کو دیا جو بکر کا مال تہا تو بکر کو چاہیئے کہ احدالامرین اختیار کر کے زیور سے دستکش ہو یا جایداد سے۔

⁎ یہ فصل وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس اور بمبئی سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ ⁎

(ج) زید نے بکر کو الـ سہ اور خالد کو ایک ایسی جائداد ہبہ کی کہ مطابق وثیقہ کے اگر زید کا بڑا بھائی (جسکا ازدواج ہو کر اولاد بھی موجود ہے) کوئی لڑکا نہ چھوڑ کے فوت کرے وہ جائداد بکر کی ملکیت ہو جائیگی پس بکر کو لازم ہے کہ احدالامرین اختیار کرکے جائداد سے دستکش ہو یا ہبہ نقدی سے

(د) زید نے کہ اٹھارہ برس کی عمر کا اور برٹش انڈیا میں سکونت مستقل رکھتا ہے الا اوسکی کچھہ جائداد غیر منقولہ انگلستان میں ہے جو زید کی وفات پر خالد کو پہونچیگی کچھہ مال خالد کو ہبہ کیا اور بحفظ اوس ہبہ کے کل جائداد ہر قسم کی جہاں کہیں ہو بکر کو ہبہ کر کے لعد برس سے کم عمر میں وفات پائی تو وہ جائداد غیر منقولہ واقع انگلستان وصیت نامہ کی روسے منتقل نہو سکے گی اور خالد مجاز ہوگا کہ بلا ترک جائداد غیر منقولہ واقعہ انگلستان کے اپنی شئے موہوبہ کا دعویدار ہو +

ہبہ جو کسی شخص کے فائدہ کیلئے کیا گیا ہو بغرض احدالامرین کس طرح متصور ہوگا

دفعہ ۱۷۰۔ اگر کوئی شئے کسی شخص کے فائدہ کیلئے ہبہ کیجائے تو جہانتک موہوب لہ کے اختیار احدالامرین سے غرض ہے وہ بمنزلہ ہبہ بنام ذات خاص موہوب لہ کے ہے۔

تمثیل

کھیت واقعہ سلطانپور خورد بکر کی ملکیت ہے اور زید نے وہی ملکیت خالد کو ہبہ کی اور سوائے اوسکے ایک اور کھیت واقعہ سلطانپور بزرگ اپنے اوصیا کو بقید اس ہدایت کی ہبہ کیا کہ وہ اوسکو فروخت کر کے زرثمن سے دیون ذمگی بکر ادا کریں تو بکر کو احدالامرین اختیار کرنا لازم ہے کہ وصیتنامہ کی شرائط کا پابند ہے گا یا خلاف وصیتنامہ کے اپنا اجارہ موسومہ سلطانپور خورد اپنے پاس رکھے گا +

وہ شخص جو صریحاً فائدہ حاصل نہ کرتا ہو احدالامرین اختیار کرنیکا پابند نہیں

دفعہ ۱۷۱۔ جس شخص کو وصیتنامہ کی روسے صریحاً کچھہ فائدہ نہ پہنچتا ہو الا وہ اوس سے ضمناً مستفید ہوتا ہو اوسکے لئے احدالامرین اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمثیل

اراضی واقعہ سلطانپور وثیقہ کی روسے خالد کو اوسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر ولید اوسکے طفل واحد کو بخشی گئی ہے زید نے اپنے وصیتنامہ میں وہی اراضی سلطانپور بکر کو اور الـ سہ نقد خالد کو ہبہ کیا موصی کو مرنے سے کچھہ تھوڑے دن پیچھے خالد بھی احدالامرین اختیار نہ کرکے بلا وصیت فوت ہو گیا اسیبب

ولید نے اختیار نامہ اہتمام ترکہ خالد حاصل کر کے اپنی حیثیت مہتمم کے اعتبار سے اور از طرف ترکہ خالد کے احد الامرین اختیار کر کے شئے موہوبہ وصیتنامہ قبول کی یعنے باعتبار حیثیت مذکورہ نقد موہوبہ تعدادی الـ لیکر بکر کو حساب زرلگان ارضی سلطانپور بابت ایام مابعد وفات موصی لغائیت وفات خالد کے سمجھا دیا۔ اس صورت میں قطع نظر حیثیت مہتمی کے ولید اپنی ذات خاص سے ارضی سلطانپور پر خلاف مضمون وصیتنامہ قابض رہنے کا مستحق ہے +

دفعہ ۱۷۲ - جو شخص اپنی حیثیت ذاتی سے کسی وصیتنامہ کی روسے کوئی فائدہ حاصل کرے تو وہ مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیتنامہ کے احد الامرین اختیار کرے۔

شخص جو اپنی حیثیت ذاتی سے بروئے وصیتنامہ کوئی فائدہ حاصل کرے مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیتنامہ احد الامرین اختیار کرے

تمثیل

وثیقہ کی روسے علاقہ موسومہ سلطانپور زید کو اُسکے حین حیات اور اوسکی وفات پر بکر کو بخشا گیا ہے زید نے علاقہ موسومہ سلطانپور ولید کو اور اعـ نقد بکر کو اور الـ نقد خالد کو جو بکر کا طفل واحد ہے ہبہ کیا موصی کو مرنیسے کچہہ تھوڑے دن پیچھے بکر احد الامرین اختیار کر کے فوت ہو گیا خالد نے ترکہ بکر کے اہتمام کا اختیار نامہ حاصل کر کے از روئے نفاذ اختیار احد الامرین علاقہ سلطانپور خلاف مضمون وصیتنامہ کے اپنے پاس رکھا اور نقد موہوبہ تعدادی اعـ سے دستکش ہوا پس خالد مجاز ہے کہ حسب متذکرہ صدر عمل کرے اور وصیت نامہ کی روسے الـ بھی جو اوسکے نام ہبہ ہوا تھا حاصل کرے۔

مستثنٰے متعلقہ ہرشش قواعد گذشتہ جب وصیتنامہ میں یہ لکھا ہو کہ کوئی خاص شئے موہوبہ کسی اور شئے کے عوض ہے جو موہوب لہٗ کا مال خاص ہے اور شئے ثانی الذکر بھی وصیتنامہ کی رو سے ہبہ ہو گئی ہو تو اگر موہوب لہٗ شئے ثانی الذکر کا دعوےٰ کرے اوسکو لازم ہے کہ شئے موہوبہ خاص سے دستکش ہو مگر یہ لازم نہیں ہے کہ کسی اور فوائد سے بھی دستکش ہو جو وصیتنامہ میں اسکے لئے تجویز ہوئے ہوں۔

تمثیل

مطابق اس وثیقہ کے جو زید کے ازدواج کے وقت تحریر ہوا اوسکی زوجہ مستحق ہے کہ اگر شوہر اُسکے روبرو فوت کرے تو علاقہ موسومہ سلطانپور پر اپنے حین حیات متصرف رہے۔

زید نے اپنے وصیتنامہ میں اپنی زوجہ کو بجائے اُس حق کے جو زوجہ کو علاقہ سلطانپور میں پہنچتا تھا ایک

سالانہ حیاتی تعدادی دو سو پونڈ ہبہ کرکے علاقہ مذکور اپنے بیٹے کے نام ہبہ کر دیا مگر اوسی وصیتنامہ میں اپنی زوجہ کے لئے الـ۱۰۰ پونڈ نقد لکھدیا زوجہ نے احدالامرین اختیار کرکے وہی حق قبول کیا جو وثیقہ کی رو سے اوسکو پہنچتا ہے لہذا زوجہ کو سالانہ سے دستکش ہونا لازم ہے مگر نقد موہوبہ تعدادی الـ۱۰۰ پونڈ سے دست بردار ہونا ضرور نہیں ہے۔

ایک موصی نے ہبہ اپنی کل جائداد کا بنام اپنے بھتیجے کے کیا۔ اور اس جائداد میں اوسنے اپنی بھائی کی بیوہ کا حصہ جائداد موروثی میں شامل کیا مگر ساتھ ہی اسکے اُسنے انتظام مناسب واسطے اُسکے نان و نفقہ کی بوجہ اُسکے کیا۔ اول بیوہ نے بابت اس نان و نفقہ کے جو از روئے وصیتنامہ اوسکو دلایا گیا تہا نالش کی۔ اور نان و نفقہ مذکور حاصل کیا اور بعد ازان اسنے واسطے حصہ جائداد موروثی کے نالش دایر کی۔ تجویز ہوئی کہ اگرچہ بلحاظ مسئلہ انتخاب دفعہ ہذا کے بیوہ اسبات سے ممتنع تھی کہ پھر نالش واسطے حصہ جائداد موروثی کے رجوع کرے۔ الا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نالش حسب احکام دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع السماعت ہے کیونکہ ہر دو دعاوی جداگانہ بلکہ متناقض ایکدوسرے کے تھے اور بناء اسوجہ نالش سی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ (۱)

کب قبولیت فائدہ بمنزلہ موہوب لہ کے حسب وصیتنامہ احدالامرین اختیار کرنیکے ہے

دفعہ ۱۷۳۔ قبول کرنا کسی فائدہ کا جو وصیتنامہ میں موہوب ہوا ہو بمنزلہ اسکے ہے کہ موہوب لہ نے وصیتنامہ کے موجب احدالامرین اختیار کیا بشرطیکہ موہوب لہ کو اپنے استحقاق نفاذ اختیار احدالامرین سے اور اُن حالات سے واقفیت ہو جو کسی شخص سلیم العقل کو مزاج میں وقت نفاذ اختیار احدالامرین کے موثر ہوتے بشرطیکہ وہ حالات مذکور کے دریافت کرنیسے احتراز کرے۔

تمثیلات

(الف) زید علاقہ سلطانپور خورد کا مالک اور ایک اور علاقہ سلطانپور کلاں پر اپنی حیات تک استحقاق رکھتا ہے اور وہ علاقہ زید کی وفات پر اوسکے بیٹے بکر کی ملکیت قطعی ہو جائیگا زید کے وصیتنامہ میں علاقہ سلطانپور خورد بکر کو اور علاقہ سلطانپور کلاں خالد کو ہبہ کیا گیا بکر نے بحالت لاعلمی اوس حق کے جو اوسکو علاقہ سلطانپور کلاں میں پہنچتا تہا خالد کو علاقہ سلطانپور کلاں پر قابض ہونے دیا اور خود علاقہ سلطانپور خورد پر دخیل ہوا تو اس امر سے بکر نے ہبہ علاقہ سلطانپور کلاں موسومہ خالد کو تسلیم نہیں کیا۔

(ب) بکر کہ زید کا پسر کلاں ہے ایک علاقہ موسومہ سلطانپور پر قابض ہے زید نے اپنے وصیتنامہ میں علاقہ سلطانپور خالد کو اور اپنی تمام جائداد مابقی بکر کو ہبہ کی۔ زید کے اوصیا نے بکر کو یہ لکھدیا کہ جائداد مابقی کی ملکیت قریب صمد کے ہو جائے گی اور خالد کو واسطے کرنے دخل اوپر علاقہ سلطانپور کے اجازت دی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۔

بکر کو پیچھے سے معلوم ہوا کہ جایداد ملبقئے اصمار سے زیادہ نہیں ہے تو بکر نے اُس ہبہ کو تسلیم نہیں کیا جسکی رو سے علاقہ سُلطانپور خالد کو دیا گیا تھا۔ +

التزام بصورت قابض رہنے موہوب لۂ کے دو سال تک

دفعہ ۱۷۴ - اگر بالعکس اسکے ثابت نہ کیا جائے تو موہوب لۂ کا حالات متذکرہ صدر سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا اوس صورت میں لازم آئیگا جبکہ موہوب لۂ اون فوائد پر جو وصیتنامہ میں اُسکے لئے تجویز ہوئے ہوں دو برس تک متصرف رہا اور کوئی فعل متضمن اظہار اپنے احتراز کے اوس عرصہ میں نہ کیا ہو۔

بحالی ہبہ بذریعہ فعل موہوب لۂ

دفعہ ۱۷۵ - موہوب لۂ کا حالات مذکور سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا مشارٌالیہ کے ایسے فعل سے بھی لازم آئیگا جسکے باعث اُن اشخاص کو جو شئے موہوبہ سے غرض رکھتے ہوں وہی حیثیت پھر دینا غیر ممکن ہو جو حیثیت اونکو فعل مذکور کے وقوع سے پہلے حاصل تھی۔

تمثیل

زید نے ایک جایداد جو خالد کا مال ہے بکر کو اور ایک کہان کوئلہ کی خالد کو ہبہ کی خالد نے کھان پر قبضہ کرکے تمام کوئلہ اُس سے کھدوا لیا تو خالد نے اس عمل سے ہبہ جایداد کا جو بکر کے نام ہوا ہے تسلیم کیا +

کب موصی کے قائمقامان موہوب لۂ کو احدالامرین اختیار کرنیکی نسبت کہہ سکتے ہیں

دفعہ ۱۷۶ - اگر موہوب لۂ موصی کی وفات سے ایک برس کے اندر اپنا ارادہ نسبت منظور یا نہ منظور کرنے وصیتنامہ کے موصی کے قائمقاموں پر نہ ظاہر کرے تو قائمقاموں کو لازم ہے کہ اوس میعاد کے منقضی ہونے پر موہوب لۂ سے واسطے نافذ کرنے اپنے اختیار احدالامرین کے اِستدعا کریں۔

عدم تعمیل کا نتیجہ

اور اگر موہوب لۂ اِستدعائے مذکور کے پہنچنے سے عرصہ معقول کے اندر اسکی تعمیل نہ کرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اوس نے وصیتنامہ کا منظور کرنا اختیار کیا +

التوائے احدالامرین بصورت ناقابلیت

دفعہ ۱۷۷ - اگر موہوب لۂ نالائق ہو تو نفاذ اختیار احدالامرین کا اوسوقت تک ملتوی رہے گا کہ موہوب لۂ کی نالیاقتی ختم ہو جائے یا کہ کوئی حاکم مجاز اوس کی طرف سے اختیار احدالامرین نافذ کرے +

فصل ۲۸ ذکر ہبہ بحالت مرض الموت کے*

جایداد قابل انتقال بذریعہ ہبہ بحالت مرض الموت

دفعہ ۱۷۸- ہر شخص مجاز ہے کہ جس شئی منقولہ کو وہ وصیتنامہ کی رو سے منتقل کر سکتا ہو اوسکو ایسے ہبہ کے ذریعہ سے منتقل کرے جو بحالت مرض الموت وقوع میں آوے۔

تعریف ہبہ بحالت مرض الموت

ہبہ بحالت مرض الموت اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص جو بیمار اور اپنے مرض لاحقہ سے جلد مرنیکا خوف رکھتا ہو کوئی شئے منقولہ کسی شخص غیر کو اس غرض سے حوالہ کرے کہ اگر واہب اوسی مرض میں فوت کرے تو شخص غیر اوسی شئے کو بطور موہوبہ اپنے تصرف میں لائے۔

تنسیخ ہبہ

اور جائز ہے کہ واہب ایسا ہبہ پیچھے سے فسخ کرے۔

کب غیر موثر سمجھا جائیگا

اور اگر واہب اوس مرض سے صحت پائے جسکے لاحق رہنے کے ایام میں ہبہ کیا گیا تھا یا موہوب لہٗ واہب کے روبرو فوت کرے تو ہبہ مذکور غیر موثر سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) زید لئے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے اشیائے مفصلہ ذیل بکر کو اس غرض سے حوالہ کیں کہ اگر زید فوت ہو جائے تو بکر اونکو اپنے قبضہ میں رکھے۔

ایک گھڑی۔ قطعہ تمسک نوشتہ خالد موسومہ زید۔ قطعہ بنک نوٹ۔ قطعہ پرامیسری نوٹ گورنمنٹ ہند جسپر بائع کا نام اور اوسکے اوپر سفیدی واسطے اندراج عبارت بیع کے چھوڑ دی گئی ہے۔ بل آف اکسچینج یعنے ہنڈی جسپر بائع کا نام اور اوپر سفیدی واسطے اندراج عبارت بیع کے چھوڑ دی گئی ہے۔ بعض رہن نامجات۔ زید نے اوسی مرض میں وفات پائی جسکے لاحق رہنے کے ایام میں اسنے اشیائے مذکورہ ہبہ کی تھیں لہذا بکر اشیائے مفصلہ ذیل کا مستحق ہے۔

گھڑی مذکور۔ زر قرضہ جسکے اطمینان کیلئے خالد کا تمسک لکھا گیا تھا۔ بنک نوٹ۔ پرامیسری نوٹ گورنمنٹ ہند۔ بل آف اکسچینج یعنے ہنڈی۔ وہ روپیہ جسکے اطمینان کیلئے رہن نامجات لکھے گئے تھے

(ب) زید لئے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے اپنے کسی صندوق یا انبار خانہ کی کنجی جسمیں زید کا مال

---

*فصل ہذا اہل ہنود سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء)

کثیر المقدار رکھا ہے اس نیت سے بکر کے حوالہ کی کہ بکر کو مال محولہ صندوق یا انبار خانہ پر اختیار رہے اور بکر کو ہدایت کی کہ اگر زید فوت ہوجائے تو بکر اوسکو بطور مال خود رکھ لے زید نے اوس مرض میں وفات پائی جسکو لاحق رہنے کے وقت زید نے اشیائے مذکورہ حوالہ کی تھیں تو بکر صندوق اور اوسکے مال محولہ یا مال کثیر المقدار موجودہ انبار خانہ کا مستحق ہے۔

(ج) زید نے کہ بیمار اور حالت مرض الموت میں ہے چند اشیائے علیحدہ علیحدہ پولندوں میں بند کرکے ایک پولندے پر نام بکر اور دوسرے پر نام خالد کا لکھوایا مگر زید کی حیات تک وہ پولندے اشخاص موسوم الیہ کو حوالہ نہیں کیے گئے اور زید اوسی مرض میں فوت ہوا جسکے لاحق رہنے کے وقت زید نے پولندے علیحدہ کیے تھے اس صورت میں بکر اور خالد اشیائے محولہ پولندوں کے پانیکے مستحق نہیں ہیں ح

ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۷ زیر دفعہ ۲۵۔

فصل ۲۹ ذکر عطائے پروبیٹ اور چٹھیات اہتمام ترکہ کا ×

دفعہ ۱۷۹ ۔ شخص متوفی کا وصی یا مہتمم ترکہ جیسا موقع ہو جملہ اغراض کے لیے اوسکا قانونی قائم مقام ہے اور متوفی کی تمام جائیداد بحیثیت[۵] مذکور اوسکو پہنچ جاتی ہے

حیثیت جائیداد وصی یا مہتمم

جن صورتوں میں کہ حسب دفعہ ہذا کل ترکہ وصی کو پہنچگیا ہو پروبیٹ نسبت جزو ترکہ کے نہیں عطا کیا جاسکتا (۱) ایک شخص مسمی لال بہائی بمقام سورت ۱۸۶۳ء میں فوت ہوا۔ بوقت وفات اوسکے قبضہ میں ایسی جائیداد موروثی تھی۔ جو جزوًا اندر بمبئی کے اور جزوًا اندر ضلع سورت کے تھی۔ نامبردہ نے بائی ہرکنور بیوہ اور گگن بہائی پسر نابالغ چھوڑے بوقت اپنی وفات کے اوسنے ایک وصیتنامہ تحریر کیا جسکی روسے اپنی جائیداد اپنے پسر کو ہبہ کی۔ اور بعض اوصیار اسلیے مقرر کیے کہ بزمانہ نابالغی پسر کی جائیداد کا اہتمام کریں۔ پسر مذکور ۱۸۶۸ء میں گگن گوری بیوہ نابالغہ چھوڑکر فوت ہوا ۱۸۶۹ء میں ایک شخص نے منجملہ اوصیار کے لال بہائی کے وصیتنامہ کا پروبیٹ ہائیکورٹ سے حاصل کیا۔ ۱۸۷۲ء میں منجانب گگن گوری بنام اوسکی ساس

× ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء باب ۲ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔　　دفعہ ۱۸۷ وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد مدراس و بمبئی سے متعلق ہے بلاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ مرمہ حسب ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء دفعہ ۱۵۴ ۔

۵ اس میں وہ جائیداد شامل نہیں جو متوفی کو بطور وصی یا مہتمم کے زیر ایکٹ ہذا تفویض ہوگئی ہو (بنگال لاریورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۸ و ۴۲۹) ۔

(۱) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۶۰۔

بائی ہرکنور کے نالش واسطے دلاپانے قبضہ جائداد مندرجہ وصیتنامہ لال بہائی کے دائر ہوئی۔ جوابدہی ہائے نالش ہذا میں ایک جوابدہی یہ تھی۔ کہ جائداد متنازعہ اوسی وصی کو پہنچی تھی جسنے پروبیٹ وصیتنامہ حاصل کیا تہا۔ اور چونکہ مدعا علیہ جائداد بر بحث میں وصی کے قابض تھی۔ لہذا نالش بلا شامل کرنے وصی کے قابل پذیرائی کے نہ تھی۔ تجویز ہوئی۔ کہ وصی کوئی فریق ضروری واسطے نالش کے نہ تہا۔ دفعہ ہذا جو اسمیں داخل کی گئی ہے جہان تک کہ اوسکو جائداد بیرون بمبئی سے تعلق ہے متعلق نہیں ہے۔ جائداد متنازعہ ضلع سورت میں واقع ہے وہ جائداد مشترکہ موروثی ہے۔ بوقت وفات پدر کے جائداد مذکور پسر کو بذریعہ حق باقیماندگی کے پہنچی۔ اور بوقت وفات پسر کے وہ پسر کی بیوہ یعنے مدعیہ نالش حال کو پہنچی لہذا حسب ایکٹ پروبیٹ داہتمام (۵ ۱۸۸۱ء) دفعہ ۴۔ (اگر ایکٹ مذکور قبل اسکے کہ حسب ایکٹ ۲۔ اشتہار جاری کیا جائے مفصل میں اثر پذیر ہوئی ہو)۔ جائداد مذکور وصی کو نہیں پہنچ سکتی کیونکہ جائداد مذکور بذریعہ حق باقیماندگی کے بہت عرصہ پیشتر نافذ ہونے ایکٹ مذکور کے ایک اور شخص کو پہونچ چکی تھی (۱) بر طبق گذرنے درخواست بغرض عطائی پروبیٹ کسی وصیتنامہ کے عدالت کا جسکے روبرو درخواست گذری ہو۔ یہ کام نہیں ہے کہ بحث حق متعلقہ ایسی جائداد کی نسبت جسکا بروئے وصیتنامہ منتقل کیاجانا ثابت ہوتا ہو لحاظ کرے۔ عطائے پروبیٹ سے کسی ایسے شخص کی حقوق کو نقصان نہیں پہونچتا جو ایسی جائداد کا دعویدار ہو (۲)۔

ایک عورت مسمی اناڈی سلوا جو ایک عیسائی باشندہ بمبئی تھی۔ ماہ مئی ۱۸۹۳ء میں ایک نابالغ پسر (مدعی) اور شوہر (مدعا علیہ نمبر۱) اور ایک دختر چھوڑکر فوت ہوئی جو بچپن ہی میں مرگئی تھی۔ اپنی وفات سے پہلے عورت مذکور نے بعض جائداد واقعہ بمبئی خرید کرنیکا قصد کیا تہا جسکا بیعنامہ حسب ضابطہ طور پر اُسکے حق میں تحریر کیاگیا تہا۔ ماہ اگست ۱۸۹۳ء میں اُسکے شوہر (مدعا علیہ نمبر۲) نے ایک کثیر رقم کا مطالبہ کئے جانے پر جسکا کہ ذمہ دار وہ بطور خزانچی دوکان گراہم اینڈ کمپنی واقع بمبئی کے تھا جائداد مذکور کے قبالہ جات دو قائمقامان دوکان مذکور کے حوالہ بدین بیان کردئے تھے کہ اوسکی متوفی زوجہ اناڈی سلوا محض امین جائداد مذکور کی تھی اور کہ اصلی استحقاق بکامل طور پر خود اوسکو حاصل تہا۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۳ء کو اُسنے ایک انتقالنامہ جائداد مذکور کا دوکان گراہم اینڈ کمپنی کے دو قائمقامان مذکور کے نام تحریر کردیا تہا۔ اسلئے تھوڑے عرصہ بعد اوس پر دوکان گراہم اینڈ کمپنی کی طرف سے استغاثہ کئے جانے پر خیانت مجرمانہ کی تجویز ثبوت جرم کی گئی تھی۔ یکم نومبر ۱۸۹۳ء کو جے۔ ایف۔ این گراہم یکے از قائمقامان مذکور نے ایک محدود عطیہ چٹہیات اہتمام ترکہ اناڈی سلوا کا زیر دفعہ ۲۲۱۔ ایکٹ وراثت ہند (۱۰ ۱۸۶۵ء) حاصل کیا تہا اسکے بعد گراہم اینڈ کمپنی نے جائداد مذکور مدعا علیہ نمبر۲ کے پاس فروخت

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۔

کردی تھی۔ اور جے۔ ایف این گراہم انتقال مذکور میں بطور مہتمم جائیداد اناڈی سلوا کو شامل ہوا تہا۔ ۱۹۰۱ء میں مدعی نے بطور لپسر اور وارث اناڈی سلوا کے نالش حال رجوع کی تھی جسمیں جائیداد مذکور کے واپا نیکا دعویٰ بدین بیان کیا تہا کہ وہ کامل طور پر اسکی ماں کی ملکیت تھی۔ مدعا علیہ نمبر ۲ (خریدار از طرف گراہم اینڈ کمپنی) نے اس امر سے انکار کیا تہا کہ وہ اناڈی سلوا کی ملکیت تھی اُسنے بیان کیا تہا کہ وہ دراصل اوسکے شوہر (مدعا علیہ نمبر ۱) کی ملکیت تھی جسنے اوسکی قیمت ادا کی تھی اور اوسکی طرف سے اوسکی زوجہ صرف امین تھی اُسنے یہ بھی عذر کیا تہا کہ بہر حال اُسکو مدعی کے مقابلہ میں بہتر استحقاق حاصل ہے۔ کیونکہ اوسنے مہتمم جائیداد اناڈی سلوا سے خرید کی تھی۔ تجویز ہوئی کہ یہ فرض کرکے کہ جائیداد مذکور اناڈی سلوا کی ملکیت تھی مدعا علیہ نمبر ۲ نے ایک ناممکن التنسیخ استحقاق اس جائیداد کی نسبت بروئے انتقال بحق خود کے حاصل کیا تہا جسمیں اناڈی سلوا کا مہتمم ایک فریق تہا۔ اوسکا استحقاق واقعہ جائیداد مذکور اُسکے مہتمم کو زیر دفعہ ۱۷۹۔ ایکٹ وراثت ہند (۱۰ ۱۸۶۵ء) مفوض ہوگیا تہا اور زیر دفعہ ۲۶۹ وہ اوسکو حسب مرضی خود منتقل کرسکتا تہا۔ نیز تجویز ہوئی کہ اگرچہ اناڈی سلوا کے قبضہ میں جائیداد بطور امین کے تھی تاہم مدعا علیہ نمبر ۲ مستحق اسکا تہا قانونی جائیداد اسکے مہتمم کے نام منتقل ہوئی تھی اور اوسنے وہ مدعا علیہ نمبر ۲ کے نام منتقل کردی تھی جسنے بہی ایک معاوضانہ جائیداد حاصل کی تھی جبکہ اوسنے قبالہ جات گراہم اینڈ کمپنی سے بطور منتقل الیہم مدعا علیہ نمبر ۱ کے حاصل کئے تھے جو کہ از ورثائے اناڈی سلوا کے تہا اور جسنے اپنا استحقاق کل جائیداد کی نسبت بجز دمی مدعی کے بیان کیا تہا اسلئے مدعا علیہ نمبر ۲ کا استحقاق مکمل تہا۔ الا جبکہ اوسنے مدعا علیہ نمبر ۱ کے استحقاق کی نادرستی کو مناسب تندہی سے معلوم کیا ہو اور کسی امر سے ظاہر نہ ہوتا تہا کہ وہ ایسا کرسکتا تہا۔ (۱)

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۲۔

عطائے چٹھیات مہتممی معہ نقل النقل وصیتنامہ

دفعہ ۱۸۰۔ جب وصیتنامہ ثابت ہوجائے اور وصیتنامہ کسی عدالت ذی اختیار میں جو ملک متعلقہ کی حدود کے باہر قلمرو سرکار انگریزی یا کسی ملک غیر میں واقعہ ہو داخل ہوجائے اور وصیت نامہ کی ایک نقل مصدقہ پیش کیجائے تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی جنمیں وصیتنامہ کی نقل النقل شامل ہو عطا کیجائیں۔

ایک درخواست بغرض عطائے چٹھیات انتظامی اور اُس وصیت کی نقل مہمہر کی نقل عطا کئے جانیکے لئے گذرانی گئی جو اوصیار غیر حاضر کی اٹرنی نے حسب دفعات ۱۸۰ و ۲۴۳ مندرجہ ایکٹ کیا ہے۔ درخواست سے ظاہر ہوا کہ اٹرنی اور نیز اوسکا ضامن مجوزہ اُس ڈسٹرکٹ کے علاقہ سے باہر رہتے تھے جسکو درخواست دی گئی تھی۔ تجویز ہوا کہ چونکہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۷۵ء سے عطاہائے ہائی کورٹ کا عمل تمام برٹش انڈیا پر حاوی ہوگیا ہے اسلئے ایسے عطا کو مناسب قرار دینا کافی ہے بشرطیکہ درخواست ایک ایسے اٹرنی کی ہو جو اسوقت برٹش انڈیا میں رہتا ہو اور یہ باوجود عبارت دفعہ ۲۱۲ کے کافی ہے (۱) +

پروبیٹ صرف وصی مقررہ کو عطا ہوگا

دفعہ ۱۸۱۔ پروبیٹ صرف اُس وصی کو حاصل ہو سکتا ہے جو وصیتنامہ میں وصی مقرر ہؤا ہو۔ +

تقرر صریح یا معنوی

دفعہ ۱۸۲۔ جائز ہے کہ وصی کا تقرر از روئے الفاظ صریحی یا مفہوم[۱] ضروری عمل میں آئے۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر بکر ہمارا وصی نہ ہو تو خالد ہمارا وصی ہو اس صورت میں بکر از روئے مفہوم ضروری وصی مقرر ہؤا ہے۔

(ب) زید نے کوئی شئے سعیدہ کو اور چند اور اشخاص کو اور باقی اشیا ریسے[۲] اپنی بہو ہندہ کو بھی کوئی شئے ہبہ کر کے اپنے وصیتنامہ میں یہ لکھا کہ اگر ہندہ مذکورۃ الصدر زندہ نہ رہے تو سعیدہ تن تنہا ہماری کل جایداد کی وصیہ ہو اس صورت میں سعیدہ از روئے مفہوم وصیہ مقرر ہوئی ہے۔

(ج) زید نے اپنے وصیتنامہ میں اور تتمہ جات وصیتنامہ میں چند اشخاص کو اپنا اوصیا مقرر کر کے اپنی کل جایداد مابقی اپنے بھانجوں (خواہ بھتیجوں) کو ہبہ کی اور ایک اور تتمہ وصیتنامہ میں یہ الفاظ لکھے کہ ہم اپنے بھانجے کو اپنی جایداد مابقی کا موہوب لہٗ اس ارادہ سے مقرر کرتے ہیں کہ وہ تمام مطالبہ جات جائز کو جو ہمارے وصیتنامہ اور تتمہ جات مرقومہ تاریخہائے مختلف کے مقابلہ میں پیش ہوں ادا کرے اس صورت میں بھانجا از روئے مفہوم وصی مقرر ہؤا ہے۔

ایک ہندو ایک وصیتنامہ چھوڑ کر فوت ہؤا جسکے رو سے اوسنے اپنی کل جایداد جسمیں قرضہ بھی شامل تھا۔ اپنے دو پسران کو دی تھی۔ ہر دو پسران مذکور نے بلحاظ وصیتنامہ کے پروبیٹ کی درخواست بدیں بیان گذرانی کہ وہ ضمناً (معناً) اس وصیتنامہ کے اوصیا مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا مستحق پروبیٹ ہیں۔ تجویز ہؤا کہ کوئی ایسا تقرر معناً پایا نہیں جاتا لہذا وہ مستحق پروبیٹ نہیں (۲) حالانکہ زید کو بموجب الفاظ وصیتنامہ کے گو وہ بصراحت موصی مقرر نہ کیا گیا تھا۔ یہ ہدایت کیگئی

[۱] ملاحظہ ہو بمبئی ہائیکورٹ مقدمات اپیلی دیوانی جلد ۷ صفحہ ۶۴ و بمبئی ہائیکورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۶۳۔ [۲] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء +۔ (۱) نمبر ۸ بر سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۰۔ +

تھی کہ موصی کے قرضجات کو وصول اور ادا کرے اور اوسکی جایداد منقولہ کو لیکر تقسیم کرے۔ تجویز ہوا کہ زید کی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ بموجب وصیتنامہ کے ضمنی طور پر وصی مقرر کیا گیا ہے (۱)۔

کس کو پروبیٹ عطا نہیں ہو سکتا

دفعہ ۱۸۳۔ پروبیٹ اُس شخص کو عطا نہیں ہو سکتا ہے جو نابالغ یا ناقص العقل ہو اور نہ کسی زوجہ کو جسنے پہلے سے اپنے شوہر کی رضامندی حاصل نہ کی ہو عطا ہو سکتا ہے۔

عطا پروبیٹ ایک دفعہ یا بدفعات

دفعہ ۱۸۴۔ جب بہت سے اوصیا مقرر ہوئے ہوں جائز ہے کہ پروبیٹ سبکو بمرتبہ واحد یا فرداً فرداً بدفعات عطا کیا جائے۔

تمثیل

زید بکر کے وصیتنامہ میں ازروئے الفاظ صریحی اور خالد اوسی وصیتنامہ میں مفہوماً وصی مقرر ہوا ہے تو جائز ہے کہ پروبیٹ زید اور خالد کو ایک ہی وقت پر یا زید کو پہلے اور خالد کو پیچھے یا خالد کو پہلے اور زید کو پیچھے عطا کیا جائے۔

علیحدہ پروبیٹ اوس تتمہ وصیتنامہ کا جو بعد عطائے پروبیٹ معلوم ہوا ہو

دفعہ ۱۸۵۔ اگر بعد عطا ہونے پروبیٹ کے کوئی تتمہ وصیتنامہ دریافت ہو جائے تو جائز ہے کہ اوس تتمہ وصیتنامہ کا پروبیٹ علیحدہ اوسکے وصی کو عطا ہو بشرطیکہ تتمہ مذکور کی روسے تقرر اوصیائے مندرجہ اصل وصیتنامہ کسی طرح منسوخ نہ ہوا ہو۔

کارروائی بصورت مختلف اوصیائے تتمہ وصیتنامہ

اور اگر تتمہ وصیتنامہ میں اوصیائے مختلف مقرر ہوئے ہوں تو لازم ہے کہ وصیتنامہ کا پروبیٹ فسخ ہو کر وصیتنامہ اور تتمہ وصیتنامہ دونوں کا ایک پروبیٹ جدید عطا کیا جائے۔

متعلق ہونا اہتمام کا باقیماندہ وصی سے

دفعہ ۱۸۶۔ جب پروبیٹ چند اوصیا کو عطا ہوا ہو اور اُنمیں سے ایک وصی فوت کرے تو موصی کی کل جایداد کا اہتمام وصی یا اوصیائے باقیماندہ سے متعلق ہو جاتا ہے۔

استحقاق متضمن ہونے وصی یا موہوب لہٗ کے جب ثابت ہو جائے

دفعہ ۱۸۷[۱]۔ استحقاق متضمن ہونے وصی یا موہوب لہٗ کے کسی عدالت انصاف میں ثابت نہ ہو سکے گا اِلّا اُس صورت میں کہ کسی عدالت ذی اختیار واقع "برٹش انڈیا"[۲] نے اوس وصیتنامہ کا پروبیٹ عطا کیا ہو جسکی روسے استحقاق مذکور کا دعویٰ پیش ہو یا کہ عدالت ذی اختیار نے چٹھیات مہتممی[۳] معہ وصیتنامہ منسلکہ کے یا معہ نقل مصدقہ وصیتنامہ منسلکہ کے۔"

[۱] دفعہ ہذا وصیتنامجات ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں اور بدھوں باشندگان ممالک شرقی بنگالہ اور بلاد بمبئی اور مدراس سے متعلق ہے۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء ۲ و ۵۲) الفاظ زیر " " بجائے سابقہ الفاظ کے بذریعہ دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء داخل کئے گئے ہیں۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۵۶

عنائیت کی ہوں۔

دفعہ ہذا جو بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ وصیتنامجات ہنودان وصیتنامجات سے متعلق کیگئی ہے جو یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء کے بعد تحریر کئے گئے ہوں داخل ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء نہیں کیگئی اور گو عدالت کو اختیار ہے کہ پروبیٹ یا چٹھیات اہتمامی نسبت وصیتنامہ ماقبل یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء کے عطا کرے تاہم اولیا یا اون اشخاص پر جو دعوے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کا کریں لازم نہیں ہے کہ پروبیٹ یا چٹھیات اہتمامی قبل اسکے کہ اثبات اپنے حق کا نسبت کسی جائیداد متعلقہ وصیتنامجات مذکورکے کریں داخل کریں (۱) چٹھیات منتظمی بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل از روئے ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۴ء (ایکٹ ایڈمنسٹریٹر جنرل) عطا کیجاتی ہیں۔ اوران پر کسیطرح پر احکام ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۷۵ء (ایکٹ مرمم ایکٹ وراثت) موثر نہیں ہیں۔ نوعیت عطیہ عام اور غیر محدود ہونی چاہیئے (۲) قبل نفاذ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء مہتمم وصیت کو زیر ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء بابت جائیداد متوفی کے تمام حقوق بپابندی شرائط حسب قانون انگریزی حاصل تھے۔ تمام دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء متعلقہ چٹھیات اہتمام تر کہ جو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء میں شامل تھیں باستثناء دفعہ ۱۸۷ بموجب دفعہ ۱۵۴۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کے اوس ایکٹ سے علیحدہ کی گئی ہیں اور پھر سوائے دفعہ ۱۸۷ کے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء میں درج ہوئی ہیں دفعہ ۱۸۷ ابھی تک بموجب دفعہ ۱۵۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء شامل نہیں ہوئی اسلئے بموجب قانون وصیت اہل ہنود پروبیٹ ایسی وصیت کی ضرورت ہے چونکہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء میں ایسی کوئی دفعہ نہیں جو دفعہ ۱۸۷ قانون وراثت کے مطابق ہو اور قانون وصیت اہل ہنود کی دفعہ سے ظاہر ہے کہ ہندو یا مسلمان مہتمم بغیر پروبیٹ لینے کے اپنا حق بموجب منشائے واضعان قانون کے قایم کر سکتا ہے مقدمات حصول سرٹیفکیٹ جانشینی میں قرضداران بہ عذر کر سکتے ہیں کہ مدعی مہتمم پروبیٹ حاصل کرے (۳) برطبق گذرنے درخواست بغرض عطائے پروبیٹ کسی وصیتنامہ کے عدالت کا جسکے روبرو درخواست گذری ہو یہ کام نہیں ہے کہ بحث حق متعلقہ ایسی جائیداد کی نسبت جسکا بروئے وصیت نامہ منتقل کیا جانا ثابت ہوتا ہو لحاظ کرے۔ عطائے پروبیٹ سے کسی ایسے شخص کے حقوق کو نقصان نہیں پہنچتا جو ایسی جائیداد کا دعویدار ہو۔ (۴) وقت صدور ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء سے عدالتہائے ضلع کو اختیار سماعت درخواستہائے عطائے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام کا نسبت وصیتنامجات اہل ہنود کی جو قبل یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء کے تحریر ہوئی ہوں حاصل ہے یعنی نسبت ایسے وصیتنامجات اہل ہنود کی جنسے ایکٹ وصیتنامجات اہل ہنود نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء متعلق نہیں ہے بجویز ضمنی۔ چونکہ دفعہ ۱۸۷۔ ایکٹ وراثت ایسے وصیتنامجات سے متعلق نہیں کی گئی ہے۔ لہذا اوصیا رخواہ موہوب لہم وصیتنامجات مذکور پر لازم نہیں ہے کہ بغرض ثابت کرنے اپنے حقوق کے کسی عدالت انصاف میں پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام حاصل کریں۔ (۵)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۷۰۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱۔
(۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۴ صفحہ ۱۔ (۵) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۔

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲۔
بروئے اقرارنامہ تحریری مورخہ ۲۰۔ جون ۱۸۸۸ء کے مدعا علیہ نے ایک مکان بمبئی میں بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ کے مدعی سے خرید کیا اس اقرارنامہ کے روسے مدعی نے اقرار کیا کہ بوقت تکمیل بیعنامہ وہ تمام "دستاویزات استحقاق یعنی بیعنامہ و دیگر کاغذات متعلقہ جو مکان مذکور کے ہونگے" مدعا علیہ کو حوالہ کردیگا" اقرارنامہ میں یہ بھی شرط تھی" بر" اس سودا کے متعلق میعاد دو ماہ مقرر کیجاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر ہم ہر بات کو صاف کرینگے" ستمبر ۱۸۸۹ء میں مدعی نے نالش ہذا بنا بر تعمیل مخصص اقرارنامہ مذکور کے دائر کی۔ مدعا علیہ نے یہ عذر کیا۔ (اول) کہ مدعی استحقاق معقول کو ظاہر کرنے میں ناکامیاب رہا ہے (دوم) کہ مدعی نے تمام نوشتے اور دستاویزات متعلقہ مکان مذکور اسکے حوالہ نہیں کئے (سوم) کہ اوسنے (مدعا علیہ نے) ۲۔ اگست ۱۸۸۹ء کو تعمیل معاہدہ سے انکار کرنے پر حسب قانون عملدرآمد کیا ہے۔ یہہ ظاہر ہوا کہ ۱۸۸۴ء میں مالک مکان ایک شخص نانا بہائی تریکداس تہا اور اوسنے اس مکان کو ایک شخص وزبہکنداس جادوشا کے پاس رہن کردیا تہا۔ اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو راہن و مرتہن ہر دونے ملکر ایک شخص قاسم بہائی احمد بہائی کے پاس منتقل کردیا لیکن اس انتقالنامہ کی رجسٹری نہ کرائی گئی اور بنا بر علیہ وہ شہادت میں غیر قابل مقبولی ہوکر بوقت سماعت نامنظور ہوا۔ مگر قاسم بہائی احمد بہائی نے بعد خرید کے مکان پر دخل کرلیا تہا اور ۱۸۸۸ء تک اوسپر قابض رہا۔ ۸ مئی ۱۸۸۸ء کو اوسنے یہ مکان ہنسراج کلیان جی کے پاس فروخت کردیا۔ اس بیع سے پہلے یعنی ۱۸۸۳ء میں نانا بہائی تریکداس مرگیا اور وہ ایک وصیت بحق وزبہکنداس جادوشا چھوڑ کر اسکو اپنا وصی مقرر کرگیا لیکن اس وصیتنامہ کا پروبیٹ حاصل نہ کیا گیا۔ ۸ مئی ۱۸۸۸ء کے بیعنامہ میں جو بحق ہنسراج کلیان جی تہا وزبہکنداس جادوشا بطور فریق انتقال کنندہ دونوں حیثیتوں سے یعنی اپنی طرف سے بھی و بحیثیت وصی نانا بہائی تریکداس کے بھی شامل ہوا۔ ۲۹ ستمبر ۱۸۸۸ء کو ہنسراج کلیان جی نے مکان مذکور مدعی حال کے پاس فروخت کیا اور جسنے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے ۲۰ جون ۱۸۸۸ء کو مدعا علیہ کے پاس بیچا۔ تجویز ہوا کہ مدعی ذمہ دار تہا کہ مدعا علیہ کو استحقاق معقول یعنے ایک استحقاق جو مناسب اشتباہ سے پاک ہو تا دیتا۔ (دفعہ ۲۔ ایکٹ دادرسی خاص نمبر ۱ ۱۸۷۷ء) جبکہ ایسا معاہدہ نہ ہو کہ مدعی ایسا استحقاق ظاہر کرے جیسا کہ اوس سے ہو سکے یا استحقاق کے متعلق کوئی اور خاص معاہدہ نہ ہو تو اوس عام قانون پر عملدرآمد ہوگا جو دفعہ ۲۵۔ ایکٹ دادرسی خاص نمبر ۱ ۱۸۷۷ء میں بیان ہے۔ دعوی کو خارج کرکے مزید برآں تجویز ہوا کہ استحقاق جو مدعی نے ظاہر کیا ایک معقول استحقاق نہ تہا۔ انتقالنامہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۸۶ء جو راہن و مرتہن نے قاسم بہائی کو کردیا تہا وہ حسب ضابطہ رجسٹری شدہ نہ تہا اور اسواسطے ناقابل مقبولی شہادت تہا اور اوسکا حوالہ نہیں دیا جاسکتا پس یہ خیال کرنا فرور تہا کہ نانا بہائی تریکداس

تا حال راہن ہے اور وزبہکنداس جاد رشا تا حال مکان مذکور کا مرتہن ہے حالانکہ قاسم بہائی احمد بہائی کسی ایک استحقاق کے روسے اصلی قبضہ رکھتا تہا۔ معاملات کی صورت ایسی تھی کہ نانا بہائی ۱۸۸۳ء میں مرگیا اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ بروئے ایک وصیت کے وزبہکنداس کو اپنا وصی مقرر کرگیا۔ لیکن اس وصیت کا کوئی پروبیٹ حاصل نہیں کیا گیا۔ حق انفکاک جو نانا بہائی کو بحیثیت راہن حاصل تہا اُسکی وفات پر اُسکے وصی وزبہکنداس کو حاصل ہوگیا۔ ۶ مئی ۱۸۸۸ء کو قاسم بھائی احمد بہائی نے ہنسراج کلیان جی (پیشرو مدعی) کے پاس مکان مذکور فروخت کیا اور وزبہکنداس دستاویز انتقال میں بطور وصی نانا بہائی کے شریک ہوا لیکن مدعی مقدمہ ہذا کیلئے صرف یہ ثابت کرنا ضروری تہا کہ وہ بطور وصی شامل ہوا بلکہ ثابت کرنا بھی ضروری تہا کہ وہ بحیثیت وصی استحقاق رکھتا تہا کہ حق انفکاک جو اُسکو نانا بہائی سے حاصل ہوا تہا ہنسراج کلیان جی کو منتقل کردیتا۔ دفعہ ۱۸۷ ایکٹ وراثت (۱۸۶۵ء) کی روسے یہا کرسکتا تہا تو صرف نانا بہائی کی وصیت کی پروبیٹ کے ذریعہ سے تہا اور وہ حاصل نہیں کی گئی۔ اگر کوئی وارث نانا بہائی تریکداس کا دعویٰ انفکاک کرے تو مدعاعلیہ کوئی عذر نہیں کرسکیگا جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کردے کہ اوسنے حق انفکاک حاصل کرلیا ہے اس مطلب کے لئے حسب دفعہ ۱۸۷۔ ایکٹ وراثت (۱۸۶۵ء) پروبیٹ کا ہونا ضروری ہے اور اسواسطے وہ یہ ثابت کرنے پر مجبور ہوگا کہ وصیتنامہ اور جائیداد مذکور کا تمام بار ادائیگی اسمیں شامل رہے اور یہ ایک ذمہ داری ہے جسکو عدالت برخلاف تعمیل مختص کسی معاہدہ کے جیساکہ مدعی نے کیا کسی مدعاعلیہ پر نہیں ڈالے گی۔ جبکہ ایک مشتری معلوم کرے کہ استحقاق جائیداد جو اوسکے پاس فروخت کی گئی ہے مالک سابق کے وصیتنامہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور جو پایہ ثبوت کو نہیں پہنچایا گیا۔ (۱)

ایک ہندو جو ایک نالش میں منجملہ مدعاعلیہم کے ایک مدعاعلیہ تہا مرگیا۔ اور ایک وصیتنامہ چھوڑ گیا۔ وصی نے جو بروئے وصیتنامہ مقرر ہوا پروبیٹ حاصل نہ کیا اور متوفی کی جائیداد اوسکے علیحدہ شدہ بھائیوں کے قبضہ میں آگئی جو مثل مقدمہ مذکور میں مدعاعلیہ متوفی کے قائمقام لکھے گئے صلحنامہ سے ایک ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی۔ متوفی کی والدہ نے جو وصیتنامہ سے الگ رہی اُسکے جائز قائمقام ہونے کی حیثیت سے مذکورہ بالا ڈگری کی تنسیخ کی نالش کی متوفی کی والدہ نے اُس سے پہلے ڈگری وراثت اپنے لڑکے متوفی کی بمقابلہ اُسکے برادران متذکرہ صدر حاصل کی تھی۔ **تجویز ہوا**۔ کہ مدعی دعویٰ کو قایم رکھنے کا مستحق نہیں ہے۔ (۲)

دفعہ ۱۸۸۔ وصیتنامہ کے پروبیٹ کے عطا ہونیسے ثبوت وصیتنامہ کا تاریخ وفات موصی سے ہوجاتا ہے اور وصی کی تمام کارروائی جو مابین تاریخ مذکور اور تاریخ پروبیٹ کے اوس حیثیت سے وقوع میں آئی ہو جائز ہوجاتی ہے۔

(حاشیہ: اثر پروبیٹ)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۵۷۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵۴۔

عطا ئے پروبیٹ ڈگری عدالت ہو جسکو کوئی اور عدالت سوائے فریب یا نہ ہونے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کرسکتی۔ درحالیکہ یہ بیان کیا جائے کہ پروبیٹ غلط طور پر عطا ہوا ہے تو صحیح طریقہ جسپر عمل کرنا چاہیئے یہ ہے کہ اس عدالت سے جس نے پروبیٹ عطا کیا تھا اسکے تنسیخ کی درخواست کی جائے (۱)

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۔ زیر دفعہ ۱۸۷-

کسکو چٹھیات مہتمی عطا نہیں ہوسکتیں

دفعہ ۱۸۹- چٹھیات مہتمی کسی شخص کو عطا نہیں ہوسکتی ہیں جو نابالغ ہو یا جسکی عقل ناقص ہو۔

نہ کسی زوجہ کو جسنے پہلے سے اپنے شوہر کی رضامندی حاصل نہ کی ہو عطا ہوسکتی ہیں ٭

حق جائیداد شخص بلا وصیت فوت شدہ جب ثابت ہوجائے

دفعہ ۱۹۰- استحقاق بنسبت کسی جزو جائیداد اوس شخص کے جو بلا وصیت فوت ہوگیا ہو کسی عدالت انصاف میں ثابت نہیں ہوسکتا ہے۔ الا اُس صورت میں کہ پہلے سے چٹھیات مہتمی کسی عدالت ذی اختیار سے حاصل ہوگئی ہوں۔

دراب جی ایک پارسی ۱۸۷۵ء میں بلا وصیت ایک بیوہ اور تین لڑکیاں اور دو لڑکے اُدرجی فیرام جی اپنے پسماندگان چھوڑکر فوت ہوا۔ دراب جی کی وفات پر اسکے پسران نے بلا حاصل کئے چٹھیات مہتمی کے انتظام جائیداد کا لیا۔ اور بحساب اُس کے ایک نے رقوم زرنقد وصول کیں۔ بیوہ و دختران متوفی نے چٹھیات مہتمی حاصل کیں۔ لیکن وہ محدود بقدر اپنے حق واقع جائیداد کے تھیں ۱۸۸۵ء میں اُدرجی نے ایک نالش بمقابلہ اپنے بھائی فیرامجی و دیگر اشخاص خاندان بنا بر دلا پانے منجملہ جائیداد کے ایک رقم زرنقد جو اوسنے دراب جی کو دی تھی دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ جائیداد کیطرف سے کوئی کارکن نہیں ہے لہذا نالش قایم نہیں رہ سکتی (دفعہ ۱۹۰- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء ملاحظہ طلب) چونکہ چٹھیات مہتمی جو بیوہ و دختران متوفی کو دی گئیں محدود بقدر اُنکے حصص جائیداد کے تھیں۔ لہذا چٹھیات مہتمی ایسی نہیں ہیں جو حسب منشا دفعہ ۱۹۰- ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء ہوں۔ صرف وہ طریقہ جو باختیار مدعی تھا یہ ہے کہ کارروائی بنا بر تقرر کسی مہتمم جائیداد کے کرے جو یا تو اوسکا انتظام بادائے قرضخواہات و تقسیم زر فاضل (اگر کچھ ہو) درمیان ورثائے بعد لینے حساب جملہ جائیداد جو منجملہ اسکے قرضخواہوں یا ورثائے کے وصول ہوئی ہو کرے یا جو ایسا کرنے کیلئے بذریعہ نالش اہتمام مجبور کیا جاسکے (۲) ٭

بدوران اجرا ایک ڈگری کے مدیون ڈگری ایک وصیت کرکے فوت ہوگیا جسکے رو سے ت۔ک موہوب بالقی تھی اوسنے ترکہ پر قبضہ کرکے درخواست واسطے چٹھیات اہتمام معہ وصیت منسلکہ کے کی۔ آخر اُو وصیت صحیح ثابت ہوئی

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰- (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۷

اور چٹھیات کے عطا کئے جانیکا حکم دیا گیا اس اثنا میں ت۔ک ت اور قانونی وارث بجائے مدیون ڈگری کے کارروائیات
اجرا میں درج مثل کئے گئے اور ایک حکم مابین فریقین معاملہ اجرا کے صادر کیا گیا۔ **تجویز ہوئی** کہ حکم مذکور جائز اور
قابل پابندی حکم تہا۔ مزید **تجویز ہوئی** کہ موہوب لہ مابقیٔ جو متوفی مدیون ڈگری کے ترکہ پر قابض تھی بطور ایک
وصی بہ عمل خود کے متصور نہیں کیجا سکتی۔ کیونکہ اُسکے افعال قانونی قائمقام پر قابل پابندی نہونگے ۔ (۱)

اُس حکم کی تنسیخ کے لئے جو کسی معاملتدار نے زیر بمبئی ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۶ء جائز طور پر صادر کیا ہو کوئی نالش دائر نہیں
ہو گی گو ایسا حکم عدالت دیوانی کی ڈگری سے برطرف ہو سکتا ہے۔ اراضی متنازعہ فیہ دراصل ایک پارسی مسمی دادابہائی
کی مملوکہ تھی جو بغیر وصیت کئے فوت ہو گیا۔ اُسکی وفات کے بعد اوسکی برادران میں سے ایک نے بغیر چٹھیات اہتمام ترکہ لئے
اراضی مذکور کو مدعی کے پاس فروخت کیا۔ مدعاعلیہ نے یہ بیان کر کے کہ اراضی مذکور سرکاری زمین تھی اور اوسپر سے استحقاق
راہ کا دعوی کیا۔ اور سنے عدالت معاملتدار سے حکم امتناعی جو مدعی کو اسکے مبینہ استحقاق راہ کی مزاحمت کرنیسے روکتا تہا
حاصل کیا۔ اسپر مدعی نے نالش ہذا معاملتدار کے حکم کی تنسیخ اور اس استقرار کیلئے کہ وہ مالک اراضی تہا اور کہ مدعاعلیہ
اوسپر کوئی استحقاق راہ نہیں رکھتا تہا دائر کی۔ دونوں ماتحت عدالتوں مدعی کے دعوے کو اس بنا پر خارج کردیا کہ زیر
دفعہ ۱۹۰ قانون وراثت (۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) مدعی اصل مالک دادابہائی کی جائیداد کی چٹھیات اہتمام کی عدم موجودگی میں اپنا
استحقاق دربارہ اراضی مذکور قائم نہیں کر سکتا تہا۔ ڈگریوں کو تبدیل کر کے **تجویز ہوئی**۔ کہ دفعہ ۱۹۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء
متعلق نہ تھی۔ نہ ہی مدعی اور نہ ہی مدعاعلیہ نے اپنے اپنے استحقاق کی بابت دادابہائی کے سابقہ استحقاق پر حصر رکھتا
تھا۔ اہتمام کا کوئی سوال نہیں تہا۔ نیز **تجویز ہوئی** کہ وہ شخص جسپر بطور مداخلت بیجا کنندہ کی نالش کیگئی ہو خود
اپنے استحقاق کے ثبوت کئے بغیر ظاہرا مالک کو اسکی استحقاق میں کسی نقصان کے جتلانے سے خارج نہیں کر سکتا (۲)

ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۷۰ زیر دفعہ ۱۸۷۔

اثر چٹھیات مہتممی

دفعہ ۱۹۱۔ چٹھیات مہتممی سے جملہ حقوق اوس شخص کے جو بلا وصیت فوت ہوا ہو
اوسیطرح مہتمم ترکہ کو حاصل ہو جاتے ہیں کہ گویا اختیار اہتمام ترکہ عین وقت وفات متوفی پر اسکو عطا ہوا تہا۔

بس، نے نالش وارثان ایک شخص تابع ایکٹ استحقاق وراثت واقعہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ء پر جو بلا وصیت فوت ہوگیا
تہا اور جسکے وارثان مذکور قابض جزو متروکہ متوفی تھے۔ بابت قرضہ یافتنی نامبردہ ذمگی متوفی دائر کی۔ اور ڈگری بمقابلہ
اشخاص مذکور کے حاصل کی۔ اس ڈگری کے اجرائے میں جائیداد مملوکہ متوفی نیلام ہوئی قبل اسکے کہ زرِ ثمن نیلام

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۴۴۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۸۲۸۔

دس ہ کو دیا جائیگا۔ رینک ایک وارثہ متوفی نے عدالت ضلع میں چٹھیات مہتمی نسبت جایداد متوفی کے اور حکم شعر اس امر کے حاصل کیا کہ زرشن سیلام مذکور اوسکو ادا کر دیا جائے۔ برطبق اسکے دس ہ نے رینک پر نالش زرشن سیلام مذکور اور منسوخی حکم عدالت ضلع مشعر ادا کیئے جانے زرشن کے رینک کو دائر کی تجویز ہوئی۔ کہ بلحاظ دفعات ۱۹۰ و دفعہ ہذا کے جو ڈگری دس ہ نے بمقابلہ ایسے اشخاص کے حاصل کی جنکو قانوناً اختیار نسبت متروکہ متوفی کے کاربند ہونیکا نہ تہا۔ اور جو کارروائی کہ صیغہ اجرائے ڈگری میں بمقابلہ اشخاص مذکور کے عمل میں آئی اس سے دس ہ کو کچھ استحقاق نسبت زرشن سیلام کے جو جزو جایداد متروکہ متوفی کا ہے۔ حاصل نہیں ہوا۔ اسلئے نالش قایم رہنے کی قابل نہیں[1]

نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۷۔

افعال جو چٹھیات مہتمی سے جائز نہیں ہو جاتے

دفعہ ۱۹۲ چٹھیات مہتمی سے وہ افعال مہتمم ترکہ کے جو قبل حصول چٹھیات مذکور واقع ہوئے اور جن سے جایداد متوفی بلا وصیت میں کمی یا نقصان پہونچا ہو جائز نہیں ہو جاتے ہیں +

عطائے چٹھیات مہتمی جب وصی مستحق نہ ہوا ہو

دفعہ ۱۹۳۔ اگر وہ شخص جو وصی مقرر ہوا اپنے عہدہ وصی سے مستعفی نہوا ہو تو چٹھیات مہتمی کسی اور شخص کو اوس وقت تک عطا نہ کیجائیں گی کہ حکم طلب بنام وصی مذکور مشعر اسکے کہ وصی کا عہدہ قبول یا نامنظور کرے جاری نہولیوے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب چند اوصیا میں سے ایک یا بعض اوصیا نے وصیتنامہ کا پروبیٹ حاصل کیا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ وقت وفات اوس شخص کے جو منجملہ حاصل کنندگان پروبیٹ کے سب سے پیچھے زندہ رہی چٹھیات مہتمی بلا طلبی اون اوصیا کے جنہوں نے پروبیٹ حاصل نہیں کیا عطا کرے +

طریق واثر استعفائے وصی

دفعہ ۱۹۴۔ جائز ہے کہ استعفا عہدہ وصی کا حاکم عدالت کے روبرو تقریراً یا بذریعہ تحریر دستخطی شخص نامنظور کنندہ کے گذرے اور جب شخص مذکور استعفا گذرانے تو وہ کسیوقت آئیندہ پر پروبیٹ کی درخواست کرنیکا مجاز نہ ہوگا +

کارروائی اس صورت میں جبکہ وصی میعاد معینہ میں مستعفی ہو۔ یا منظور نہ کرے

دفعہ ۱۹۵۔ اگر وصی عہدہ وصی کے اقبال یا انکار کی میعاد معینہ کے اندر عہدہ مذکور سے مستعفی ہو یا اوسکو منظور نہ کرے تو جائز ہے کہ وصیتنامہ کا ثبوت ہو کر چٹھیات مہتمی معہ نقل منسلکہ وصیتنامہ کے اوس شخص کو عطا ہوں جو در صورت بلا وصیت فوت کرنے شخص متوفی کے اوسکے ترکہ کے اہتمام کا مستحق ہوتا +

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ +

عطائے چیٹھیات مہتمی اُس شخص کوجسے تمام جائیداد یا اوسکا کوئی حصّہ ہبہ ہوا ہو۔

دفعہ ۱۹۶[ل] - اگر شخص متوفی وصیت نامہ لکھے۔ الّا کوئی وصی مقرر نہ کرے۔ یا

اگر وہ ایسے شخص کو وصی مقرر کرے جو قانوناً نالایق ہو یا وصی کا کام انجام دینے سے انکار کرے یا موصی کے روبرو وفات پائے یا وصیتنامہ کا پروبیٹ حاصل کرنیسے پہلے فوت ہو جائے۔ یا

جبکہ وصی وصیتنامہ کا پروبیٹ حاصل کرکے متوفی کی تمام جائیداد کا کام انجام دینے سے پہلے[۵۲] فوت کرے تو جائز ہے کہ وہ موہوب لہٗ جسکو کل جائیداد یا جائیداد کا مابقےٰ ہبہ ہوا ہو وصیتنامہ ثابت کرائے اور اوسکو چیٹھیات مہتمی معہ نقل منسلکہ وصیتنامہ کے نسبت کل جائیداد یا اوسقدر جائیداد کے جسکا اہتمام باقی رہا ہو عطا ہوں۔

استحقاق چیٹھیات مہتمی قائیمقام موہوب لہٗ متوفی

دفعہ ۱۹۷ - جب جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ جو بذات خود حقدار ہو موصی کی وفات کے بعد زندہ رہے الّا قبل تکمیل اہتمام ترکہ کے فوت ہو جائے تو اوس کا قائیمقام اوسیطرح چیٹھیات مہتمی معہ وصیتنامہ منسلکہ پانیکا مستحق ہے جسطرح جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ خود مستحق ہے +

عطائے چیٹھیات مہتمی اس صورت میں جب کوئی وصی یا موہوب لہٗ جائیداد مابقے یا اسکا قائیمقام نہو

دفعہ ۱۹۸ - جب کوئی وصی نہو اور جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ یا ایسے موہوب لہٗ کا قائیمقام بھی نہو یا وصی اوس عہدہ کا کام کرنیسے انکار کرے یا اوسکے لائق نہو یا دستیاب نہو سکے تو جائز ہے کہ وہ شخص یا اشخاص جو اُس صورت میں اہتمام ترکہ کے مستحق ہوتے جب کہ موصی بلاتحریر وصیتنامہ فوت کرتا یا کوئی اور موہوب لہٗ جسکو کچھ حق پہنچا ہو یا کوئی قرضخواہ وصیتنامہ کو ثابت کرائے اور اوسکو یا اونکو چیٹھیات مہتمی عطا ہوں +

حکم طلب قبل از عطائے چیٹھیات مہتمی بنام اوس شخص کے جو کل جائیداد یا جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ نہو

دفعہ ۱۹۹ - چیٹھیات مہتمی معہ وصیتنامہ منسلکہ سوائے اوس شخص کے جو کل جائیداد یا جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ ہو کسی اور موہوب لہٗ کو عطا نہونگی الّا اوسصورت میں کہ حکم طلب بنام رشتہ دار قریب تر شخص متوفی مشعر اسکے کہ وہ چیٹھیات مہتمی منظور یا نامنظور کرے پہلے سے حسب طریقہ متذکرہ آئیندہ صادر اور جاری نہ ہوا ہو +

حکم جبکے ذریعہ سے رشتہ دار چیٹھیات مہتمی کے مستحق ہیں

دفعہ ۲۰۰ - جب مالک جائیداد بلا وصیت فوت کرے تب وہ لوگ جو اوسکے ساتھ رشتہ سببی یا نسبی رکھتے ہوں مستحق ہیں کہ مطابق ترتیب اور بموجب اُن قواعد کے جو

[ل] ملاحظہ ہو دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۸ء + [۵۲] ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ لغایت ۲۲۷ +

آئندہ لکھے جاتے ہیں اوسکی جائداد اور اموال کی نسبت حیثیات مہتممی حاصل کریں +

اہتمام بہ بیوہ الّا اوس صورت میں کہ عدالت کسی وجہ سے اسکا خارج رکھنا مناسب سمجھے

دفعہ ۲۰۱- اگر شخص متوفی زبیوہ چھوڑی ہو تو حیثیات مہتممی بیوہ کو عطا ہونگی الّا اوس صورت میں کہ حاکم عدالت کسی نالیاقتی ذاتی کے باعث یا بوجہ اسکے کہ اُسکو جائداد متوفی میں کچھ حق نہیں پہنچتا ہے بیوہ کو اہتمام ترکہ سے خارج رکھنا مناسب سمجھے۔

تمثیلات

(الف)- بیوہ ایک شخص مجنون ہے یا زناکاری کی مرتکب ہوئی ہے یا کسی وثیقہ کی رو سے جو ازدواج کے وقت لکھا گیا تھا اوسکو اپنے شوہر کی جائداد میں کچھ حق باقی نہیں رہا ہے تو اُن صورتوں میں بیوہ کو اہتمام ترکہ سے خارج رکھنے کی وجہ ہے۔

(ب) بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے پھر ازدواج کیا تو اُسکو اہتمام سے خارج رکھنے کی یہ وجہ کامل نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۵۳- زیر دفعہ ۲۵- ایکٹ ہذا +

کسی شخص کو بیوہ کیساتھ مہتممی میں شامل کرنا

دفعہ ۲۰۲- حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو کسی شخص یا اشخاص کو جو در صورت نہ ہونے بیوہ کے بذات خاص اہتمام ترکہ کے مستحق ہوتے اہتمام ترکہ کے لئے بیوہ کے ساتھ شامل کرے +

اہتمام اس صورت میں کہ جب بیوہ نہو یا خارج کی گئی ہو۔

دفعہ ۲۰۳- اگر کوئی بیوہ نہو یا عدالت بیوہ کو اہتمام سے خارج رکھنا مناسب سمجھے تو عدالت کو لازم ہے کہ ترکہ کا اہتمام اُس شخص یا اشخاص کو عطا کرے جو مطابق قواعد تقسیم جائداد متوفی بلا وصیت کے جائداد مذکور کے حقدار ہوتے۔

شرط- مگر شرط یہ ہے کہ جب متوفی کی ماں اشخاص حقدار آخر الذکر میں سے ایک شخص ہو تو ماں صرف بذات خاص اہتمام ترکہ کی مستحق ہوگی +

استحقاق قرابتدار در بارہ مہتممی

دفعہ ۲۰۴- وہ اشخاص جو متوفی کے ساتھ برابر درجہ کی قرابت رکھتے ہوں برابر اہتمام ترکہ حاصل کرنیکے مستحق ہیں +

ملاحظہ ہو مختصر رپورٹ مقدمات بنگال جلد ۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۶-

استحقاق شوہر نسبت اہتمام ترکہ زوجہ

دفعہ ۲۰۵- شوہر جب وہ زوجہ کی وفات کے بعد زندہ رہے اسیطرح زوجہ کی جائداد کے اہتمام کا مستحق ہے جسطرح بیوہ اپنے شوہر کے ترکہ کے اہتمام کی مستحق ہے +

عطاے اہتمام بقرضخواہ

دفعہ ۲۰۶۔ جب کوئی ایسا شخص جو متوفی کیساتھ رشتہ سببی یا نسبی رکھتا ہو اور چٹھیات مہتممی حاصل کرنیکا مستحق ہو موجود نہو یا اہتمام کرنے پر راضی نہو تو جایز ہو کہ چٹھیات مہتممی کسی قرضخواہ کو دیجائیں

اہتمام بصورت ہونے ترکہ کے برٹش انڈیا میں۔

دفعہ ۲۰۷۔ اگر شخص متوفی نے برٹش انڈیا میں جایداد چھوڑی ہو چٹھیات مہتممی باتباع قواعد مندرجہ بالا عطا ہونگی گو وہ شخص ایسے ملک کا باشندہ مستقل ہو جسمیں قانون متعلقہ وراثت ترکہ وصیتی اور غیر وصیتی قانون مجاریہ برٹش انڈیا سے مختلف ہو۔

فصل ۳۔ ذکر عطائے پروبیٹ مشروط بقیود *

(الف) عطائے پروبیٹ بقید میعاد۔

وصیتنامہ گم شدہ کی نقل یا مسودہ کا پروبیٹ

دفعہ ۲۰۸۔ اگر وصیتنامہ بعد وفات موصی کے گم ہوگیا ہو یا دستیاب نہو سکے یا کسی چالاکی یا اتفاق سے نہ بذریعہ فعل موصی کے ضایع ہوگیا ہو اور وصیتنامہ کی نقل یا مسودہ بچ رہا ہو تو جائز ہے کہ نقل یا مسودہ کا پروبیٹ اوس میعاد کے لیے عطا کیا جاے جب کہ اصل وصیتنامہ یا اوسکی نقل مصدقہ پیش ہو سکے۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴ زیر دفعہ ۲۰۹۔

وصیتنامہ گم یا ضایع شدہ کے مضامین کا پروبیٹ

دفعہ ۲۰۹۔ جب اصل وصیتنامہ گم یا ضایع ہوا ہو اور اوسکی کوئی نقل نہ کرلیگئی ہو یا اوسکا مسودہ احتیاط سے نہ رکھ چھوڑا گیا ہو تو جایز ہے کہ اگر اوس کے مضامین شہادت سے ثابت ہوسکیں مطابق مضامین مذکور کے پروبیٹ عطا کیا جاے۔

یہ امر کہ وصیت نامہ گم ہوگیا ہے۔ درصورتیکہ مضمون اسکا قابل اطمینان ثابت ہوجاے مانع حصول چٹھیات اہتمامی معہ وصیت نامہ منسلکہ کا نہیں ہے دفعات ۲۰۸ و ۲۰۹۔ ایکٹ ہذا ایسی صورت حصول چٹھیات اہتمامی مع وصیتنامہ منسلکہ متعلقہ جایداد ہاے اہل ہنود سے متعلق ہیں جنہیں کہ وصیتنامہ بعد یکم ستمبر ۱۸۷۰ء تحریر ہوا ہو (۱)

پروبیٹ کی نقل جب اصل موجود نہو

دفعہ ۲۱۰۔ جب وصیتنامہ ایسے شخص کے قبضہ میں ہو جو اوس حصہ ملک کے باہر رہتا ہو جسمیں پروبیٹ کی درخواست گذری ہو تو اگر وہ شخص وصیتنامہ دے دینے سے انکار یا اوسمیں تغافل کرے اِلّا وصیتنامہ کی نقل وصی کے پاس بھیجی گئی ہو اور جایداد کی محفوظی کے لیے بلا انتظار ورود

---

* ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کے باب ۴ کو ایکٹ ہذا کے اجزا تحتی (الف) لغایت (د) کے ساتھ مقابلہ کرو۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴۔

اصل وصیتنامہ کے پروبیٹ دینا منظور معلوم ہو تو جائز ہے کہ اوسی نقل مرسلہ کی بابت پروبیٹ اس معیاد کیلئے عطا کیا جائے کہ اصل وصیت نامہ یا اوسکی نقل مصدقہ پیش ہو +

اہتمام تا میعاد پیش کرنے وصیتنامہ کے

دفعہ ۲۱۱ - جب کسی شخص متوفی کا وصیتنامہ دستیاب نہو سکے الا بقرینہ یقین ہو کہ وصیتنامہ کسی جگہ موجود ہے تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی اُس میعاد کے لئے عطا کیجائیں کہ وصیت نامہ یا اوس کی نقل مصدقہ پیش ہو -

(ب) ذکر عطائے پروبیٹ واسطے فائدہ و استعمال اشخاص غیر ذی حق کے

عطائے اہتمام معہ وصیتنامہ منسلکہ وصی غیر حاضر کے مختار کو

دفعہ ۲۱۲ - جب کوئی وصی اُس حصۂ ملک سے جسمیں درخواست گذری غیر حاضر ہو اور اُس حصۂ ملک کے اندر کوئی وصی جو وصی کا کام انجام دینے پر راضی ہو موجود نہ ہو تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ اوسی وصی غیر حاضر کے مختار[1] کو اوسکے موکل کے استعمال اور فائدے کیلئے اوس میعاد کیلئے عطا کیجائیں کہ خود وصی مذکور اپنے نام سے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی حاصل کرے -

حسب دفعہ ہذا چٹھیات مہتممی واسطے فائدہ اور استعمال موکل کے اوسکے مختار کے نام جاری کی جاسکتی ہیں (۱)

ملاحظہ ہو نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۱۸۰ - ایکٹ ہذا +

عطائے اہتمام معہ وصیت نامہ منسلکہ اُس شخص غیر حاضر کے مختار کو جو بصورت حاضری مستحق اہتمام ہوتا

دفعہ ۲۱۳ - اگر وہ شخص جسکو درصورت اوسکی موجودگی کی چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ عطا ہوتیں حصۂ ملک متعلقہ سے غیر حاضر ہو تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ اوس میعاد کیلئے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اسکے مختار[1] کو عطا ہوں -

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۷ زیر دفعہ ۲۵ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۱۸۰ - ایکٹ ہذا

عطائے اہتمام ایسے شخص غیر حاضر کے مختار کو جو بصورت عدم وصیت مستحق اہتمام ہو

دفعہ ۲۱۴ - جب وہ شخص جو بحالت فوت بلا وصیت مالک جائداد کے اہتمام ترکہ کا مستحق ہے حصۂ ملک سے غیر حاضر ہو اور کوئی شخص جو اوسکے برابر استحقاق رکھتا ہے اہتمام کرنے پر راضی نہو تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی اوس میعاد کیلئے جو اوپر مذکور ہو چکی ہو شخص غیر حاضر کے مختار کو عطا ہوں -

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۷ - زیر دفعہ ۲۵ - ایکٹ ہذا +

---

[1] مختار کا عدالت کی حدود اختیارات کے اندر ہونا ضروری ہے - (ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۹)

(۱) نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

اہتمام تا میعاد بلوغ شخص نابالغ جو اکیلا وصی یا جائداد مابقی کا تنہا موہوب لۂ ہو

دفعہ ۲۱۵ - جب کسی وصیتنامہ کا ایک ہی وصی یا جائداد مابقی کا ایک ہی موہوب لۂ کوئی شخص نابالغ ہو تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ اوس شخص نابالغ کے ولی قانونی یا کسی اور شخص کو جسکو عدالت اوس عہدہ کے لائق سمجھے اوس میعاد تک عطا کیجائیں کہ وہ نابالغ اٹھارہ برس کامل کی عمر کو پہنچے اور اوسوقت وصیتنامہ کا پروبیٹ شخص مذکور کو دیا جائے گا نہ اوس سے پیشتر *

اہتمام تا بلوغ چند وصیان یا موہوب لہم جائداد مابقی۔

دفعہ ۲۱۶ - جب دو یا زیادہ اوصیا نابالغ ہوں اور کوئی وصی جو سن بلوغ کو پہنچا ہو نہ ہو یا جب جائداد مابقی کے دو یا زیادہ موہوب لہم ہوں اور کوئی موہوب لۂ سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو تو چٹھیات مہتممی اوس میعاد تک عطا ہونگی کہ اون میں سے کوئی شخص اٹھارہ برس کامل کی عمر کو پہنچ جائے *

اہتمام بغرض افادہ شخص مجنوں

دفعہ ۲۱۷ - اگر وہ شخص جو تنہا وصی یا تنہا کل جائداد مابقی کا موہوب لۂ ہو یا وہ شخص جو درصورت عدم تحریر وصیتنامہ بموجب قواعد تقسیم جائداد غیر وصیتی کے تنہا جائداد متوفی کا مستحق ہوتا مجنون ہو تو جائز ہے کہ چٹھیات مہتممی معہ یا بلا انسلاک وصیتنامہ جیسا موقع ہو اوس شخص کو عطا ہوں جسکو حاکم مجاز کے حکم سے جائداد شخص مجنوں کی سپردھی ہوئی ہو اور اگر اوس قسم کا کوئی شخص نہو تو ایسے شخص کو عطا ہوں جسکو عدالت شخص مجنون کے فائدہ اور استعمال کیلئے اوسوقت تک کہ اوسکی عقل پھر سلیم ہو جائے مقرر کرنا مناسب سمجھے *

اہتمام بدوران مقدمہ جواز وصیت نامہ یا حصول پروبیٹ

دفعہ ۲۱۸ - جب تک کوئی مقدمہ بہ نسبت جواز وصیتنامہ نوشتہ کسی شخص متوفی کے بشمول حصول یا تنسیخ کسی پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ کے دائر رہے عدالت مجاز ہے کہ شخص متوفی کی جائداد پر ایک مہتمم مقرر کرے اوس مہتمم کو جملہ اختیارات اور اقتدارات مہتمم عام سوائے اختیار تقسیم جائداد کے حاصل رہینگے اور ایسا مہتمم بلا توسط عدالت کے زیر حکومت رہیگا اور ہر امر میں عدالت کی ہدایت کے مطابق عمل کریگا۔

(ج) پروبیٹ مختص بمقصود خاص

پروبیٹ امر محدودہ مندرجہ وصیت نامہ

دفعہ ۲۱۹ - اگر کوئی وصی کسی خاص امر محدودہ مندرجہ وصیتنامہ کیلئے مقرر ہوا ہو تو پروبیٹ میں اختیار اہتمام کا اوسی خاص امر کیلئے محدود کیا جائے گا اور اگر وصی نے کسی شخص کو اپنی طرف سے اہتمام لینے کیلئے مختار مقرر کیا ہو تو چٹھیات مہتممی میں جنکے ساتھ وصیتنامہ منسلک

ہو اختیار مذکور اوسی طرح محدود کیا جائے گا +

اہتمام معہ وصیتنامہ منسلکہ محدود بامر خاص

دفعہ ۲۲۰ - اگر کوئی شخص جو وصی عام مقرر ہوا ہو کسی شخص کو اپنی طرف سے مختار مقرر کر کے وصیت نامہ ثابت کرانیکا اختیار دے اور وہ اختیار ایک خاص امر کے لئے محدود کیا گیا ہو تو چٹھیات مہتممی ہیں جنکے ساتھ وصیتنامہ منسلک ہو اختیار مذکور اُسی طرح محدود کیا جائے گا۔

اہتمام محدودی جایداد جسمیں وہ شخص ذاتی حق رکھتا ہو

دفعہ ۲۲۱ - اگر کوئی شخص ایسی جایداد چھوڑ کے فوت کرے جسکا وہ تنہا امانت دار یا امانتدار باقیماندہ ہو یا جسمیں اپنی ذات خاص سے کچھ حق نہ رکھتا ہو اور وہ شخص اپنا کوئی قائمقام عام نہ چھوڑے یا ایسا قائمقام چھوڑے جو کام مذکور انجام دینے کے لائق یا اوسپر راضی نہو تو جایز ہے کہ چٹھیات مہتممی بمحدودی جایداد مذکور کے اوس شخص کو عطا ہوں جو جایداد میں بذات خود کچھ حق رکھتا ہو یا اُسکے لئے کسی اور شخص کو عطا ہوں +

اہتمام محدود بمقدمہ

دفعہ ۲۲۲ - جب یہ بات ضرور ہو کہ کسی شخص متوفی کا قائمقام کسی مقدمہ متدایرہ میں فریق گردانا جائے اور اوسکا وصی یا وہ شخص جو اہتمام ترکہ کا مستحق ہے کام مذکور انجام دینے کے لائق یا اُسپر راضی نہ ہو تو جایز ہے کہ چٹھیات مہتممی کسی اور شخص کو جسکو فریق مقدمہ نامزد کرے بمحدودی اسغرض کے عطا ہوں کہ وہ اُسی مقدمہ میں متوفی کی قائمقامی کرے یا جایز ہے کہ کسی اور دعویٰ یا مقدمہ میں کرے جو بین انھیں فریقین یا دیگر متخاصمین کے نسبت امور متنازعہ دعوے یا مقدمہ مذکور کے اوسی عدالت یا عدالت غیر میں رجوع کیا جائے اوسوقت تک کے لئے عطا کیجائیں کہ ڈگری اخیر صادر ہو کر اوسکا اجرائے کامل ہو جائے +

اہتمام بمحدودی اس امر کے کہ جو مقدمہ مہتمم کے نام دایر ہونیوالا ہے وہ اوسکا فریق کیا جائے

دفعہ ۲۲۳ - اگر تاریخ عطائے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی سے بارہ مہینے کے گذر جانے پر وہ وصی جسکو پروبیٹ یا مہتمم جسکو چٹھیات مہتممی عطا ہوئی ہوں اُس حصہ ملک سے غیر حاضر ہو جسمیں عدالت عطا کنندہ پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی واقعہ ہو تو عدالت موصوفہ کو اختیار ہے کہ جس شخص کو لائق سمجھے اوسکو چٹھیات مہتممی بمحدودی اس امر کے عطا فرمائے کہ جو مقدمہ وصی یا مہتمم ترکہ کے نام دایر ہونے والا ہو وہ اوس میں فریق کیا جائے اور جو ڈگری مقدمہ میں صادر ہو اسکی تعمیل کرے +

اہتمام بمحدودی اس امر کے کہ وہ آمدنی جایداد متوفی تحصیل کر کے اُسکی حفاظت کرے

دفعہ ۲۲۴ - اگر کسی مقدمہ میں کسی متوفی کی جائیداد کی حفاظت ضرور معلوم ہو تو عدالت اُس ضلع کی جسمیں جایداد کا کوئی جزو واقع ہو مجاز ہے

کہ جس شخص کو لائق سمجھے چٹھیات مہتممی بحدودی اس امر کے عطا کرے کہ وہ آمدنی جایداد متوفی تحصیل کرے اور اسکی حفاظت کرے اور باتباع ہدایات عدالت کے زرہائے قرضہ یافتنی جایداد وصول کرکے فارغخطی لکھدے

تقرر بطور مہتمم اس شخص کا جو کہ بنظر حالات معمولی حصول چٹھیات مہتممی کا مستحق ہو

دفعہ ۲۲۵۔ جب کوئی شخص بلا وصیت یا ایسا وصیتنامہ چھوڑ کے فوت کرے جسکا کوئی وصی وصی کا کام دینے پر راضی یا اوسکے لائق نہ ہو یا جسکا وصی بروقت وفات موصی کے حصہ ملک کے باہر رہتا ہو اور عدالت کی دانست میں یہ امر ضرور اور مناسب معلوم ہو کہ سوائے اوس شخص کے جو بنظر حالات معمولی چٹھیات مہتممی حاصل کرنیکا مستحق ہو تا کوئی اور شخص ترکہ کے کل یا جزو کے اہتمام کیلئے مقرر کیا جائے تو حاکم عدالت مجاز ہے کہ حسب اقتضائے رکے اپنے بلحاظ درجہ قرابت نسبی اور مقدار استحقاق اور حفاظت جایداد اور غلبۂ ظن اس امر کے کہ اوسکا اہتمام معقول ہوگا ایسے شخص کو مہتمم مقرر کرے جو لائق معلوم ہو۔

اور ایسی ہر صورت میں حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ چٹھیات مہتممی بحدودی یا بلا محدودی کسی امر کے عطا کرے۔

(د) ذکر عطائے پروبیٹ بقید استثناء

پروبیٹ یا اہتمام معہ وصیتنامہ منسلکہ تابع استثنائے

دفعہ ۲۲۶۔ جب بنظر نوعیت مقدمہ کسیقدر جایداد کو مستثنے کرنا ضرور ہو تو وصیتنامہ کا پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ بقید استثناء مذکور عطا کیجائیں گی۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۶۰۔ زیر دفعہ ۱۷۹۔ ایکٹ ہذا۔

اہتمام بقید استثناء

دفعہ ۲۲۷۔ جب بنظر نوعیت مقدمہ کسیقدر جایداد مستثنے کرنی ضرور ہو تو چٹھیات مہتممی بقید استثنائے مذکور عطا کیجائیں گی۔

(ہ) پروبیٹ نسبت جایداد مابقے

پروبیٹ یا اہتمام جایداد مابقے

دفعہ ۲۲۸۔ جب وصیتنامہ کا پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی معہ یا بلا انسلاک وصیتنامہ باستثنائے کسیقدر جایداد کے عطا ہوئی ہوں تو وہ شخص جو متوفی کی مابقے جایداد کی بابت پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی پانیکا مستحق ہو مجاز ہوگا کہ متوفی کی باقی جایداد کی نسبت پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی جیسا موقعہ ہو حاصل کرے۔

(و) پروبیٹ نسبت جایداد غیر اہتمام شدہ

پروبیٹ جایداد غیر اہتمامی

دفعہ ۲۲۹- اگر وصی جسکو پروبیٹ حاصل ہوا ہو متوفی کی جزو جایداد کا اہتمام نہ کرکے فوت کرے تو جائز ہے کہ جایداد کے جزو مذکور کے اہتمام کے لئے کوئی نیا منتظم مقرر کیا جاوے[۵۱]

قواعد متعلقہ پروبیٹ جایداد غیر اہتمامی

دفعہ ۲۳۰- بروقت عطائے چٹھیات مہتممی نسبت اس جایداد کے جسکے اہتمام کی تکمیل نہ ہوئی ہو عدالت کو انہیں قواعد پر عمل کرنا لازم ہے جنکے لحاظ سے چٹھیات مہتممی ابتدائً عطا ہوتی ہیں اور صرف انہیں اشخاص کو چٹھیات مہتممی عطا کرے جنکو چٹھیات ابتدائی عطا ہو سکتی تھیں[۵۲]۔

اہتمام جب چٹھیات مہتممی ختم ہو جائیں اور کوئی جزو جایداد اہتمام پانے کو باقی رہجائے

دفعہ ۲۳۱- جب چٹھیات مہتممی محدود بوجہ انقضائے میعاد یا وقوع اوس امر یا واقعہ کے جسکے وقوع تک وہ اثر پذیر تھیں غیر نافذ ہو جائیں اور جایداد متوفی کا کوئی جزو اہتمام پانے کو باقی رہجائے تو چٹھیات مہتممی اونہیں اشخاص کو عطا ہونگی جنکو چٹھیات مہتممی ابتدائً عطا ہو سکتی تھیں[۵۳]۔

(ز) ذکر ترمیم پروبیٹ[۵۳]۔

کونسی غلطیاں عدالت سے درست ہو سکتی ہیں

دفعہ ۲۳۲- جائز ہے کہ غلطیاں نام اور پتہ یا وقت اور موقعہ وفات شخص متوفی کی یا غلطی نسبت خاص غرض محدودہ چٹھیات مہتممی کے عدالت سے صحیح کیجاوے اور پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کے حکم عطا میں اسکے مطابق تبدیل و ترمیم ہو۔

پروبیٹ میں غلطی کی ترمیم جائز ہے (۱)۔

کارروائی اس صورت میں جب بعد عطائے اہتمام معہ وصیتنامہ منسلکہ دستیاب ہو

دفعہ ۲۳۳- اگر بعد عطائے چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ کے کوئی تتمہ وصیتنامہ دستیاب ہو تو جائز ہے کہ اگر وہ حسب ضابطہ ثابت اور اسکی شناخت ہو جائے تو تتمہ حکم عطا میں شامل کردیا جائے اور اسکے مطابق حکم مذکور کی تبدیل و ترمیم عمل میں آئے۔

(ح) ذکر انفساخ پروبیٹ[۵۴]

تنسیخ یا استرداد بوجہ معقول

دفعہ ۲۳۴- جائز ہے کہ پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کا حکم عطا کسی وجہ معقول کے اعتبار سے مسترد یا منسوخ کیا جائے۔

---

[۵۱] ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۸۔ [۵۲] ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۸ و دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۰ء۔ [۵۳] ملاحظہ ہو دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۰ء۔ [۵۴] مقابلہ کیجیے ہمراہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء باب ۴۔ (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۲۔

وجہ معقول

توضیح۔ وجہ معقول کی یہ صورتیں ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ وہ کارروائی جسکی رو سے حکم عطا حاصل ہوا بالاصل ناقص تھی۔

دوم۔ یہ کہ حکم عطا عدالت کے روبرو براہ فریب بیان دروغ کرنیسے یا کوئی امر جو مقدمہ میں موثر تھا عدالت سے مخفی رکھکر حاصل کیا گیا۔

سوم۔ یہ کہ حکم عطا بذریعہ اظہار دروغ ایسے واقعہ کے جو قانوناً حکم عطا کے جواز کے لئے ضرور تھا حاصل ہوا ہے گو وہ اظہار دروغ لاعلمی یا سہو سے وقوع میں آیا ہو۔

چہارم۔ یہ کہ حالات موجودہ کے باعث حکم عطا بیکار اور غیر موثر ہو گیا ہے۔

پنجم[1]۔ یہ کہ وہ شخص جسکو عطائے مذکور کیگئی تھی۔ قصداً اور بدون وجہ معقول کے ایکٹ ہذا کے فصل ۴ کے احکام کے مطابق تعلیقہ یا چٹھیات کو پیش کرنیسے قاصر رہا۔ یا اوسنے اس فعل کی روسے ایسا ایک تعلیقہ یا حساب پیش کیا جو ایک اہم امر کے متعلق صحیح نہیں۔

تمثیلات

(الف) عدالت جسنے چٹھیات مہتممی عطا کیں اُنکے عطا کی مجاز نہ تھی۔

(ب) حکم عطا بلا طلبی اُن اشخاص کے صادر کیا گیا جنکو طلب کرنا ضرور تھا۔

(ج) وصیتنامہ جسکا پروبیٹ حاصل کیا گیا جعلی یا منسوخ شدہ تہا۔

(د) ہندہ نے چٹھیات مہتممی نسبت جائداد زید باظہار ہونے بیوہ زید کے حاصل کیں گر پیچھے سے دریافت ہوا کہ ہندہ کا زید کے ساتھ کبھی ازدواج نہیں ہوا تہا۔

(ہ) زید نے اہتمام ترکہ بکر بہ تصوّر اس امر کے کہ بکر بلا وصیت فوت ہوا ہے اپنے ذمہ لیا گر پیچھے سے بکر کا وصیتنامہ دستیاب ہوا۔

(و) بعد عطا ہونے پروبیٹ کے ایک وصیتنامہ تاریخ مابعد کا دستیاب ہوا ہے۔

(ز) بعد عطا ہونے پروبیٹ کے ایک ایسا تتمہ وصیتنامہ دستیاب ہوا ہے جسکی رو سے تقرر اوصیار مندرجہ وصیتنامہ کا منسوخ یا اونکی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(ح) وہ شخص جسکو پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی عطا ہوئی تھیں پیچھے سے فاتر العقل ہو گیا ہے۔

---

[1] ضمن ہذا بروئے دفعہ ۲- ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۹ء اضافہ ہوئی ہے *

دفعہ ہذا ہنود سے متعلق ہے اور جائز ہے کہ درخواست استرداد پروبیٹ وصیتنامہ ہندو کی حسب دفعہ ہذا کیجائے جبکہ پروبیٹ ایک مرتبہ بطریق مناسب عطا کیا جاوے تو کوئی شخص جو طلب کیا جاوے یا جو کارروائیات میں شریک ہو یا جو اُن کارروائیات سے واقف ہو من بعد اسکی منسوخی کی استدعا نہیں کرسکتا۔ سوال یہ ہے کہ آیا تجویز ثانی منظور نہیں کیجاسکتی ضابطہ ہندوستان متعلقہ معاملات وصیتی قبل ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء کے وہی تھا جو انگلستان کی عدالت مذہبی کا تھا باستثنا اسقدر کے کہ جسقدر ضابطہ مذکور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے خلاف ہو (۱) صاحب جج ضلع با اختیار نے ایک شخص متوفی کی جائیداد واقعہ پنجاب کی نسبت چٹھیات منتظمی عطا کیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ برٹش انڈیا میں متوفی کی اور جائیداد بھی موجود ہے گر وہ صوبہ سے باہر واقع ہے۔ **تجویز ہوا** - کہ عدالت چیفکورٹ اس امر کی مجاز نہیں ہے کہ اپنا اختیار اسطرح پر استعمال کرے کہ یا تو (الف) ایسی چٹھی عطا کرے جو صاحب جج ضلع کے عطا کو کل برٹش انڈیا سے متعلق کردے یا (ب) بتنسیخ عطائے مذکور ایک ایسی ضمنی چٹھی عطا کرے جو علاوہ پنجاب کے برٹش انڈیا میں متوفی کی کل جائیداد پر مؤثر ہو۔ نیز **تجویز ہوئی** - کہ جب ایسی مزید جائیداد دریافت ہو جسپر چٹھیات منتظمی عطا شدہ حال اپنا اثر نہ رکھتی ہوں۔ تو دریافت مذکور کے مسترد کرنیکے واسطے حسب مراد دفعہ ۲۳۴ کافی وجہ نہوگی۔ جب ایک عدالت نے ایک چٹھی منتظمی محدود بعمل مقامی عطا کی ہو تو عدالت مذکور کو اختیار ہے کہ چٹھی مذکور کی ترمیم کردے اور اوسکے مقامی عمل کو اس پورے رقبہ سے متعلق کردے جسپر اصل چٹھی عطا کردہ عدالت مذکور عمل پذیر ہوتی لیکن چیفکورٹ اس چٹھی کو جو صاحب جج ضلع نے کی ہو اسطرح ترمیم نہیں کرسکتی کہ وہ صاحب جج ضلع کے علاقہ کی حدود سے باہر بھی مؤثر ہو جاوے۔ گو چیفکورٹ زیر دفعہ ۲۶ - ایکٹ مذکور مجاز ہے۔ کہ چٹھی مذکور کی نسبت اون طریقوں میں سے کسی طریق پر کارروائی کرے جنپر کہ عدالت ضلع کارروائی کرسکتی ہے۔ جہانکہ صاحب جج ضلع اور عدالت ہائیکورٹ چٹھیات منتظمی عطا کرنیکے باب میں یکساں اختیار رکھتی ہوں۔ تو جو شخص چٹھی کا خواستگار ہو وہ مجاز ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کو درخواست دے لیکن جبکہ وہ شخص ایک عدالت کو پسند کرچکا ہو اور اس عدالت نے اختیار استعمال کرکے چٹھی منتظمی جو کل صوبہ میں عمل پذیر ہو۔ عطا کردی ہو۔ تو دوسری عدالت تا وقتیکہ ابتدائی چٹھی برقرار رہے انہیں حالات کی بنا پر ایک تازہ آزاد اختیار نہیں اخذ کرسکتی۔ (۲) عطائے پروبیٹ ڈگری عدالت ہے جسکو کوئی اور عدالت سوائے فریب یا نہونے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کرسکتی۔ درحالیکہ یہ بیان کیا جاوے کہ پروبیٹ غلط طور پر عطا ہوا ہے۔ تو صحیح طریقہ جسپر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ ہے کہ اس عدالت سے جسنے پروبیٹ عطا کیا تھا۔ اسکی تنسیخ کی درخواست

(۱) انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۸ - (۲) نمبر ۴۶ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ -

کیجاے کوئی شخص جسکو بوجہ انتقال جایداد متوفی سے تعلق ہو۔ وہ اگر وصیتنامہ پیش کیا جاے اور اُسکے حقوق کے خلاف ثابت کیا جاے۔ تو واسطے تنسیخ پروبیٹ اوس وصیتنامہ کے درخواست کر سکتا ہے جو اسطرح پر پیش کیا گیا ہے۔ مقدمہ مبحث عنہ بنام دلیپ پتی سنگھ (انڈین لارپورٹ سلسلہ نظائر کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ و مقدمہ مذکورہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۴۸۹) کی توضیح کی گئی (۱) نوبین چندر سیل وائین نے جایداد بنام مزد پاربتی چرن گنگولی اپنے مدیون کی قرقی کرائی پاربتی چرن گنگولی قریب تریں وارث نوبو کمار گنگولی متوفی کا تہا۔ نوبو کمار گنگولی کی بیوہ نے واسطے پروبیٹ ایک وصیتنامہ مظہرہ اپنے شوہر کے درخواست کی۔ بروقت داخل ہونے عذرداری نوبین چندر سیل کی تجویز ہوئی۔ کہ اوسکو جایداد میں ایسا حق حاصل تہا۔ کہ جسکی وجہ سے وہ نسبت عطاے پروبیٹ کے اعتراض کرنیکا مستحق تہا۔ برج موہن گھوش وابہی چرن سیل کے پاس ایک رہن نامہ تہا۔ جسکو پاربتی چرن گنگولی نے بعد وفات نوبو کمار گنگولی کی بابت دیگر جایداد کے جسکی نسبت بیوہ نے بہی بیان کیا۔ کہ وہ ایک جزو اسکے شوہر کی جایداد کی تہی۔ تحریر کیا۔ برطبق پیش ہونے عذرداری منجانب برج موہن گھوش وابہی چرن سیل کے یہ تجویز ہوئی کہ اونکو جایداد میں ایسا حق حاصل تہا کہ جسکی وجہ سے وہ نسبت عطاے پروبیٹ کے اعتراض کرنیکے مستحق تھے (۲) ڈگریدار کو جسنے ایسی جایداد اپنے مدیون کے قرقی کرائی ہو کہ جو ظاہرا مدیون مذکور کو اوسکے پدر متوفی سے وراثتاً ملی ہو۔ جایز ہے کہ جب وصیتنامہ متوفی مذکور کا پیش کیا جاے۔ اور خلاف اسکے حقوق کے ثابت کیا جاے تو درخواست واسطے منسوخی حکم مشعر عطاے پروبیٹ اس وصیتنامہ کے جو اسطرح پر پیش کیا گیا ہو۔ گذرانے (کنول موہن دت بنام نیل رتن منڈل (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰) کی تقلید ہوئی (۳) برطبق درخواست دفعہ ہذا مشعر اس استدعا کے کہ پروبیٹ وصیتنامہ جسکا تحریر کرنا شوہر سایلہ کی نسبت ظاہر کیا گیا۔ ان وجوہ سے مسترد ہوا کہ اطلاعنامہ فریق گرولنے کا حسب ضابطہ مشتہر نہیں ہوا اور سایلہ نابالغہ تہی۔ اور اوسی شخص کی حفاظت میں رہتی تہی جسکو پروبیٹ عطا ہوا تہا۔ اور اوسکو موقعہ اس امر کا نہیں ملا۔ کہ نامبردہ کی بدنیتی اور افعال بیجا کو سمجہتی۔ اور وصیتنامہ جعلی ہے۔ صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی۔ کہ بار ثبوت نسبت کل مقدمہ کے سایلہ پر ہے۔ اور اوسکی درخواست کو ڈسمس کیا تجویز ہوئی کہ صاحب جج ضلع کو لازم تہا۔ کہ سایلہ کو موقعہ اس امر کے ثابت کرنیکا دیتے کہ اوسکو مطلق علم کارروائیات سابق کا نہ تہا اور اگر یہ اطمینان ہو جاتا۔ کہ اوسکو یہ علم نہ تہا تب انکو لازم تہا کہ تحقیقات جدید کا حکم نسبت وقوع وصیتنامہ کے دیتے۔ کہ ہوقت وہ شخص جو اوسکو پیش کرتا ہے معمولی طریقہ سے ثابت کرتا ہو (۴)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۶۰ - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۹
(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۸۰ -

یہ قرار دیا گیا کہ عدالت چیفکورٹ کو یہ اختیار سماعت حاصل نہیں ہے کہ عطیہ چٹھیات اہتمام ترکہ عطا شدہ منجانب صاحب ڈسٹرکٹ جج کو اس طرح پر ترمیم کرے کہ اُسکو صاحب ڈسٹرکٹ جج موصوف کے اختیار سماعت ارضی حدود سے باہر عمل پذیر کرے۔ مزید برآں یہ قرار دیا گیا کہ جس صورت میں وصیہ کے ایڈمنسٹریٹر کو اور صاحب ڈسٹرکٹ جج کو یہ معلوم تہا کہ موصی کی جایداد برٹش انڈیا کے اندر پنجاب سے باہر واقع ہے اور باوجود اسکے ایڈمنسٹریٹر نے پروبیٹ کی درخواست کی اور صاحب ڈسٹرکٹ جج نے چٹھیات اہتمام ترکہ مع وصیتنامہ کے نہیں بلکہ مع نقل وصیتنامہ منسلکہ کے عطا کیں اور وصیتنامہ حسب مجوزہ دفعہ ۲۵۹- ایکٹ وراثت داخل نہیں کیا گیا تو کارروائی برائے حصول عطیہ مذکور فی الاصل اسقدر ناقص تھی کہ اُس سے تنسیخ عطیہ کیلئے مناسب وجہ بہم پہنچ گئی (۱) یہ قرار دیا گیا کہ وہ عذردار جو خاص جایداد کا دعویٰ موصی سے مخالفانہ طور پر کرے اور اوسکی وساطت سے نہ کرے ایسا شخص نہیں ہوتا جو متوفی کی جایداد میں ایسا تعلق رکھتا ہو جس سے وہ تنسیخ عطیہ پروبیٹ کی استدعا کرنیکا مستحق ہو۔ نیز یہ قرار دیا گیا کہ کسی وصیتنامہ کے وصی پر یہ فرض نہیں ہے کہ درخواست پروبیٹ میں موصی کے وارثان اور رشتہ داران کی مکمل فہرست یا کوئی فہرست درج کرے۔ مقدمات ذیل نظیراً پیش کئے گئے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۷۵۹- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۳ صدر لینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ مقدمات ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۰- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۲ - (۲)

فصل ۱۳- ذکر ضابطہ وقت عطا اور انفساخ پروبیٹ اور چٹھیات مہتممی کے ×

اختیار ڈسٹرکٹ جج دربارہ عطا و تنسیخ پروبیٹ وغیرہ	**دفعہ ۲۳۵** - ضلع کا صاحب جج مجاز ہے کہ اُن جملہ مقدمات میں جو اُسکے ضلع کے اندر واقع ہوں پروبیٹ اور چٹھیات مہتممی عطا اور اُنکو منسوخ کرے۔

جو قاعدہ کہ بغرض دریافت امر اختیار سماعت کے بمعاملہ درخواست ہائے عطائے پروبیٹ استعمال کیا جاتا ہے وہ اُن صورتوں سے بھی متعلق ہو سکتا ہے جنمیں منسوخی پروبیٹ مطلوب ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ آیا متوفی بوقت اپنی وفات کے

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

× ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کے باب ۵ سے مقابلہ کرو۔

مسکن مستقل یا کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ اندر علاقہ اس خاص جج ضلع کے رکھتا تھا۔ کہ جسکی حضور میں درخواست کی گئی ہے وارث مابعد قیاسی ایسی جایداد کا کہ جسپر وصیتنامہ کا اثر پہنچتا ہے۔ ایسا حق کافی جایداد میں رکھتا ہے۔ کہ جایداد مذکور کی نسبت اسکو استحقاق نالش کرنیکا حاصل ہوتا ہے۔ اور بہ سند نظیر نوبین چندر سیل بنام بہب سندری دیبی (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۶۰) وہ مستحق نالش کرنیکا بغرض تنسیخ پروبیٹ کے ہے۔ ہر مقدمہ میں جسمیں کسی ہندو کے وصیتنامہ کے پروبیٹ کی درخواست کیگئی ہو ایک خاص بحث کی ان اشخاص پر تعمیل ہونی چاہیئے۔ جنکے حقوق پر وصیتنامہ کا اثر بلا توسل پہنچتا ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۴ صفحہ ۲۶۸ ٭

اختیار تقرر ڈیلیگیٹ یعنی مفوض الیہ جج ضلع بغرض کرنے کارروائی کے مقدمات غیر نزاعی میں

دفعہ ۲۳۵[۵] - (الف)۔ ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً کسی ضلع میں ایسے عہدہ داران صیغہ دیوانی جنکو لائق تصور کرے ڈیلیگیٹ یعنی مفوض الیہ جج ضلع کا اسغرض سے مقرر کرے کہ وہ پروبیٹ اور چیٹھیات اہتمام ترکہ بمقدمات غیر نزاعی اُن حدود ارضی کے اندر جو وقتاً فوقتاً مقرر کیجائیں عطا کرتے رہیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ جن صورتوں میں ہائیکورٹ از روئے سند شاہی مقرر نہ ہوئی ہو تقرر ڈیلیگیٹ مذکور کا بمنظوری ماقبل لوکل گورنمنٹ کے عمل میں آئیگا۔

جو اشخاص اسطور سے مقرر ہوں وہ اُس ضلع کے ڈیلیگیٹ یعنے مفوض الیہم کہلائینگے۔

اختیار ڈسٹرکٹ جج دربارہ عطائے پروبیٹ وچیٹھیات مہتمی

دفعہ ۲۳۶ - صاحب جج ضلع کو نسبت عطائے پروبیٹ یا چیٹھیات مہتمی اور جملہ مراتب متعلقہ پروبیٹ یا چیٹھیات مذکور کے وہی اختیارات اور اقتدارات حاصل ہونگے جو واسطے تجویز کسی مقدمہ یا معاملہ دیوانی متدایرہ عدالت اپنی کے صاحب موصوف کو قانوناً مفوض ہوئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ کاغذات شہادتی کو پیش کرنیکا حکم دے

دفعہ ۲۳۷ - صاحب جج ضلع مجاز ہے کہ کسی شخص کو یہ حکم دے کہ وہ ایسا کاغذ یا نوشتہ جو وصیتی ہو یا جسکے مضمون سے اوسکا کاغذ وصیتی ہونا پایا جاوے اور جسکا شخص مذکور کے قبضہ یا اختیار میں ہونا ثابت کیا جائے عدالت میں اپنے ساتھ لاکر پیش کرے۔

اگر ایسے کاغذات یا نوشتہ کا شخص مذکور کے قبضہ یا اختیار میں ہونا ثابت نہ کیا جاوے بلکہ صرف اس امر کا ظن غالب ہو کہ وہ شخص کاغذ یا نوشتہ مذکور کا علم رکھتا ہے تو عدالت اُسکو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ اُسکی نسبت اپنا اظہار لکھانے کے لئے عدالت میں حاضر ہو۔

[۵] ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۲ ملاحظہ طلب ہے۔ (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۷۔

اوس شخص مذکور پر واجب ہے کہ عدالت جو سوال کرے اوسکا جواب دے اور اگر عدالت ارشاد کرے تو کاغذ یا نوشتہ مذکور لاکر حاضر کرے اور اگر وہ عدالت میں عند الطلب حاضر نہو یا کسی سوال کا جواب نہ دے یا کاغذ یا نوشتہ مطلوبہ لاکر حاضر نہ کرے تو وہ بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے اوسی سزا کا مستوجب ہوگا جس سزا کا اوسوقت مستوجب ہوتا کہ مقدمہ کا فریق ہوکر حاضر ہونے یا سوال کا جواب دینے میں قصور کرتا اور خرچہ مقدمہ کا حسب اقتضائے رائے صاحب جج کے عاید کیا جائے گا۔

کارروائی عدالت ڈسٹرکٹ جج نسبت عطائے پروبیٹ و چٹھیات مہتمی۔

دفعہ ۲۳۸۔ چاہیئے کہ کارروائی عدالت صاحب جج ضلع کی نسبت عطائے پروبیٹ اور چٹھیات مہتمی کے باستثناء اُسصورت کے جسکا ذکر دوسری طرح پر آئندہ ہوا ہے جہانتک بنظر حالات مقدمہ ممکن ہو مطابق احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ہوا کرے[۵]

کب اور کسطرح صاحب ڈسٹرکٹ جج کو جائیداد کی حفاظت کیلئے دست اندازی کرنیکا اختیار ہے

دفعہ ۲۳۹۔ جبتک کسی شخص متوفی کے وصیتنامہ کا پروبیٹ عطا نہ ہو یا اوسکی جائیداد کا کوئی مہتمم مقرر نہ کیا جائے اوس ضلع کے صاحب جج کہ جسکے علاقہ میں متوفی کی جائیداد کا کوئی جزو واقع ہو اختیار رہے گا بلکہ اوسکو لازم ہے کہ بر طبق درخواست کسی شخص کے جو جائیداد متوفی میں حق رکھنے کا دعویدار ہو اور دوسری سب صورتوں میں جب صاحب جج کو گمان ہو کہ جائیداد کو نقصان یا ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے جائیداد کی حفاظت کیلئے دست اندازی کرے اور اگر مناسب سمجھے تو اوسی غرض سے کسی عہدہ دار کو جائیداد اپنے ذمہ لینے اور اوس پر قابض رہنے کے لئے مقرر کرے۔

مقدمہ وصیت میں ہائیکورٹ کو اختیار مقرر کرنے رسیور کا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ازیر دفعہ ۱۷۹۔

کب صاحب ڈسٹرکٹ جج پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی عطا کرنیکا مجاز ہے

دفعہ ۲۴۰۔ جائز ہے کہ صاحب جج ضلع کسی شخص متوفی کے وصیتنامہ کا پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی نسبت جائیداد متوفی کے اُس صورت میں بہ ثبت مہر اپنی عدالت کی عطا کرے جبکہ بذریعہ درخواست مدخلہ اُس شخص کے جو پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی کا خواہاں ہو کہ درخواست مذکور کی تصدیق حسب متذکرہ آئندہ کیجائیگی یہ امر ثابت ہو کہ موصی یا وہ شخص جسنے بلا وصیت وفات پائی اپنی وفات کیوقت کوئی سکونت مستقل یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اندر علاقہ صاحب جج موصوف کے رکھتا تھا ڈسٹرکٹ جج کسی پارسی کو چٹھیات مہتمی عطا نہیں کر سکتا جبکہ متوفی کی وفات کیوقت اوسکی کوئی جائیداد یا کوئی

[۵] ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۔ (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۸۸۔

مقررہ جائے رہائیش اوسکے ضلع میں نہ ہو (۱) ہائیکورٹ مدراس کو کوئی اختیار دربارہ عطا کرنے پروبیٹ وصیت یا چھٹیات اہتمام ترکہ اس متوفی شخص کا نہیں ہے جو حدود دیریزیڈنسی کے اندر نہ رہتا ہو اور حدود مذکور کے اندر جایداد چھوڑ گیا ہو (۲) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱- زیر دفعہ ۱۸۷-

تجویز درخواست جو اُس ضلع کے جج کے پاس گذرانی گئی ہو جس میں متوفی اسکونت مستقل نہ رکھتا تھا

دفعہ ۲۴۱- جب ایسی درخواست ایسے ضلع کے صاحب جج کے حضور گذرے جسمیں شخص متوفی اپنی وفات کے وقت سکونت مستقل نہیں رکھتا تھا تو صاحب جج کو اختیار ہے کہ اگر صاحب موصوف کی دانست میں درخواست کا دوسرے ضلع میں زیادہ انصاف یا آرام کیساتھ طے ہونا ممکن ہو درخواست کو نامنظور کرے یا اگر درخواست محض چھٹیات مہتمی کیلئے ہو چھٹیات مہتمی مطابق یا مجدودی اوس جایداد کے جو اوسکی علاقہ میں ہو عطا کرے-

پروبیٹ یا چھٹیات مہتمی مفوض الیہ عطا کر سکتا ہے

دفعہ ۲۴۱ الف[۵۱]- (الف) جائز ہے کہ پروبیٹ اور چھٹیات اہتمام ترکہ جب اونکے حاصل کرنے کی درخواست کسی مفوض الیہ کے پاس گذرے مفوض الیہ مذکور کیطرف سے اون مقدمات میں عطا ہوں جو غیر نزاعی ہوں بشرطیکہ درخواست کے مضمون سے (جسکی تصدیق حسب مفصلہ ذیل ہوگی) یہ واضح ہو کہ موصی یا متوفی غیر وصیتی جیسا حال ہو اپنی وفات کیوقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں بود و باش رکھتا تھا+

پروبیٹ یا چھٹیات مہتمی کا ناطق و مختتم ہونا

دفعہ ۲۴۲- پروبیٹ یا چھٹیات مہتمی شخص متوفی کی تمام جایداد اور مال منقولہ اور غیر منقولہ پر جو اُس حصہ ملک کے اندر ہو جسمیں پروبیٹ وغیرہ عطا کیا جائے [۵۲] یا چھٹیات مہتمی عطا کیجائیں "" اثر پذیر ہونگی اور اُنکے رو سے حق قایمقامی متوفی کا بمقابلہ جملہ مدیونان شخص متوفی اور جملہ قابضان اوس جایداد کے جو متوفی کی ملکیت ہو ناطق اور مختتم ہوگا اور جسقدر مدیون اوس شخص کو جسکے نام پروبیٹ یا چھٹیات مہتمی عطا ہوئی ہوں اپنا قرضہ ادا کریں اور جسقدر لوگ جایداد مقبوضہ اپنی شخص مذکور کو حوالہ کریں وہ اُن افعال کی بابت ہر طرح سے بری الذمہ ہو جائیں گے-

دیگر شرط[۵۳] یہ ہے کہ پروبیٹ اور چھٹیات اہتمام ترکہ جو عطا کیجائیں-

(الف) عدالت العالیہ ہائیکورٹ کی طرف سے- یا

---

[۵۱] دفعہ ہذا- ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۳ ملاحظہ طلب- [۵۲] الفاظ زیر "" بروئے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ایزاد ہوئے ہیں+
[۵۳] شرط ہذا بجائے سابقہ شرط کے بروئے دفعہ ۲- ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء قایم کی گئی ہے-

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۸۹ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰-+

(ب) صاحب جج ضلع کی طرف سے جبکہ متوفی بروقت اپنی وفات کے اپنا مستقل مقام سکونت ویسے جج کے علاقہ اختیار کے اندر رکھتا ہو اور ویسا جج اسبات کی تصدیق کرے کہ اس جائیداد اور ملکیت کی مالیت جو صوبہ کی حدود کے باہر واقعہ ہے اور جسپر کہ پروبیٹ اور چٹھیات اہتمام ترکہ اثر پذیر ہونگی دس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہے۔

بجز اسکے کہ حکم عطائے پروبیٹ وغیرہ میں اسکے برخلاف ہدایت ہو برٹش انڈیا کے ہر مقام پر یکساں اثر رکھیں گی۔"

رسوم پروبیٹ صرف اس ترکہ پر واجب الادا ہے جو موصی کی وفات پر برٹش انڈیا میں موجود ہو (۱)

دفعہ ۲۴۲ الف - (۱) جبکہ پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ تحت شرط دفعہ ۲۴۲ ہائیکورٹ یا صاحب جج ضلع نے عطا کی ہوں اور انکا وہی اثر ہوا ہو جیسا دفعہ ۲۴۲ میں مذکور ہے تو ہائیکورٹ یا صاحب جج ضلع کو لازم ہے کہ انکا ایک سرٹیفکیٹ مرقوم الذیل عدالتوں میں ارسال کرے یعنے۔

ہائیکورٹوں میں سرٹیفکیٹ عطا شدہ تحت شرط دفعہ ۲۴۲ کا ارسال کیا جانا

(الف) جب ہائیکورٹ کی طرف سے عطا ہو تو ہر دوسری ہائیکورٹ میں۔

(ب) جب صاحب جج ضلع کی طرف سے عطا ہو تو اس ہائیکورٹ میں جسکا ویسا جج ماتحت ہو۔ اور ہر دوسری ہائی کورٹ میں۔

(۲) ہر سرٹیفکیٹ متذکرہ دفعہ تحتی (۱) کا مضمون حسب ذیل ہوگا۔ یعنے:۔

میں (ا۔ ب) رجسٹرار (یا جیسی کہ صورت ہو) عدالت العالیہ ہائیکورٹ مقام ــــــ کا (یا جیسی کہ صورت ہو) بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہوں کہ بتاریخ ــــــ ماہ ــــــ سنہ ــــــ عدالت العالیہ ہائی کورٹ مقام ــــــ (یا جیسی کہ صورت ہو) نے وصیت کا پروبیٹ (یا چٹھیات اہتمام ترکہ جائیداد) (ج۔ د) ساکن ــــــ متوفی کا بنام (ہ۔ و) ساکن ــــــ اور (ز۔ ح) ساکن ــــــ کے عطا کیا اور وہ پروبیٹ (یا چٹھیات اہتمام ترکہ) تمام برٹش انڈیا میں کل جائیداد متوفی پر اثر رکھے گا (یا اثر رکھیں گی)۔

اور یہ سرٹیفکیٹ اس عدالت العالیہ ہائیکورٹ میں جہاں وہ گذرے داخل رہیگا۔

(۳) جبکہ سائل کسی جزو جائیداد کی نسبت یہ لکھے جیسا کہ بعد ازیں دفعات ۲۴۴ و ۲۴۶ میں حکم ہے کہ وہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۹۔ ۴۔ ۵ دفعہ ہذا بجائے سابقہ دفعہ کے بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۹۰۳ء داخل کیگئی ہے

دوسرے صوبہ کے صاحب جج ضلع کے علاقہ اختیار کے اندر واقعہ ہے تو اس عدالت کو جسکو سرٹیفکیٹ متذکرہ دفعہ تحتی (۱) ارسال کرنیکا حکم ہو لازم ہوگا کہ اوسکی ایک نقل ویسے صاحب جج ضلع کے پاس ارسال کرے۔ اور ویسی نقل وہ صاحب جج ضلع کے پاس جن نقل مذکور پہنچے داخل کرے گا۔

بروئے ایکٹ ۲ ۱۸۹۱ء کے دفعات ۲۴۲ و ۲۴۲ (الف) و ۲۴۶ (الف) میں لفظ ہائیکورٹ سے مراد ذیل لیجائیگی اور یہ سمجھا جائیگا کہ اس سے ہمیشہ یہی مراد لی گئی (الف) عدالت ہائیکورٹ جو فی زمانہ سنہ جلوس ۲۴ ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۱۰۴ کی رو سے قایم کی گئی ہو۔ (ب) عدالت چیفکورٹ پنجاب (ج) عدالت ریکارڈر رنگون۔

درخواست پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کا بشرطیکہ وہ حسب ضابطہ پیش ہو کر تصدیق ہو گئی ہو مختتم و قطعی ہونا

دفعہ ۲۴۳ - درخواست حصول پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی بشرطیکہ داخل کیجائے اور اوسکی تصدیق حسب طریقہ متذکرہ آئندہ ہولی ہو اس امر کے جواز کے لئے کافی ہے کہ حاکم عدالت اوس پر پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی عطا کرے اور اعتراض اس امر کا کہ موصی یا وہ شخص جو بلا وصیت فوت ہو گیا اپنی وفات کے وقت ضلع کے اندر سکونت مستقل یا جایداد نہ رکھتا تہا واسطے منسوخی حکم عطائے پروبیٹ وغیرہ کے موثر نہوگا الا اوس صورت میں کہ مقدمہ واسطے منسوخی حکم عطا کے بجا لیتیکہ وہ بذریعہ فریب ہی عدالت حاصل ہو رجوع کیا جاوے۔

درخواست پروبیٹ

دفعہ ۲۴۴ - لازم ہے کہ درخواست حصول پروبیٹ بذریعہ ایسے سوال کے گذرے جو صاف زبان انگریزی یا اوس زبان میں لکھا گیا ہو جسمیں اُس عدالت کی معمولی کارروائی ہوتی ہو جسمیں درخواست گذرانی جائے اور وصیتنامہ اوسکے ساتھ منسلک ہے اور چاہیئے کہ سوال میں

وقت وفات موصی کا۔

اور یہ بیان کہ دستاویز منسلکہ موصی کا وصیتنامہ اخیر ہے۔

اور یہ کہ وہ حسب ضابطہ موصی کی طرف سے تحریر پایا۔

"اور اُس مال کی تعداد جسکے سائل کے قبضہ میں آنے کا احتمال ہے اور یہ کہ سائل وہی وصی ہے جسکا نام وصیتنامہ میں مذکور ہے"

اور اگر درخواست بحضور صاحب جج ضلع گذرے تو علاوہ مراتب مسطورہ کے سوال میں یہ بھی لکھا جائیگا کہ شخص متوفی اپنی وفات کے وقت سکونت مستقل یا کچھ جایداد منقولہ یا غیر منقولہ صاحب جج موصوف کے علاقہ

۵ ایکٹ ۶ ۱۸۸۹ء دفعہ ۳ - ملاحظہ طلب

کے اندر رکھتا تھا۔[۴] اور جب درخواست مفوض الیہ ضلع کے پاس گذرے تو اوسمیں یہبھی لکھا جائیگا کہ شخص متوفی اپنے وفات کیوقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں بود و باش رکھتا تھا۔

"جبکہ[۵] درخواست صاحب جج ضلع کے پاس گذرے اور کوئی جزو جایداد جو غالباً سائل کے قبضہ میں آنیوالا ہو دوسرے صوبہ میں واقعہ ہو تو سوال میں مزید برآں تعداد جایداد مذکور کی جو ہر صوبہ میں واقعہ ہو اور وہ صاحبان جج ضلع جنکے علاقہ اختیار میں ویسی جایداد واقع ہو مذکور ہونگے"۔

بر طبق گذرانںے درخواست بغرض عطائے پروبیٹ کسی وصیتنامہ کے عدالت کا جسکے روبرو درخواست گذری ہو یہ کام نہیں ہے کہ بحث حق متعلقہ ایسی جایداد کی نسبت جسکا بروئے وصیتنامہ منتقل کیا جانا ثابت ہوتا ہو لحاظ کرے عطائے پروبیٹ سے کسی ایسے شخص کے حقوق کو نقصان نہیں پہونچتا جو ایسی جایداد کا دعویدار ہو (۱) عطائے پروبیٹ ڈگری عدالت کی جسکو کوئی اور عدالت سوائے فریب یا نہ ہونے اختیار کے اور بنا پر منسوخ نہیں کرسکتی (۲)

ایک زبانی وصیت کا جو بعد میں تحریر کی گئی ہو پروبیٹ عطا کیا جاسکتا ہے (۳)

ملاحظہ ہو نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۴۴۔ نوعیت عطیہ عام اور غیر محدود ہونی چاہیئے (۴) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۶۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۷۰ زیر دفعہ ۲۳۵۔

کن صورتوں میں ترجمہ وصیتنامہ کا درخواست کے ساتھ منسلک ہوگا

دفعہ ۲۴۵۔ جن صورتوں میں وصیتنامہ علاوہ زبان انگریزی یا زبان معمولی کارروائی عدالت کے کسی اور زبان میں لکھا گیا ہو لازم ہے کہ ترجمہ وصیتنامہ نوشتہ مترجم عدالت بشرطیکہ وہ ایسی زبان ہو جسکے لئے مترجم مقرر ہو درخواست کیساتھ منسلک کیا جائے اور اگر وصیتنامہ کسی اور زبان میں ہو تو ترجمہ نوشتہ اوس شخص کا جو اوس زبان میں ترجمہ کرنیکی لیاقت رکھتا ہو منسلک کیا جائیگا اور صورت آخر الذکر میں ترجمہ کا مترجم اوسکے ذیل میں اس عبارت سے تصدیق لکھے گا کہ۔

میں مسمی اقرار کرتا ہوں کہ اصل وصیتنامہ کی زبان اور خط بخوبی پڑھ سمجھ سکتا ہوں اور عبارت مرقومہ بالا اوسکا ترجمہ صحیح اور معتبر ہے۔

درخواست چٹھیات مہتمی

دفعہ ۲۴۶۔ لازم ہے کہ درخواست حصول چٹھیات مہتمی بذریعہ ایسی سوال کے گذرے جو صاف صاف اُس زبان میں لکھا گیا ہو جسکا اوپر مذکور ہوا ہے۔

---

[۴] ترمیم شدہ بموجب ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۴ و ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۳۔ [۵] فقرہ ہذا بروئے دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء ایزاد ہوا ہے۔
(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۶۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۷۰۔

اور اسمیں وقت اور مقام وفات شخص متوفی کا۔
اور اُسکے اہل وعیال یا دیگر اقربا کے نام اور اونکے مختلف مقامات سکونت۔
اور ذکر اُس حق کا جسکی روسے سائل دعویدار ہے۔
اور اس امر کا کہ شخص متوفی صاحب جج ضلع یا مفوض الیہ ضلع کے علاقہ کے اندر جسکے حضور درخواست گذرانی گئی کچھ جایداد چھوڑ گیا ہے مع تعداد مال متوفی کے جو بظن غالب سائل کے اختیار میں ور آئیگا درج کیا جائے۔
اور جب درخواست مفوض الیہ کے پاس گذرے تو اسمیں یہ بھی لکھا جائے گا کہ شخص متوفی وفات کیوقت ایسے مفوض الیہ کے علاقہ حکومت میں بودوباش رکھتا تھا۔
درجیکہ[۵۱] درخواست صاحب جج ضلع کے پاس گذرے اور کوئی جزو جایداد جو غالباً سائل کے قبضہ میں آنیوالا ہو دوسرے صوبہ میں واقع ہو تو سوال میں مزید بیان تعداد جایداد مذکور کی جو ہر صوبہ میں واقعہ ہو اور وہ صاحبان جج ضلع جنکے علاقہ اختیار میں ویسی جایداد واقع ہو مذکور ہونگے"

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۵۸۴ زیر دفعہ ۲۶۱-

جہانکہ بعد اسکے کہ ڈسٹرکٹ جج کیطرف سے چٹھیات اہتمام ترکہ عطا کی گئیں معلوم ہوا کہ جایداد متروکہ متوفی بیرون از حدود اختیارات ڈسٹرکٹ جج واقعہ ہے اور اسلئے چٹھیات اہتمام کا ہائیکورٹ سے حاصل کرنا قرین مصلحت ہو تو مناسب طریق معطی لہٗ کیلئے یہ ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست واسطے تنسیخ چٹھیات اہتمام عطا کردہ ڈسٹرکٹ جج کے کرے اور بعد حصول تنسیخ چٹھیات مذکور کے درخواست واسطے حصول جدید چٹھیات اہتمام کے ہائیکورٹ میں کرے[(۱)]۔

بعض صورتوں میں مزید بیان سوال وغیرہ میں جو واسطے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ کے ہو

دفعہ ۲۴۶[۵۲]-(الف)-(۱) ہر شخص جو کسی عدالت متذکرہ عبارت دفعہ ۲۴۲ میں واسطے پروبیٹ وصیت یا چٹھیات مہتممی کسی جایداد کے اس مراد سے درخواست کرے کہ وہ تمام برٹش انڈیا میں باثر رکھیں اسے لازم ہے کہ اپنی سوال میں علاوہ امور متذکرہ دفعات ۲۴۴ و ۲۴۶ -ایکٹ ہذا کے یہ بھی لکھے کہ تا حد اسکے یقین کے اس وصیت کے پروبیٹ یا اسے جایداد کی چٹھیات اہتمام ترکہ کیلئے اس غرض سے کہ اُسکی تاثیر حسب متذکرہ بالا ہو کسی اور عدالت میں درخواست نہیں دی گئی ہے۔

---

[۵۱] فقرہ ہذا بروئے دفعہ ۲-ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۶ء ایزاد ہوا ہے۔ [۵۲] دفعہ ہذا بجائے سابقہ دفعہ کے بروئے دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء قایم کی گئی ہے۔ (۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۵۔

یا جبکہ کوئی ویسی درخواست گذر چکی ہو یہ لکھے کہ کس عدالت میں درخواست گذری ہے اور کس شخص یا کن شخاص نے درخواست گذرانی ہے اور کون کون کارروائی (اگر کوئی ہو) اسپر کی گئی۔

(۲) جس عدالت میں کوئی ویسی درخواست حسب شرط دفعہ ۲۴۲ گذری ہو اسکو اختیار ہے کہ اگر اسکے نزدیک مناسب ہو درخواست مذکور نامنظور کرے۔

درخواست پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی پر دستخط اور تصدیق ہونی چاہیئے

دفعہ ۲۴۷ - پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی کی درخواست پر ہمیشہ سائل کے دستخط اور اگر اوسکا کوئی وکیل ہو تو وکیل کے بھی دستخط ثبت ہو کر سائل کیطرف سے تصدیق حسب مندرجہ ذیل یا اوسی مضمون کی اور عبارت سے لکھی جائے گی۔

میں مسمے ـــــ کہ سوال ہذا کا سائل ہوں اس تحریر کی روسے اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ اوس میں لکھا ہے جہانتک مجکو علم اور یقین ہے صحیح اور راست ہے +

درخواست پروبیٹ پر ایک گواہ وصیت کی تصدیق کا ہونا

دفعہ ۲۴۸ - جب درخواست واسطے حصول پروبیٹ کے ہو تو سوائے تصدیق متذکرہ صدر کے گواہاں وصیت نامہ میں سے اگر دستیاب ہو سکیں کم سے کم ایک گواہ سوال کو بذریعہ ارقام عبارت مندرجہ ذیل کے تصدیق کریگا۔

میں مسمی ـــــ کہ منجملہ گواہان وصیتنامہ اخیر موصی متذکرہ سوال ہذا کے ایک گواہ ہوں اس تحریر کی روسے اقرار کرتا ہوں کہ جسوقت موصی مذکور نے اپنے دستخط (یا نشان جیساکہ موقعہ ہو) وصیتنامہ پر ثبت کئے تھے میں حاضر و ناظر تھا (یا کہ موصی مذکور نے ہمارے بالمشافہ دستاویز منسلکہ سوال ہذا کو اپنا وصیتنامہ اخیر تسلیم کیا)+

سوال یا اقرار میں جھوٹ بیان کرنیکی علت میں سزا

دفعہ ۲۴۹ - اگر کسی سوال یا اقرار میں جسکی تصدیق کرنیکا اس قانون میں حکم ہے کوئی ایسا بیان شامل کیا جائے جسکو شخص تصدیق کنندہ دروغ جانتا یا سمجھتا ہو تو ایسا شخص مطابق احکام اوس قانون کے مستوجب سزا ہوگا جو جھوٹی گواہی دینے یا بنانے کی سزا دہی کیلئے اوسوقت نفاذ پذیر ہو[۵] +

جج ضلع سائل کا اصالتاً اظہار لیگا

دفعہ ۲۵۰ - ہر صورت میں صاحب جج ضلع یا مفوض الیہ ضلع کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے خود سائل کا اظہار بحلف یا باقرار صالح لیوے اور

طلبی ثبوت مزید

نیز سائل سے ثبوت مزید نسبت تحریر باضابطہ وصیت نامہ یا استحقاق سائل بابت حصول چٹھیات مہتمی کے جیسا موقعہ ہو طلب کرے اور

[۵] ملاحظہ ہو باب ۱۱ - ایکٹ ۴۵ شمارہ ۱۸۶۰ء تعزیرات ہند - +

اجرائے اشتہار بغرض معائنہ کارروائیات | اس مضمون کے اشتہارات جاری کرے کہ جسقدر اشخاص جایداد متوفی میں کچھ حق رکھنے کے دعویدار ہوں وہ قبل عطائے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کے حاضر ہو کر عدالت کی عملدرآمد کا معائنہ کریں۔

مشتہری اشتہار | چنانچہ اشتہارات مذکور مکان عدالت کے کسی منظر عام پر اور نیز ضلع کے صاحب کلکٹر کی کچہری پر آویزاں کئے جائینگے اور سوائے اسکے جسطرح صاحب جج جسنے اشتہار صادر کیا ہو ہدایت کرے مشتہر اور منتشر کئے جائینگے۔

[٥] جبکہ سائل کسی جزو جایداد کی نسبت یہہ لکھے کہ وہ دوسرے صوبہ کے صاحب جج ضلع کی علاقہ اختیار کے اندر واقع ہے تو صاحب جج ضلع جاری کنندہ اشتہار مذکور کو لازم ہوگا کہ ایک نقل اشتہار کی ویسی دوسرے جج ضلع کے پاس بھجوا دے جسکو لازم ہوگا کہ اُسے اس طریقہ پر مشتہر کرے کہ گویا اسنے خود اس اشتہار کو جاری کیا اور نیز اسکو لازم ہوگا کہ اس صاحب جج ضلع کے پاس جسنے اشتہار جاری کیا تہا ویسی مشتہری کی تصدیق کرے

عمرو موصی قوم ہندو نے بکر کو جو اس کا پسر متوفی بیان کیا گیا ہے۔ اور خالد کو جو بحالت نہونے تبنیت کے اسکا وارث ہوتا چھوڑکر وفات پائی۔ بروقت درخواست کے جو بکر نے واسطے عطائے پروبیٹ وصیتنامہ کے بعد اجرائے اطلاعنامجات معمولی کے گذرانی۔ خالد کے قرضخواہان نے حاضر ہو کر نسبت عطائے پروبیٹ کے اعتراض کیا۔ بموجب ایکٹ وراثت کے جسقدر کہ وہ بموجب ایکٹ وصیتنامہ اہل ہنود کے متعلق کیا گیا۔ **تجویز ہوئی**۔ کہ قرضخواہان ایسے اشخاص نہیں ہیں جنکو کہ ترکہ متوفی میں کوئی حق حاصل ہو اور اسوجہ سے اونکو منصب پیش کرنے اعتراض کا نسبت عطائے پروبیٹ کے نہیں ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰ زیر دفعہ ۲۳۵ و نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۳۴۔

سوالات امتناعی نسبت عطائے پروبیٹ و چٹھیات مہتممی۔ | **دفعہ ۲۵۱** [الف]۔ سوالات امتناعی نسبت عطا ہونے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ صاحب جج ضلع یا ضلع کے مفوض الیہ کے پاس گذر سکتے ہیں پس بفور داخل ہونے کسی سوال امتناعی کے روبرو کسی مفوض الیہ ضلع کے اُسکو لازم ہے کہ سوال کی ایک نقل صاحب جج ضلع کے پاس بھیجدے اسیطرح بفور داخل ہونے کسی سوال امتناعی کے بحضور

[٥] فقرہ ہذا بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء ایزاد ہوا ہے + [الف] ترمیم شدہ بروئے دفعہ ۵۔ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۱ء

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸۔ +

کسی جج ضلع کے ایک نقل اوسکی اُس مفوض الیہ ضلع کے پاس اگر کوئی ہو بھیجی جاوے گی جسکے علاقہ حکومت کے اندر شخص متوفی حسب مضمون سوال کے اپنی وفات کیوقت رہتا تھا اور نیز کسی اور جج یا اور مفوض الیہ ضلع کے پاس مرسل ہوگی جسکے پاس صاحب جج ضلع کے نزدیک نقل بھیجنی مقتضائے مصلحت معلوم ہو ٭

نمونہ عذرداری

دفعہ ۲۵۲ ۔ عذرداری کی یہ عبارت ہوگی بمقدمہ جایداد مسمی　　متوفی ساکن　　جو بتاریخ　　ماہ　　مقام　　پر فوت ہوگیا۔ بلا اطلاع مجھ　　ساکن　　کے ہیچ دست اندازی نہ کیجاوے۔

بعد داخل ہونے عذرداری کے درخواست پر کوئی کارروائی نہوگی۔ تاوقتیکہ عذردار کو اطلاع نہ دیجاوے

دفعہ ۲۵۳ ۔ بعد اسکے کہ کیویٹ یعنی عذرداری نسبت عطاے پروبیٹ یا چھٹیات مہتممی کے صاحب جج یا اُس عہدہ دار کے پاس داخل ہوجاوے جسکے روبرو سوال پیش یا جسکے پاس اطلاعنامہ باطلاع اس امر کے کہ عذرداری روبرو کسی اور مفوض الیہ کے داخل ہوئی ہے بھیجا گیا ہو کوئی کارروائی عدالت اوپر سوال حصول پروبیٹ یا چھٹیات مہتممی کے اُسوقت تک نہ کیجایگی کہ عدالت شخص داخل کنندہ عذرداری کو اُس مضمون کی اطلاع پہنچاوے جو معقول معلوم ہو ٭

کب مفوض الیہ ضلع پروبیٹ یا چھٹیات مہتممی عطا نہیں کریگا

دفعہ ۲۵۳[1] ۔ (الف) ضلع کے مفوض الیہ کو کسی ایسے مقدمہ میں پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ عطا کرنیکا اختیار نہوگا جسمیں نسبت استحقاق حصول اختیار مذکور کے باہم کرنزاع ہو یا جسمیں مفوض الیہ کو کسیوجہ سے یہ معلوم ہو کہ اوسکی عدالت سے پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ دینا مناسب نہیں ہے۔

توضیح ۔ لفظ نزاعی سے مراد ہے حاضر ہونا کسی شخص کا اصالتاً یا معرفت کسی مختار ذی اختیار یا کسی وکیل مقررہ باضابطہ کے بغرض ورپیشی اعتراض نسبت استدعاے سائل کے ٭

اختیار ترسیل کیفیت بحضور جج ضلع مقدمات قابل اشتباہ غیر نزاعی میں

دفعہ ۲۵۳ (ب) ۔ ہر مقدمہ میں جسمیں نزاع باہمی نہو مگر ضلع کے مفوض الیہ کو اشتباہ ہو کہ آیا پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ عطا کرنا مناسب ہے یا نہیں یا جب کوئی بحث نسبت عطا یا درخواست عطاے پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ کے پیدا ہو ضلع کا مفوض الیہ مجاز ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے کیفیت امر مابہ النزاع کی صاحب جج ضلع کے پاس مرسل کرے اور جج

[1] دفعہ ہذا بذریعہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۶ کی ترمیم کیگئی ہے ٭ [2] دفعات ۲۵۳ (الف) و (ب) و (ج) بذریعہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۷ داخل کیگئی ہیں ٭

موصوف کو اختیار ہوگا کہ مفوض الیہ ضلع کو واسطے کرنے مراتب درخواست کے مطابق اُن ہدایات کے جو صاحب جج ضروری سمجھکر اوسکے پاس رسل کرے حکم دے یا مفوض الیہ ضلع کو نسبت مراتب مندرجہ درخواست کے کارروائی مزید کرنیسے ممانعت کرے اور فریق درخواست کنندہ عطائے پروبیٹ وغیرہ کو جج کی عدالت میں درخواست دینے کی ہدایت کرے +

ضابطہ جبکہ نزاع ہو یا مفوض الیہ یہ خیال کرے کہ پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ کے لئے اوس کی عدالت سے انکار کیا جانا چاہیئے

دفعہ ۲۵۳ (ج) - ہر مقدمہ نزاعی میں یا جسمیں مفوض الیہ ضلع کے نزدیک درخواست پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ اوسکی عدالت سے نامنظور ہونیکے لائق ہو درخواست مذکور معہ اُن دستاویزات کے جو اوسکے ساتھ داخل ہوئی ہوں درخواست کنندہ کو اس غرض سے واپس کیجائیگی کہ وہ درخواست مذکور کو معہ دستاویزات کے جج ضلع کے روبرو پیش کرے اِلّا اوس صورت میں کہ ضلع کا مفوض الیہ بلحاظ اصول انصاف کے اونکو جبراً رکھ لینا مناسب سمجھے اور اس تحریر کی روسے اونکے جبراً رکھ لینے کا اختیار بھی دیا جاتا ہے اور اسصورت میں مفوض الیہ ضلع درخواست کو صاحب جج ضلع کے پاس بھیجدیگا +

عطائے پروبیٹ کا مزین بمہر عدالت ہونا

دفعہ ۲۵۴ جب صاحب جج یا مفوض الیہ ضلع کو کسی وصیتنامہ کا پروبیٹ عطا کرنا مناسب معلوم ہو تو مشارٌالیہ قطعہ پروبیٹ مزین بمہر عدالت حسب عبارت مندرجہ ذیل عنایت کرے گا -

ہم   کہ جج ضلع   کے ہیں { یا ہم   جو ڈپلی گیٹ یعنی مفوض الیہ واسطے عطا کرنے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ اندر علاقہ   کے ہیں (اسجگہ مفوض الیہ کے علاقہ حکومت کی حدود لکھی جائینگی) } اس تحریر کی روسے خاص و عام کو اطلاع دیتے ہیں کہ تاریخ   ماہ   سنہ   کو وصیتنامہ اخیر مسمے   سابق ساکن   کا جسکی ایک نقل شامل پروبیٹ ہذا ہے ہمارے روبرو ثابت ہوکر اوسکی رجسٹری کی گئی اور اختیار اہتمام نسبت جایداد اور دیون یافتنی   متوفی مذکور اور ہر شئے کے جو وصیتنامہ سے کسیطرح تعلق رکھتی ہو مسمے   کو جو وصی مندرجہ وصیتنامہ مذکور ہے عطا کیا گیا ہے اور اُسنے یہ کام اپنے ذمہ لیا کہ جایداد مذکور کا اہتمام کرے - اور اس جایداد اور پانا روپیہ کا ایک مقرر اور صحیح تعلیقہ اس عدالت میں اُس عطا کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر یا اسقدر مدت مزید کے

ملہ دفعات ۲۵۴ و ۲۵۵ بر دے ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۸ - و ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۴ و ۵ ترمیم کی گئی ہیں +

اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ تیار کر کے پیش کرے اور نیز تاریخ مذکور سے ایک سال کے اندر یا اسقدر مدت مزید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ ایک صحیح حساب اُس جایداد اور یا نار وپیہ کا اس عدالت میں گذرانے"۔ +

عطائے چٹھیات مہتممی کا مزین بمہر عدالت ہونا۔

دفعہ ۲۵۵۔ جب کبھی صاحب جج ضلع یا مفوض الیہ ضلع کو کسی متوفی کی جایداد کی نسبت چٹھیات مہتممی معہ یا بلا انسلاک نقل وصیتنامہ کے عطا کرنی مناسب معلوم ہوں تو جج موصوف چٹھیات مہتممی مزین بمہر اپنی عدالت کے حسب عبارت مندرجہ ذیل عطا کریگا۔

ہم کو جج ضلع کے ہیں یا ہم جو ڈسٹرکٹ ڈیلیگیٹ یعنے مفوض الیہ واسطے عطا کرنے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ اندر علاقہ کے ہیں (اسجگہ مفوض الیہ کے علاقہ حکومت کی حدود لکھی جائینگی) اس تحریر کی رو سے خاص و عام کو اطلاع دیتے ہیں کہ تاریخ ماہ سنہ کو چٹھیات مہتممی (معہ یا بلا انسلاک وصیتنامہ جیسا موقعہ ہو) نسبت جایداد اور دیون یافتنی مسمے متوفی اسابق ساکن کے مسمی کو کہ باپ متوفی کا ہے یا جیسا موقعہ ہو عطا ہوئی تھیں اور اسنے یہ کام اپنے ذمہ لیا کہ جایداد مذکور کا اہتمام کرے۔ اور اس جایداد کا اور یا نار وپیہ کا ایک پورا اور صحیح تعلیقہ اوس عدالت میں اس عطا کی تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر یا اسقدر مدت مزید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے۔ تیار کر کے پیش کرے۔ اور نیز تاریخ مذکور سے ایکسال کے اندر یا اسقدر مدت مزید کے اندر جو عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے ایک صحیح حساب جایداد اور یا نار وپیہ کا اُس عدالت میں گذرانے"۔

ضمانت نامہ مہتممی

دفعہ ۲۵۶۔ "ہر شخص"[۵] کو جسکو چٹھیات اہتمام ترکہ عطا ہوئی ہوں۔ لازم ہے کہ قطعہ اقرارنامہ موسومہ صاحب جج عدالت ضلع جو صاحب جج وقت کو فایدہ کیلئے رہیگا بشمول نام ایک یا زیادہ ضامن یا ضامنوں کے اس اقرار کے ساتھ لکھدے کہ ہم تمام کام وصول تحصیل اور اہتمام جایداد متوفی کا دیانت سے انجام دینگے چنانچہ وہ اقرارنامہ اوس نمونہ کے مطابق لکھا جائیگا جو صاحب جج وقتاً فوقتاً بذریعہ کسی حکم خاص یا عام کے تجویز کرے۔

ایسے اقرارناموں پر رسوم اسٹامپ کے متعلق ملاحظہ ہو ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء دفعہ ۱۸ و ۱۴۳۔ حسب صفحہ ہذا اور ضامن مہتممان کے واسطے حسب منشا ربط تحصیل و وصول و اہتمام ترکہ شخص متوفی اُسکے صاحب جج ضلع کو ضمانت نامہ تحریر کر دینے کے مستوجب ہیں"[۱]

[۵] ترمیم شدہ بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۹ء + (۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۴

دفعہ ہذا کے روسے ضروری ہے کہ ایک ضمانت نامہ ہر ایک صورت میں لیا جانا چاہیئے۔ مگر اسکی تصدیق محدود یا خاص اہتمام کیصورت میں عدالت کے حکم سے بھی ہوسکتی ہے۔ اور انگلستان کے طریق کی پیروی کیجاسکتی ہے (۱)

انتقال ضمانت نامہ مہتممی

دفعہ ۲۵۷۔ عدالت مجاز ہے کہ اگر سوال کے ذریعہ سے استدعا کیجائے اور عند الحصول اطمینان اس امر کے کہ اقرار نامہ کا ایفا نہیں ہوا ہے شرائط مناسب درباب ضمانت یا درباب داخل ہونے مبالغ وصول شدہ کے عدالت میں یا اور طرح پر حسب اقتضائے رائے اپنے مقرر کرکے اقرار نامہ کو کسی اور شخص یعنے اوسکے اوصیا یا مہتممان ترکہ کے نام منتقل کردے اور اسوقت سے وہ شخص اقرار نامہ کی بنا پر اپنے نام سے نالش کرنیکا اوسیطرح مستحق ہوگا کہ گویا وہ اقرار نامہ ابتداً اوسی کے نام پر لکھا گیا تھا نہ بنام صاحب جج عدالت کے اور شخص مذکور بطور امین منجانب جملہ اشخاص حقدار جائداد کے اقرار نامہ کی رو سے اوس کل تعداد کے وصول کرنیکا مستحق ہوگا جو بوجہ انحراف کسی شرط اقرار نامہ کے واجب الادا ہوگئی ہو۔

اقرار نامہ اہتمام جو مہتمم نے مطابق دفعہ ۲۵۶ ایکٹ ہذا تحریر کیا ہو۔ اوس قسم کی دستاویز نہیں ہے جسکا ذکر مستثنے ا دفعہ ۷۴ ایکٹ معاہدہ میں ہے کہ مقر اقرار نامہ بر طبق انحراف کسی شرط اقرار نامہ مذکور کے مستوجب ادا کرنے کل زر مندرجہ اقرار نامہ کا ہو۔ اور بطور منتقل الیہ حسب دفعہ ہذا کے اقرار نامہ کے اس سے زیادہ ہرجہ وصول نہیں کرسکتا ہے۔ جو وہ ثابت کرے۔ کہ اوسکا یا اون اشخاص کا جنکو اقرار نامہ سے تعلق ہے۔ ہوا ہے پس جس صورت میں کہ منتقل الیہم اقرار نامہ مذکور خواہ کسی اور شخص نے کوئی نقصان بوجہ انحراف کسی ایسی شرط کے اوٹھایا ہو جسکے روسے مقر اقرار نامہ کو لازم تہا کہ فہرست جائداد کی اندر میعاد مصرحہ کے داخل کرے تجویز ہوئی کہ منتقل الیہ مستحق نہیں ہے کہ مقر اقرار نامہ سے کوئی معاوضہ بابت انحراف مذکور کے وصول کرے (۲)

وقت عطائے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی

دفعہ ۲۵۸۔ کسی وصیتنامہ کا پروبیٹ عطا نہ کیا جائیگا تاوقتیکہ تاریخ وفات موصی سے سات روز کامل نہ گذرجائیں اور کوئی چٹھیات مہتممی عطا نہونگی تاوقتیکہ اوس شخص کی وفات کی تاریخ سے جو بلا وصیت فوت ہوا ہو چودہ روز کامل نہ گذرجائیں۔

حسب دفعہ ہذا چٹھیات مہتممی معہ وصیت نامہ منسلکہ تاریخ وفات موصی سے سات روز کامل گذرجانیکے بعد عطا کیجاسکتی ہیں (۳)

تفصیل ہونا اون اصل وصیتنامجات کا جنکا پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام نہ کہ معہ وصیتنامہ منسلکہ کے عطا ہوئیں

دفعہ ۲۵۹۔ ہر صاحب جج ضلع یا مفوض الیہ ضلع کو لازم ہے کہ تمام اصل وصیتنامون کو جنکی بابت پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی بانسلاک نقل وصیتنامہ اوسکی طرف سے عطا ہوئی ہوں اپنی عدالت کے دفتر میں اوسوقت تک حفاظت سے رکھے جبکہ کوئی قاعدہ عام وصیتنامون کی حفاظت کیلئے مقرر کیا جائے اور لوکل گورنمنٹ کو لازم ہو کہ واسطے معاینہ اور حفاظت ان وصیتنامون کے جو حسب مذکرہ بالا داخل ہوئے ہوں قواعد مرتب کرے۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۰۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۹۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۹ + ٥٨ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء

دفعہ ۲۵۹ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۰۴ء

دفعہ ہذا کے احکام پر کسی عبارت مندرجہ ایکٹ رجسٹری کی تاثیر نہیں پڑتی (دیکھو ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۶)

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا اشتہار نمبر ۷۹۳ مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۸۶۷ء ترمیم فرما کر اُن اختیارات کی رو سے جو جناب ممدوح کو ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۵ء (ایکٹ وراثت ہند سنہ ۱۸۶۵ء) کی دفعہ ۹۵ کے بموجب حاصل ہیں وصیتناموں کے معائنہ اور حفاظت کے باب میں مندرجہ ذیل قواعد مرتب فرماتے ہیں +

قاعدہ اوّل۔ ہر ایک ڈسٹرکٹ جج کو لازم ہوگا کہ کل اصل وصیتناموں کو جنکی بابت پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی معطوفی نقل وصیتنامہ اُسکی طرف سے عطا ہوئی ہوں نتھی کرا کے حفاظت سے اپنے دفتر میں رکھے +

قاعدہ دوم۔ ایسے وصیت ناموں کی حفاظت کے لئے ہر ایک ضلع میں ایک صندوق جسپر آگ کی تاثیر نہ پہنچتی ہو بہم پہونچایا جائے گا اور وہ بغرض حفاظت سرکاری خزانہ میں رکھا جائے گا +

قاعدہ سوم۔ جب پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی ڈسٹرکٹ جج مذکورہ بالا طریق پر عطا کر چکے تو وصیتنامہ اُس کارروائی کی مسل سے جو ایسے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی کی عطا سے متعلق ہو علیحدہ کر لیا جائیگا اور اُسکے بعد اُسکے ظہر پر موصی کا نام و تاریخ تحریر وصیتنامہ و تاریخ عطائے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی اور اُن اشخاص کے نام و پتہ جنکو پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی عطا ہوئیں اور مسل مقدمہ وصیتنامہ کا نمبر جو ضلع کے عام رجسٹر میں ہو اور وصیتنامہ کا نمبر جو مدخلہ وصیتناموں کے رجسٹر میں ہو یہ سب مراتب تحریر ہونگے اور پھر وہ وصیتنامہ آگ سے محفوظ صندوق میں رکھدیا جائیگا +

قاعدہ چہارم۔ ڈسٹرکٹ جج مدخلہ وصیتناموں کا ایک رجسٹر انگریزی میں مندرجہ ذیل نمونہ پر رکھیگا اور مدخلہ وصیتناموں کی ظہر پر جو مراتب تحریر ہونگے وہ اُس رجسٹر میں درج کئے جائینگے ہر سال کے اختتام پر رجسٹر کے مندرجات کی ایک فہرست بہ ترتیب حروف تہجی تیار کیجائے گی +

نمبر شمار وصیتنامہ	مسل کا نمبر جو ضلع کے عام رجسٹر میں ہو۔	تاریخ تکمیل وصیت نامہ	تاریخ عطائے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی	اُن اشخاص کے نام جنکو پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی عطا کیگئی ہوں۔	کیفیت

قاعدہ پنجم (۵)۔ جو شخص مدخلہ وصیتناموں کا رجسٹر دیکھنا چاہیے اُسے ڈسٹرکٹ جج کو اس مضمون کی درخواست دینے پر اُسکے دیکھنے کی اجازت ملجائے گی۔ ایسی درخواست ایک روپیہ قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر لکھی جائیگی اور اوسمیں سائل کا نام و جا سکونت و پیشہ اور نیز معائنہ رجسٹر کیلئے خواستگار ہونے کی وجہ درج کیجائے گی +

قاعدہ ششم۔ جو شخص کسی وصیتنامہ مدخلہ کو دیکھنا چاہیے اُسے صاحب ڈسٹرکٹ جج کو اس مضمون کی درخواست

معہ ایک روپیہ فیس پیش کرنے پر اُسکے دیکھنے کی اجازت ملجائیگی - درخواست ضرور ہے کہ ایک روپیہ قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر لکھی گئی ہو اور اُسمیں مراتب متذکرہ قاعدہ ماسبق درج ہوں +

قاعدہ ھفتم - مدخلہ وصیتناموں کے رجسٹر کا معائنہ یا مدخلہ وصیتناموں کا معائنہ منظور شدہ تعطیلوں کے سوا ہر روز گیارہ بجے قبل دوپہر سے تین بجے بعد دوپہر تک ہو سکتا ہے اور وہ ڈسٹرکٹ جج یا کسی اور عہدہ دار کی روبرو کیا جائیگا جو جج ماتحت یا منصف درجہ اوّل کے اختیارات استعمال کرتا ہو اور ڈپٹی کمشنر نے اس مطلب کے واسطے اُسے مقرر کیا ہو سائل کو معائنہ کے وقت قلم دوات اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی مگر یادداشت لکھنے کے لئے وہ مجاز ہوگا کہ پنسل اور کاغذ استعمال میں لائے۔

قاعدہ ھشتم - جو شخص وصیتنامہ مدخلہ کی نقل لینی چاہیئے اُسے لازم ہوگا کہ اُس مضمون کی ایک درخواست معہ پانچ روپیہ فیس صاحب ڈسٹرکٹ جج کی خدمت میں پیش کرے - یہ درخواست آٹھ آنہ قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر لکھی جائیگی اور اسمیں سائل کا نام اور جائے سکونت وصیتنہ اور وصیتنامہ کیساتھ اوسکا تعلق (اگر کچھ ہو) یا نقل کیلئے درخواست کرنیکی وجہ درج کیجائیگی نقل درخواست کنندہ کے صرف سے تیار کیجائیگی اور ڈسٹرکٹ جج کی مُہر اور دستخط سے اوسکی تصدیق ہوگی +

قاعدہ نھم - معائنہ یا نقول کی درخواستیں اُن کاغذات کیساتھ نتھی کیجائینگی جو اُس وصیتنامہ کی پروبیٹ یا چٹھیات مھتممی کی عطا سے متعلق ہوں جس سے وہ علاقہ رکھتے ہوں اور مدخلہ وصیتناموں کے رجسٹر کے خانہ کیفیت میں ایک اندراج اس مضمون کا کیا جائیگا -

فلاں شخص نے بتاریخ فلاں سنہ فلاں رجسٹر کا معائنہ کیا - یا

فلاں شخص کو نقل بتاریخ فلاں سنہ فلاں دی گئی (جیسی کہ صورت ہو)

قاعدہ دھم - جو زر فیس ان قواعد کے بموجب وصول ہوگا وہ سب ڈسٹرکٹ جج کے اختیار میں رہیگا اور اُن وصیتناموں کی حفاظت اور معائنہ کے مطالب میں صرف کیا جائیگا جو اوسکی تحویل میں رہتے ہوں +

قاعدہ یازدھم - مندرجہ بالا قواعد بہ تبدیل مراتب تبدیل طلب اُن وصیتناموں سے بھی متعلق ہونگے جنکی بابت پروبیٹ یا چٹھیات مھتممی بعطوفی نقل وصیتنامہ چیفکورٹ پنجاب کی طرف سے عطا ہوں +

(اشتہار نمبر ۷۹ - ایس - مورخہ ۲۹ - جون ۱۸۸۱ء پنجاب گزٹ مطبوعہ ۲ جولائی ۱۸۸۱ء حصہ اول صفحہ ۴۷۶) +

حاصل کنندہ پروبیٹ یا چٹھیات مھتممی تنہا نالش کرسکتا ہے تا وقتیکہ پروبیٹ وغیرہ منسوخ ہو جائے

دفعہ ۲۶۰ - بعد عطا ہونے پروبیٹ یا چٹھیات مھتممی کے سوائے اُس شخص کے جسکو پروبیٹ وغیرہ عطا ہوا ہو کسی اور شخص کو اختیار نہوگا کہ اُس تمام حصہ ملک کے اندر جسمیں پروبیٹ وغیرہ عطا ہوا ہو متوفی کیطرف سے نالش یا مقدمہ کی پیروی

یا اور طرح پر متوفی کی قائمقامی کرے الّا اوس صورت میں کہ پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی مذکور واپس لے لی گئی یا منسوخ کی گئی ہوں ✤

ضابطہ بمقدمات نزاعی

دفعہ ۲۶۱۔ ہر مقدمہ مرجوعہ عدالت صاحب جج ضلع میں جسمیں عذرداری ہو جہانتک ہوسکے کارروائی عدالت بطور مقدمہ نمبری حسب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل میں آئیگی اور اوسمیں شخص خواستگار پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی جیسا موقعہ ہو مدعی اور وہ شخص جو حسب متذکرہ صدر نسبت عطائے پروبیٹ وغیرہ کے عذردار ہوا ہو مدعا علیہ سمجھا جائے گا[۵۲] ✤

جہانتک ایک شخص نے ایک وصیت کی پروبیٹ کی درخواست کی لیکن قبل از کارروائیات کے شروع ہونے کے اسے واپس لے لیا تو تجویز ہوئی کہ وہ بحیثیت ایک عذردار کے اس وصیت کو بمقابلہ ایک درخواست چٹھیات مہتمی جائداد متوفی کے پیش کرنیکا مستحق تہا نیز تجویز ہوئی کہ گو احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی نالشات زیر دفعہ ہذا سے متعلق ہیں تاہم صورت حال میں چونکہ درخواست پروبیٹ قبل اجرائے کارروائیات کے واپس لی گئی تھی اسلئے دفعہ ۲۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق نہیں ہوتی (۱)

ادائیگی وصی یا مہتمم کو قبل استرداد پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی۔

دفعہ ۲۶۲۔ جب کوئی پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی مسترد کیجائیں تو جن اشخاص نے قبل استرداد پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی کے نیک نیتی سے اوس پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی کے اعتبار پر شخص وصی یا مہتمم ترکہ کو مبالغ ادا کیے ہوں اونکے ادا کرنیسے اشخاص ادا کنندہ باوصف استرداد پروبیٹ وغیرہ کے جواز اً بری الذمہ ہو جائینگے۔

وصی یا مہتمم کا روپیہ کو اپنے پاس رکھ لینے کا اختیار۔

اور وصی یا مہتمم ترکہ جس نے ایسے پروبیٹ یا چٹھیات منسوخ شدہ کے مطابق عمل کیا ہو مجاز ہے کہ اگر اوسنے کچھ روپیہ ایسے امور میں صرف کیا ہو جن امور میں وہ شخص جسکو پروبیٹ یا چٹھیات مہتمی پہلے سے عطا ہوں قانوناً صرف کرسکتا تہا تو اسقدر روپیہ جائداد سے مجرا کرلے۔

اپیل ہائے بنا راضی احکام جج ضلع

دفعہ ۲۶۳۔ ہر حکم جو صاحب جج ضلع از روئے اُن اختیارات کے صادر کرے جو حسب قانون ہذا صاحب موصوف کو عطا ہوئے ہیں جائز ہے کہ اُسکا اپیل بموجب قواعد متعلقہ مقدمات اپیل مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی بحضور عدالت ہائیکورٹ رجوع کیا جائے ✤

جہانتک نمونہ پروبیٹ عطا کردہ میں ایک منشیانہ غلطی تھی اور صاحب جوڈیشل کمشنر نے اسکی ترمیم کرنیسے انکار کیا

[۵۲] ملاحظہ ہو رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۲۶۸ ✤ (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۸

انکار کیا تھا کہ پروبیٹ مذکور اسکے جانشین سابق نے عطا کیا ہے۔ تجویز ہوئی کہ گو ایسے حکم کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ تو زیر دفعہ ۸۶۔ ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ (۵ ۱۸۸۱ء) اور نہ زیر دفعہ ۲۶۳۔ ایکٹ وراثت (۱۰ ۱۸۶۵ء) ہو سکتا تھا تاہم ہائیکورٹ مقدمہ کی نسبت زیر دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائی کرکے حکم مذکور کو منسوخ کر سکتی تھی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۹) کی پیروی کی گئی (۱)۔

کوئی اپیل بناراضی کسی حکم مصدرہ بہ تعمیل ہدایات ہائیکورٹ یا بصورت دیگر ڈسٹرکٹ جج نسبت ادخال ضمانت بدیں وجہ کہ ضمانت ناکافی ہے نہیں ہو سکتی (۲)۔

ہائیکورٹ اور جج ضلع کا مساوی الاختیار ہونا

دفعہ ۲۶۴۔ عدالت ہائیکورٹ کو واسطے نفاذ جملہ اقتدارات کے جو اس قانون کی رو سے صاحب جج ضلع کو مفوض ہوئے ہیں وہی اختیار رہیگا جو صاحب جج ضلع کو حاصل ہے۔

ملاحظہ ہو نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۳۴۔ درحالیکہ زید کو بموجب الفاظ وصیتنامہ کے اگرچہ وہ بصراحت وصی مقرر کیا گیا تھا یہ ہدایت کی گئی تھی کہ موصی کے قرضجات کو وصول اور ادا کرے اور اوسکی جایداد منقولہ کو لیکر تقسیم کرے۔ تجویز ہوا کہ زید کی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ بموجب وصیتنامہ کے وصی حسب مراد ضمنی مقرر کیا گیا۔ مقدمہ بمعاملہ سہاب بلیس (لا رپورٹ معروبین صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۱) کی تقلید کیگئی۔ ازانجاکہ حکم صاحب جج ضلع نسبت درخواست پروبیٹ کے ایک حکم قطعی نہیں ہے۔ لہذا اوسکی نسبت استصواب بغرض حاصل کرنے رائے ہائیکورٹ کے بموجب دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہیں ہو سکتا لیکن خاص حالات میں ایسی درخواست کو عدالت بطور عدالت مساوی الاختیار کے حسب دفعہ ۲۶۴۔ ایکٹ وراثت ہند کے سماعت کریگی (۳)۔

فصل ۳۲۔ اوصیا جو خود اپنے عمل سے بیجا وصی بنجائیں *

وصی کا اپنے عمل کے باعث موجب نقصان ہونا

دفعہ ۲۶۵۔ جو شخص اس حالت میں کہ کوئی وصی یا مہتمم ترکہ مجاز العمل موجود نہو کسی متوفی کی جایداد میں دست انداز ہو یا ایسا عمل کرے جو صرف کو

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۴ بحوالہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۷۔
(۳) " " " جلد ۵ صفحہ ۷۵۶۔

* فصل ہذا ہندوؤں اور جینیوں اور سکھوں و بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء)

عہدہ سے متعلق ہے تو وہ شخص خود اپنے عمل بیجا سے وصی بنگیا ہے۔

مستثنائے اول - جو شخص متوفی کی جائیداد میں اس غرض سے دست انداز ہو کہ اسکی حفاظت کیجائے یا متوفی کی تکفین وتدفین کا خرچ یا اوسکے خاندان یا جائیداد کے مصارف ضروری مہیا کئے جائیں تو شخص مذکور خود اپنے عمل بیجا سے وصی نہیں بن گیا ہے۔

مستثنائے دوم - جو شخص حسب طریقہ معمولی بیوپار کے متوفی کے کسی ایسے مال کی نسبت عمل کرے جو کسی اور شخص سے حاصل ہوا ہو تو شخص مذکور خود اپنے عمل بیجا سے وصی نہیں بنگیا ہے۔

تمثیلات

(الف) - زید نے متوفی کا کچھ مال خود مستعمل کیا یا دے ڈالا یا فروخت کر دیا یا اپنے قرضہ یا شئے موہوبہ میں اوسکو مجرا لیا یا مبالغ دین یافتنی متوفی وصول کئے تو زید خود اپنے عمل بیجا سے وصی بن گیا ہے۔

(ب) - زید جسکو متوفی نے اپنے حین حیات اپنے دیون وصول اور مال فروخت کرنیکے لئے اپنا کارندہ مقرر کیا تھا بعد اسکے کہ اوسکو متوفی کی وفات کی اطلاع ہوئی تھی وہی کام کرتا رہا تو زید بابت اُن اعمال کے جو متوفی کی وفات کی اطلاعیابی کے بعد وقوع میں آئے ہوں خود اپنے عمل بیجا سے وصی بن گیا ہے۔

(ج) - زید نے جو متوفی کا وصی نہیں ہے وصی بنکر نالش کی تو زید خود اپنے عمل بیجا سے وصی بن گیا ہے +

ایک مستحق وصی کے استحقاق کو کامل کرنیکے واسطے پروبیٹ کا ہونا ضروری ہے اور جب تک پروبیٹ واقعی طور پر نہ لیا جائے تب تک وہ شخص جسنے جائیداد میں دست اندازی کی ہو ایک وصی بعمل خود ہے اور بمقابلہ ورثا ءے متوفی کے ذمہ دار ہے (۱)۔

دفعہ ۲۶۶ - جب کسی شخص نے ایسا عمل کیا ہو جسکے باعث وہ خود اپنے عمل بیجا سے وصی بن گیا ہو تو وہ بمقابلہ وصی یا مہتمم ترکہ ذی حق یا بمقابلہ کسی قرضخواہ یا موہوب لہ شخص متوفی کے بعد منہائی اُن مبالغ کے جو وصی یا مہتمم ترکہ ذی حق کو دئے گئے ہوں اور اُس روپیہ کے جو حین حیات اہتمام ترکہ امور جائز میں صرف ہوا ہو اوسقدر جائیداد کا جوابدہ ہے جو اوسکے قبضہ میں آئی ہو +

ذمہ داری وصی کی نسبت اپنے عمل کے

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۷ زیر دفعہ ۱۹۰-

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ +

فصل ۳۳ ۔ اختیارات وصی یا مہتمم ترکہ ×

اختیار در بارہ بنا ردعاوی و دیون واجب الادا بروقت وفات متوفی

دفعہ ۲۶۷ ۔ وصی یا مہتمم ترکہ کو بر بنائے اُن وجوہ نالش کے جو متوفی کی وفات کے بعد قایم رہیں اوسی طرح نالش کرنے اور بنظر وصول زر ہائے کرایہ اور لگان کے جو اوسکی وفات کے وقت واجب الادا تھے اُسیطرح قرقی کرانیکا اختیار ہے جسطرح متوفی کو اپنی حیات میں اختیار تھا۔

ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۲ و ۱۳ سنہ ۱۸۵۵ء۔

مطالبہ جات اور استحقاق پیروی یا جوابدہی مقدمہ متوفی کے اوسکے اوصیاء و مہتمان کے حق اور مقابلہ میں بھی قایم رہیں گے

دفعہ ۲۶۸ ۔ ہر قسم کے مطالبہ جات اور جمیع استحقاق متضمن پیروی یا جوابدہی کسی نالش یا کارروائی خاص کے جو کسی شخص کیوفات کیوقت اوسکے حق میں یا مقابلہ میں وجود پذیر تھے اوسکے اوصیا یا مہتمان ترکہ کے حق اور مقابلہ میں بھی قایم رہینگے باستثنائے استحقاق نالش ازالہ حیثیت عرفی یا حملہ حسب مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا اور قسم کے ضرر جسمانی کے جو مستغیث کی ہلاکت کا باعث نہو اور نیز باستثنائے اُن مقدمات کے جنمیں اصل فریق کی وفات کے بعد داد رسی متدعیہ سے مدعی مستفید نہ ہو سکتا ہو یا اوسکا عطا کرنا فضول ہو۔

تمثیلات

(الف)۔ ریلوے کے کارپردازوں کی کسی غفلت یا قصور کے باعث دو ٹرین باہم لڑگئیں اور کسی مسافر سوار کو ضرر شدید پہنچا مگر اسقدر نہیں پہنچا کہ ہلاکت کا باعث ہو وہ مسافر آخر کار کوئی نالش رجوع نہ کر کے فوت ہو گیا۔ پس استحقاق نالش کا اوسکی وفات کے بعد باقی نہ رہا۔

(ب)۔ زید نے اپنی زوجہ سے جدا ہونے کی نالش کر کے بعد چندے وفات پائی تو اوسکی وفات کے بعد استحقاق نالش کا اوسکے قایمقاموں کو نہیں پہونچتا ہے۔

وصی یا مہتمم ترکہ کو جائداد کے علیحدہ کرنیکا اختیار

دفعہ ۲۶۹ ۔ وصی یا مہتمم ترکہ مجاز ہے کہ متوفی کی جائداد کو کلاً یا جزئاً جس طور سے مناسب سمجھے منتقل کر دے۔

× ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کے باب ۶ سے مقابلہ کرو + فصل ۱۵ تا ۲۸ ہذا ہندوؤں سکھوں۔ بدھوں اور جین مذہب والوں سے متعلق نہیں ہے (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء)

تمثیلات

(الف) متوفی نے اپنی جائداد کے کسی جزو کو بطور ہبہ خاص ہبہ کر دیا وصی نے کہ اوس ہبہ میں اُسکی رضامندی نہ تھی شئے موہوبہ بیع کرڈالی تو یہ بیع جائز ہے۔

(ب) وصی نے اپنی امتیاز کو نافذ کر کے متوفی کی کسیقدر جائداد غیر منقولہ کو رہن رکھا تھا تو یہ رہن جائز ہے۔

ایک درخواست چٹھیات اہتمام ترکہ شخص متوفی بلا انتظام میں تجویز ہوئی کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست میں جائداد کے کسی خاص طریق پر منتقل کرنیکی استدعا کیجائے دفعہ ہذا کے رو سے اس معاملہ کی نسبت مہتمم کو کامل اختیار عطا کیا گیا ہے[1] چند اشخاص نے جو اوصیائے وصیت (کہ وہ وصیت بعد نفاذ پذیر ہونے ایکٹ وراثت ہند کے کیگئی تھی۔ اور اسمیں جائداد موصی واسطے ادائے قرضہ جات نابردہ کے ذمہ وار قرار دی گئی تھی) ایک شخص قوم انگریز کے تھے جسنے ہندوستان میں سکونت مستقل اختیار کی تھی بحیثیت اوصیا کچھ روپیہ بنک سے اُن قرضجات کے ادا کرنیکے واسطے جو جائداد موصی کے انتظام کیواسطے اُنہوں نے لئے تھے۔ قرض لیا۔ اور بہ حیثیت اوصیا کے بنک مذکور کو ایک تمسک ایک معینہ تاریخ پر روپیہ ادا کرنیکیواسطے لکھدیا۔ ایک اور وثیقے کے رو سے جسکی تاریخ تحریر وہی تھی جو تمسک کی تھی نامبردگان نے بہ حیثیت اوصیا مذکورہ بالا کے اپنے کل حق حقوق و مرافق واقعہ جائداد غیر منقولہ موصی بطور ضمانت ادائے روپیہ کے منیجر بنک کے پاس رہن کئے اور منیجر اور اُسکے جانشینان یا معوض الیہم کو یہ اجازت اور اختیار کامل دیا کہ بحالت عدم ادائے روپیہ کے جائداد غیر منقولہ مذکور کو بذریعہ بیع خانگی یا نیلام کے واسطے وصول کرنے روپیہ کے فروخت کریں اور دستاویز یا دستاویزات انتقال اور رسید یا رسیدات زرثمن پر دستخط کریں۔ اور یہ اقرار کیا کہ ایسی دستاویز یا دستاویزات انتقال اور رسید یا رسیدات زرثمن ویسی ہی جائز ہونگی گویا کہ خود اونہوں نے اونپر دستخط کئے تھے بذریعہ ایک تیسرے وثیقہ کے جسکی تاریخ تحریر بھی وہی تھی جو دیگر اور وثیقوں کی تھی۔ نامبردگان نے بہ حیثیت اوصیا مذکورہ بالا بنک کے منیجر وقت کو اپنی طرف سے اور اپنے نام سے بطور ساختہ پرداختہ اپنے کے جائداد غیر منقولہ مذکور کے فروخت کرنے اور جملہ افعال ضروری بغرض مذکور کے عمل میں لانے کیلئے اپنا صحیح اور جائز مختار مقرر کیا جب روپیہ ادا انہوں نے بذریعہ وثیقہ تحریری کے جسمیں وثیقہ جات مسبوق الذکر کا ذکر کیا گیا تھا۔ بنک کے منیجر وقت نے جو اسطرح پر نامزد کیا گیا ہے بہ تعمیل اختیار بیع بنک کو روپیہ ادا کرنیکی غرض سے جائداد غیر منقولہ مذکور اور کل حق حقوق و مرافق اوصیا واقعہ جائداد مذکور کو بلا مواخذہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۹۔ +

رہن مذکورہ بالا کے براؤن کو دیا۔ اور اوسکے ہاتھ منتقل کیا اور منیجر مذکور نے بہ قائمقامی اوصیاء اطمینان مزید کیواسطے معمولی اقرارات تحریر کئے۔ وصی کا ایک موصی لہٗ نے براؤن کو جائیداد غیر منقولہ مذکور پر از روے دستاویز انتقال مذکور قبضہ حاصل کرنیسے روکا تب براؤن نے موصی لہٗ اور اوصیاء پر واسطے استقرار حق اور دخلیابی جائیداد غیر منقولہ مذکور کی بروے دستاویز انتقال نالش کی موصی نے یہ حجت کی کہ اوصیاء کو منصب دینے اختیار بیع کا حاصل نہ تھا تجویز ہوئی۔ کہ اوصیاء کو حسب دفعہ ۲۶۹- ایسا منصب حاصل تہا پس دستاویز انتقال جائز ہے اور تعمیل اوسکے جائیداد براؤن کے ہاتھ منتقل ہوگئی (۱) +

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۴- زیر دفعہ ۱۶۹- +

خرید جائیداد متوفی از جانب وصی یا مہتمم ترکہ

دفعہ ۲۷۰- اگر کوئی وصی یا مہتمم ترکہ شخص متوفی کی کسیقدر جائیداد حیلتاً یا صریحاً خرید کرے تو عند التحریک کسی اور شخص کے جو جائیداد مبیعہ میں حق رکھتا ہو بیع مذکور باطل ہو سکتی ہے۔

اختیارات چند اوصیا یا مہتمان ترکہ جنکو صرف ایک استعمال کرسکتاہے

دفعہ ۲۷۱- جب چند اوصیاء یا چند مہتمان ترکہ ہوں تو جائز ہے کہ اگر وصیتنامہ میں اسکے خلاف حکم نہو اختیارات متحصلہ جملہ اوصیاء یا جملہ مہتمان ترکہ میں سے ایسا ایک وصی عمل میں لائے جسنے وصیتنامہ ثابت کرایا ہو یا چٹھات مہتمی حاصل کی ہوں۔

تمثیلات

(الف)۔ چند اوصیا میں سے وصی واحد مجاز ہے کہ قرضہ یافتنی متوفی کی بابت فارغخطی لکھدے

(ب)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ کسی مستاجری سے دست بردار ہو۔

(ج)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ جائیداد متوفی منقولہ یا غیر منقولہ بیع کرے۔

(د)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ نسبت کسی ہبہ مندرجہ وصیتنامہ کے اپنی رضامندی ظاہر کرے۔

(ہ)۔ وصی واحد مجاز ہے کہ کسی پرامیسری نوٹ پر جسکا روپیہ شخص متوفی کو واجب الوصول ہو بیچنا لکھدے

(و) کسی وصیتنامہ کی روسے زید اور بکر اور خالد اور ولید اوصیاء مقرر ہوئے اور اسمیں یہ ہدایت ہے کہ ہر امر میں کم سے کم دو اوصیاء کی رائے ضرور ہوگی تو وصی واحد کسیطرح عمل نہیں کرسکتا۔

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۹-

پہنچنا اختیارات کا بر طبق وفات ایک منجملہ چند اوصیاء یا مہتممان ترکہ کے

دفعہ ۲۷۲- عند الوفات ایک یا زیادہ اشخاص منجملہ چند اوصیاء یا مہتمان ترکہ کے جملہ اقتدارات عہدہ وصی کے اُس

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۷- +

وصی یا اوصیاء کو پہونچیں گے جو اوس کی وفات کے بعد زندہ رہے +

اشیائے غیر اہتمام شدہ کے مہتمم کے اختیارات

دفعہ ۲۷۳ - اشیائے غیر اہتمام شدہ کے مہتمم کو ایسی اشیاء کی نسبت وہی اختیارات حاصل ہیں جو اصل وصی یا مہتمم ترکہ کو حاصل تھے۔

اختیار مہتمم عہد صغر سنی میں

دفعہ ۲۷۴ - مہتمم ترکہ کو عہد صغر سنی میں وہی اختیارات حاصل ہیں جو معمولی مہتمم ترکہ کو حاصل ہیں +

اختیار مہتمم یا وصیہ کدخدا شدہ

دفعہ ۲۷۵ - جب پروبیٹ یا چھٹیات مہتمی کسی عورت کتخدا کو عطا ہوں تو عورت مذکور کو معمولی وصی یا مہتمم ترکہ کے جملہ اختیارات حاصل رہیں گے +

فصل ۳۳ - ذکر فرائض وصی یا مہتمم ترکہ کا ×

خدمات متعلقہ تجہیز و تکفین متوفی

دفعہ ۲۷۶ - وصی پر فرض ہے کہ لوازم تکفین و تدفین موصی کے واسطے اوس سے ادا کرے جو متوفی کی حیثیت کے لائق ہوں بشرطیکہ متوفی نے اوس کام کیلئے جائداد کافی چھوڑی ہو۔

تعلیقہ اور حساب

دفعہ ۲۷۷ - (۱) - وصی یا مہتمم ترکہ کو چاہیئے کہ پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ کی عطا کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر یا اس مدت مزید کے اندر جو پروبیٹ یا چھٹیات مذکور عطا کرنے والی عدالت وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے - ایک تعلیقہ جسمیں پورا اور صحیح تخمینہ تمام مقبوضہ جائداد کا اور تمام پاپارویہ کا اور اُن تمام دیون کا لکھا ہوا رہے جو وصی یا مہتمم کی حیثیت سے اوسکو کسی شخص سے پانے ہوں اس عدالت میں پیش کرے اور اس طرح پر تاریخ عطا سے ایک برس کے اندر یا اس مدت مزید کے اندر جو عدالت مذکور وقتاً فوقتاً ٹھہرا دیا کرے تمام جائداد کا حساب یہ کیفیت لکھکر کہ کسقدر مال متروکہ اسکے ہاتھ میں آیا اور وہ کس کام میں لگایا - یا کیونکر صرف کیا گیا پیش کرے۔

(۲) عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً نمونہ مقرر کرے جس نمونہ پر تعلیقہ یا حساب اس دفعہ کی رو سے پیش ہوا کرے گا۔

(۳) - اگر کوئی وصی یا مہتمم ترکہ عمداً اسکے کہ اوسپر اس دفعہ کے مطابق تعلیقہ یا حساب پیش کرنے کیلئے حکم ہو

×- مقابلہ کرو ہمراہ باب - ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء ۵ فصل ہذا ہندوؤں سکھوں - بدھوں اور جین مذہب والوں سے متعلق نہیں ہے (ملاحظہ ہو ایکٹ ۷ ۱۹۲۶ء) ع ۵ دفعہ ہذا بجائے دفعہ سابق کے حسب دفعہ ۷ - ایکٹ ۶ ۱۸۸۹ء قائم کی گئی ہے۔

اس حکم کی تعمیل قصداً نہ کرے تو سمجھا جائیگا کہ اس نے مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۷۶ کی تحت میں جرم صادر ہوا۔

(۴) اس دفعہ کی تحت میں قصداً کسی جھوٹ تعلیقہ یا حساب کا پیش ہونا ایک جرم اس مجموعہ کی دفعہ ۱۹۳ کی تحت میں سمجھا جائے گا +

بعض صورتوں میں فرد تعلیقہ میں جائیداد واقعہ جزو برٹش انڈیا داخل ہوگی +

دفعہ ۲۷۷ ^(عا)^ ۔ (الف) تمام صورتوں میں جبکہ پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ اس مراد سے عطا کی گئی ہوں کہ انکا اثر تمام برٹش انڈیا میں ہو تو وصی یا مھتمم ترکہ کو لازم ہے کہ جایداد شخص متوفی کی فرد تعلیقہ میں تمام اسکی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ واقعہ برٹش انڈیا درج کرے۔

اور اس جایداد کی مالیت جو ہر صوبہ میں واقعہ ہو علیحدہ علیحدہ ویسی فرد تعلیقہ میں لکھی جائے گی اور پروبیٹ یا چھٹیات اہتمام ترکہ پر ایسی رسوم واجب الاخذ ہو گی جو اس جایداد کی کل تعداد یا مالیت کے مطابق ہو جو اسکے سبب سے متاثر ہو۔ خواہ جایداد مذکور برٹش انڈیا کے اندر کہیں واقع ہو۔

خدمات متعلقہ جایداد و دیون شخص متوفی کے

دفعہ ۲۷۸ ۔ وصی یا مھتمم ترکہ کو لازم ہے کہ کوشش معقول کے ساتھ جایداد متوفی کی معہ جملہ دیون کے جو اسکی وفات کیوقت اسکے یافتنی تھے وصول کرے +

جملہ دیون سے پیشتر اخراجات کی ادائیگی

دفعہ ۲۷۹ ۔ اخراجات تکفین و تدفین تبعداد مناسب اور بلحاظ درجہ اور حیثیت شخص متوفی اسکے معہ اخراجات مرض الموت جن میں فیس صاحب ڈاکٹر اور خرچ خورد و نوش اور کرایہ مکان بابت ایک مہینے ما قبل وفات کے شامل رہیگا سب دیون سے پہلے ادا کئے جائیں گے۔

اخراجات حصول پروبیٹ کا اخراجات تجہیز و تکفین کے عین بعد ادا ہونا

دفعہ ۲۸۰ ۔ اخراجات حصول پروبیٹ یا چھٹیات مھتممی مع خرچہ کارروائی ہائے صیغہ دیوانی کے جنکا صرف کرنا جائیداد کے اہتمام کیلئے ضرور پڑا ہو عین بعد بیباقی اخراجات تکفین و تدفین اور مصارف مرض الموت کے ادا کئے جائینگے۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۳۷ +

بعد ازاں حق الخدمت کا ادا کیا جانا اور پھر جملہ دیون ذمگی متوفی۔

دفعہ ۲۸۱ ۔ بعد اسکے حق الخدمت بابت ایسی خدمات کے جو شخص متوفی کی وفات سے پہلے تین مہینے کے اندر اندر کسی مزدور یا اہل حرفہ یا خادم خانہ نے کی ہوں ادا کیا جائیگا اور باقی دیون ذمگی متوفی اسکے بعد ادا کئے جائینگے +

عا۔ دفعہ ہذا سابقہ دفعہ کی بجائے بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۰۳ء قائم ہوئی ہے۔

دفعات ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ کی کوئی عبارت جواز بعض ادائیگی ہائے زیر دفعہ ۲۴- ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۴ء مرقومہ بروئے دفعہ ۱۳- ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۹ء پر موثر نہیں ہے-

بحفظ شرائط مندرجہ صدر جملہ دیون برابر اور بحساب رسدی ادا ہونگے

دفعہ ۲۸۲- علاوہ اسکے جو اوپر لکھا گیا کسی قرضخواہ کو کسی اور قرضخواہ کے حق پر اس دلیل سے ترجیح نہ دیجائے گی کہ اوسکے قرضہ کو بذریعہ تحریر وثیقہ مہری یا کسی اور طرح سے زیادہ وثوق حاصل ہے بلکہ وصی یا مہتمم ترکہ کو لازم ہے کہ جملہ دیون قسم مذکور کو جن سے وہ واقف ہو بشمول کسی دین یا قیمتی اپنے کے برابر اور مطابق حساب رسدی کے جہانتک جایداد متوفی میں گنجائش ہو ادا کرے-

ادائیگی بحساب رسدی ایک ادائیگی بحصہ رسدی ترکہ میں سے ہے نہ کل آمدنی جایداد میں سے یا کسی اور خاص حصہ ترکہ میں سے (۱)

۱۱ جولائی سنہ ۱۸۶۷ء میں بریان صاحب نے حیثیات اہتمام جاگیر او کلاگن صاحب متوفی کی حاصل کیں- سب سے بڑا قرضخواہ خود بریان صاحب ہی تہا جسکو ایک دعوی (حق) مبنی بر انتظام ہمیہ زندگی حاصل تہا- اور متوفی کا کل اثاثہ یہی تہا- مگر بریان صاحب کا دعوی بروئے ایک ڈگری کے تہا جسپر سود نہ تہا- باقی قرضخواہان نے بحث کی- کہ بریان صاحب بروئے دفعہ ہذا صرف اپنے حصہ رسدی کا مستحق ہے- اور یہ کہ اسکو اپنے دعوی پر سود کا استحقاق نہیں ہے تجویز ہوا- کہ دعاوی نسبت ترجیح جنکا بروئے دفعہ ہذا خارج ہونا مقصود ہے- وہ ایسے دعاوی ہیں- جو اسوجہ پر مبنی ہیں- کہ قرضہ مذکور قرضہ مختص اور بوجوہات دیگر اس قسم کا قرضہ ہے اور اسیواسطے بریان صاحب مستحق ہے- کہ سب سے پہلے اسکا روپیہ ادا کیا جائے- نیز تجویز ہوا- کہ چونکہ بریان صاحب کا دعوی ایک ایسی ڈگری پر مبنی ہے- جس میں ادائیگی قرضہ کا حکم نہ تھا- لہذا وہ ڈگری کے سود کا مستحق نہیں ہے (۲)- ڈگری زر نقد بمقابلہ ایک ایسے شخص کے حاصل کی گئی جو بعد ازاں بلا وصیت فوت ہوا حیثیات اہتمام اسکے ترکہ کی ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال کو عطا ہوئیں- ڈگریدار نے درخواست اجرائے اپنی ڈگری کی اوپر جایداد مقبوضہ ایڈمنسٹریٹر جنرل کے گذرانی تجویز ہوئی- کہ ڈگریدار جایداد متوفی سے اپنی ڈگری کے ایفار کرانیکا مستحق تہا- گو جایداد مذکور اسلئے کافی نہو- کہ اوس سے ان کل دعاوی کا ایفار ہوسکے- جو ترکہ پر تھے (۳)-

ایک قرضخواہ جایداد کی نالش پر جس جایداد کا قایمقام مہتمم تہا- مہتمم کے برخلاف ایک فیصلہ ثالثی کی بنا پر ڈگری صادر ہوئی اور بعض جایداد متذکرہ بہ فیصلہ ثالثی ڈگریدار نے بکاروائیات اجرار عدالت کی منظوری سے خرید لی- بعد ازاں ایک مستغیث

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۸۰- (۲) نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی- (۳) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۹-

جو پہلے مہتمم کی جگہ مقرر ہوئی تھی نالش کی گئی کہ ڈگری و مابعد کا نیلام منسوخ کیا جاوے اسوجہ پر کہ زیر دفعہ ۲۸۲ قانون وراثت (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) ڈگریدار جائیداد کے قرضخواہوں میں سے صرف حصہ رسدی کا مستحق تھا۔ تجویز ہوئی کہ فریب یا سازش کی عدم موجودگی میں ڈگری اور مابعد کا نیلام بصیغہ اجرا منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ نیز تجویز ہوئی کہ بموجب دفعات ۲۴۴ و ۳۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے چونکہ ڈگری کا اجرا ہوچکا تہا اسلئے اجرا سے فریقین اور اُنکے قائم مقامان پابند ہوگئے ہیں اور اسلئے سوال مذکور نزاع فیصل شدہ ہے از جند اودہ کورٹ صاحب جسٹس۔ ایک شخص متوفی کے وصی یا مہتمم کی حیثیت (جیسی کہ صورت ہو) بطور جائز قائمقام شخص مذکور کے جسکو جملہ جائیداد متوفی معوض ہوجاتی ہے بروے دفعہ ۱۷۹ قانون وراثت بحیثیت مذکور کے ثبت کی سی ہوسکتی ہے۔ (انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۲۴۵) کا حوالہ دیا گیا۔ اور کہ بطور ضابطہ عدالت ہائے مفصل کو متوفی کی جائیداد کے برخلاف قرضخواہ کے مقدمہ میں اُسپر عملدرآمد کرنا چاہیئے۔

متوفی کی جائیداد کے برخلاف قرضخواہ کا دعوے بطور نالش اہتمام کے سمجھنا چاہیئے۔ ایک ابتدائی عذر اٹھایا گیا تہا کہ ہائیکورٹ میں اپیل نہیں ہوسکتا اسوجہ پر کہ مقدمہ کی مالیت ۲۶۱۰۰ روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ دعوی استقرار یہ قسم کا ہے اور قبضہ کی استدعا محض مستلزم ہے۔

بمنسوخی عذر مذکور تجویز ہوئی کہ نالش ہذا ایکٹ رسوم عدالت (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء) کی دفعہ ۷ ضمن ۵ کی ذیل میں آتی ہے اور کہ جائیداد کی اصل قیمت پانچہزار (۵۰۰۰ عہ) سے زیادہ ہے اسلئے ہائیکورٹ میں اپیل ہوسکتا ہے (۱)

صرف جائیداد منقولہ بادائیگی دیون جبکہ سکونت مستقل برٹش انڈیا میں نہ ہو

دفعہ ۲۸۳ - اگر سکونت مستقل متوفی کی اوسکی وفات کے وقت برٹش انڈیا میں نہ تھی تو اوسکی جائیداد منقولہ اوسکے دیون واجب کے ادا کرنے میں مطابق قانون[۱] برٹش انڈیا کے صرف کی جاوے گی جسمیں اُسکی سکونت مستقل تھی۔

قرضخواہ وصول کنندہ جزو زرقرضہ حسب دفعہ ۲۸۳ بجز مجرا دینے تعداد وصول کردہ کے جائیداد غیر منقولہ سے حصہ نپاوے گا

دفعہ ۲۸۴ - کوئی قرضخواہ جسنے دفعہ ماقبل متصلہ کی رو سے اپنے زرقرضہ کا ایک جزو وصول کیا ہو مستحق نہ ہوگا کہ متوفی کی جائیداد غیر منقولہ کے زرثمن سے کوئی حصہ پاوے الّا اوس صورت میں کہ وہ تعداد مبلغ وصول شدہ کو باقی قرضخواہوں کے فائدہ کے لئے حساب میں مجرا دیوے۔

تمثیل

زید نے کہ اپنی سکونت مستقل ایسے ملک میں رکھتا تھا جہاں وثائق مہری کو وثائق غیر مہری پر ترجیح

---

[۱] عبارت ہذا بروئے دفعہ ۹ (۱) ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۰۱ء درست ہوکر درج ہوئی ہے۔ اور تمثیلات دفعہ ہذا بروئے دفعہ ۹ (۲) ایکٹ مذکور منسوخ ہوگئی ہیں۔ (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۹۶۔

ہوتی ہے جایداد منقولہ مالیتی صہ۔ اور جایداد غیر منقولہ مالیتی عہ اور قرضہ ہائے وادنی بربنائے وثائق مہری بہ تعداد ۔ اور نیز قرضہ ہائے وادنی بربنائے وثائق غیر مہری بتعداد مذکور چھوڑ کر وفات پائی تو وہ قرضخواہ لوگ جو وثائق مہری رکھتے ہوں مستحق ہیں کہ جایداد منقولہ کے زرثمن سے اپنا نصف قرضہ وصول کریں اور جایداد غیر منقولہ کا زرثمن اُن قرضوں کے ادا کرنے میں جو بربنائے وثائق غیر مہری ہوں اوس وقت تک صرف کیا جائے گا کہ اُن قرضوں کا ایک نصف ادا ہو جائے اس روسے صہ باقی رہیگا اور وہ باقی بلا تمیز تمام قرضخواہوں میں بحساب رسدی یعنے مطابق اُن تعدادوں کے جو ادا ہونے کو باقی ہوں تقسیم کی جائیں گی +

دفعہ ۲۸۵ - زرہائے قرضہ ہر قسم کی اشیائے موہوبہ وصیتاً کی تقسیم سے پہلے ادا کئے جائیں گے +

زرہائے قرضہ کا اشیائے موہوبہ سے پہلے ادا ہونا

دفعہ ۲۸۶ - اگر جایداد متوفی کی کسی ذمہ داری مشروط کی پابند ہو تو وصی یا مہتمم ترکہ پر واجب نہیں ہے کہ بغیر کرنے اطمینان اس امر کے کہ جب کبھی اُس ذمہ داری کا روپیہ واجب الادا ہو گا وہ اوسکو ادا کر سکیگا کوئی شے موہوبہ تقسیم کرے +

وصی یا مہتمم پر واجب نہیں ہے کہ بغیر کرنے بندوبست کافی معاوضہ ذمہ داری کے شئے موہوبہ کو تقسیم کرے

دفعہ ۲۸۷ - اگر مال واسباب بعد ادائے قرضہ جات اور اخراجات ضروری اور ہبہ جات خاص کے ہبہ ہائے عام کی تعداد کامل کے ادا کرنیکے لئے کافی نہو تو ہبہ ہائے عام کی تعدادیں بحصہ رسدی گھٹا دیجائینگی۔

ہبہ ہائے عام کی تخفیف

اور وصی کو ہرگز اختیار نہیں ہے کہ کسی ایک موہوب لہٗ کو محروم رکھکر دوسرے موہوب لہٗ کو روپیہ دے یا کچھ روپیہ بابت کسی ہبہ موسومہ خود یا ہبہ موسومہ ایسے شخص کے جسکا وہ امانتدار ہو اپنے پاس رکھ لے

دفعہ ۲۸۸ - جب کوئی ہبہ خاص کیا گیا ہو اور متوفی کی جایداد تمام دیون اور اخراجات ضروری کے ادا کرنیکے لئے کافی ہو تو لازم ہے کہ خاص شئے موہوبہ بلا کم و کاست موہوب لہٗ کو حوالہ کیجائے +

جایداد کے تمام دیون کو ادا کیلئے کافی ہونیکی صورت میں شئے موہوبہ کا بلا کم و کاست حوالہ ہونا

دفعہ ۲۸۹ - جب کوئی شئے بطور ہبۃ الاخذ موہوب ہوئی ہو اور متوفی کی جایداد جملہ دیون اور اخراجات ضروری کے ادا کیلئے کافی ہو تو موہوب لہٗ ترجیحاً مستحق ہے کہ ہبہ موسومہ اپنی کی تعداد اُس سرمایہ میں سے جسمیں سے موصی نے دلائی ہو اُسوقت تک

جایداد کے ادائے دیون و اخراجات کیلئے کافی ہونیکی صورت میں ہبۃ الاخذ کی روسے استحقاق

پاتا ہے کہ سرمایہ تمام ہوجاے اور اگر سرمایہ تمام ہونیکے بعد شئے موہوبہ کا کوئی جزو غیر مودی رہ جائے تو موہوب لہٗ مستحق ہے کہ جزو غیر مودے کی نسبت مثل اوس صورت کے کہ شئے موہوبہ خاص بمقدار اوسی تعداد غیر مودے کی متوفی کی جائداد عام پر دعویدار ہو +

ہبہ ہائے خاص کی تخفیف بحساب رسدی

دفعہ ۲۹۰ - اگر متوفی کی جائداد اوسکے جملہ دیون اور ہبہ ہائے خاص کی تعداد ادا کرنیکے لئے کافی نہو تو چاہیئے کہ ہبہ ہائے خاص میں بلحاظ تعداد ہر ہبہ کے حساب رسدی سے تخفیف کیجائے

تمثیل

زید نے بکر کے نام ایک انگوٹھی ہبہ کی مالیتی ۵۰۰ اور خالد کو ایک گھوڑا مالیتی ۱۰۰۰ ہبہ کیا موصی کی وفات پر اوسکا تمام مال واموال فروخت کرنا ضرور معلوم ہوا اور زر ثمن میں سے بعد ادائے جملہ دیون موصی کے صرف ۱۰۰۰ باقی رہا تو اس ۱۰۰۰ میں سے $\frac{1}{3}$ ۳۳۳ بکر کو اور $\frac{2}{3}$ ۶۶۶ خالد کو دئے جائینگے +

کون سی ہبہ ہائے بغرض تخفیف ہبہ ہائے عام متصور ہونگے

دفعہ ۲۹۱ - واسطے غرض تخفیف کے وہ شئے جو کسی حیات تک ہبہ کیگئی ہو اور وہ مبلغ جو وصیتنامہ کی رو سے علیحدہ ہوکر اوسکے انتفاع سے سالانہ دلایا گیا ہو اور نیز مالیت سالانہ کی جب کوئی سرمایہ اوسکے پیدا کرنیکے لئے مقرر نہوا ہو ہبہ ہائے عام میں شامل سمجھی جائیں گی +

فصل ۳۵ - ذکر رضامندی وصی کا نسبت شئے موہوبہ کے *

تکمیل استحقاق موہوب لہٗ کے لئے رضامندی کا ضروری ہونا

دفعہ ۲۹۲ - واسطے تکمیل استحقاق موہوب لہٗ نسبت حصول شئے موہوبہ کے رضامندی وصی کی ضرور ہے -

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے وصیتنامہ کی رو سے اپنے پرامیسری نوٹ سرکاری جو بنک بنگال میں جمع ہیں بکر کو ہبہ کئے تو عاملان بنک کو کفالت ناجات حوالہ کرنے کا اختیار یا بکر کو ان پر قبضہ کرنے کا منصب بلا رضامندی وصی کے حاصل نہیں ہے -

(ب) زید نے اپنے وصیتنامہ کی رو سے اپنا مکان واقعہ کلکتہ جسکا بکر کرایہ دار ہے خالد کو ہبہ کیا تو خالد مستحق نہیں ہے کہ بلا رضامندی وصی کے کرایہ وصول کرے +

ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۹۹ نظیر دفعہ ۹۲ -

* ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء باب ۸ سے مقابلہ کرو +

اثر رضامندی وصی واسطے ہبہ خاص کے

دفعہ ۲۹۳ - جب وصی کسی ہبہ خاص کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے تو ایسا اظہار رضامندی اس امر کے لئے کافی ہے کہ حق وصی بحیثیت وصی شئے موہوبہ کو منتقل ہو کہ شئے موہوبہ موہوب لہٗ کی ملکیت ہو جائے اِلّا اوس صورت میں کہ بلحاظ قسم یا حالات جائداد کے اوسکو کسی خاص طور سے منتقل کرنا ضرور ہو۔

نوعیت رضامندی

جائز ہے کہ وہ رضامندی زبانی ہو اور بالتصریح ظاہر یا وصی کے کسی فعل سے مستنبط کیجائے۔

تمثیلات

(الف) موصی نے ایک گھوڑا ہبہ کیا اور وصی نے موہوب لہٗ سے کہا کہ اسکو جدا کردو یا کسی شخص غیر نے وصی سے کہا کہ یہ گھوڑا ہمکو قیمت پر دو اور وصی نے اوسکو ہدایت کی کہ موہوب لہٗ سے جاکر کہو تو اس تقریر سے رضامندی وصی نسبت ہبہ مذکور کے مستنبط ہوتی ہے۔

(ب)۔ وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہے کہ کسی سرمایہ کا زرسود فلاں موہوب لہٗ کی پرورش میں اوسکے عہد صغر سنی تک لگایا جائے وصی زرسود کو اوسیطرح لگانا شروع کرے تو یہ عمل بمنزلہ رضامندی وصی نسبت کل ہبہ کے ہے

(ج)۔ موصی نے ایک سرمایہ زید کو اور اوسکی وفات پر بکر کو ہبہ کیا وصی نے سرمایہ مذکور کا سود زید کو دیا تو اس عمل سے رضامندی وصی کی نسبت ہبہ موسومہ بکر کے مستنبط ہوتی ہے۔

(د)۔ کسی موصی کے اوصیا نے اُسکے تمام دیون ادا کرنے کے بعد اِلّا ہبہ جات خاص کو ادا کرنیسے پہلے وفات پائی تو رضامندی اوصیا کی نسبت ہبہ ہائے مذکور کے مستنبط ہوتی ہے۔

(ہ) کسی شخص نے ایک شئے خاص پر جو اوسکے نام ہبہ ہوئی تھی قبضہ کرکے اوسکو اپنے پاس رکھ لیا اور وصی کی طرف سے کچھ عذرداری نہ ہوئی تو وصی کی رضامندی مستنبط ہوتی ہے۔

رضامندی شرطیہ

دفعہ ۲۹۴ - جائز ہے کہ کسی ہبہ کی نسبت رضامندی وصی کی شرطیہ ہو اور اگر شرط ایسی ہو کہ وصی اوسکا ایفا کرانیکا مستحق ہو اور اوسکا ایفا نہ کیا جا تو وصی کی رضامندی لازم نہ آئیگی

تمثیلات

(الف)۔ زید نے اپنی اراضی موسومہ سلطانپور جو وصیت نامہ کی تاریخ پر اور زید کی وفات تک بعوض زرِ رہن تعدادی عـــــہ مرہون تھی بکر کو ہبہ کی وصی نے ہبہ کی نسبت اپنی رضامندی اس شرط سے ظاہر کی کہ بکر ایک میعاد محدودہ کے اندر تعداد زرِ رہن جو موصی کی وفات تک واجب الادا تھی ادا کردے وہ تعداد ادا

نہیں کی گئی تو وصی کی رضامندی نہیں ہوئی ۔

(ب) ۔ وصی نے کسی ہبہ کی نسبت اس شرط سے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ موہوب لہٗ اوسکو کچھ نقد دیوے موہوب لہٗ نے نقد نہیں دیا تو باوصف نہ دینے نقد کے وصی کی رضامندی جائز ہے +

دفعہ ۲۹۵ (رضامندی وصی نسبت ہبہ خود) ۔ جب کوئی وصی خود موہوب لہٗ ہو تو اوسکے استحقاق کی تکمیل کیلئے ہبہ موسومہ خود میں اوسکا رضامند ہونا اوسیطرح ضرور ہے جسطرح بحالت ہبہ موسومہ شخص غیر کے ضروری اور جائز ہے کہ اوسکی رضامندی بالتصریح ظاہر یا کسی فعل سے مستنبط کی جاوے ۔

(رضامندی معنوی) رضامندی اوسوقت مستنبط کیجائے گی کہ ترکہ کے اہتمام کرنیمیں اوس سے کوئی ایسا فعل واقعہ ہو جو اُس سے بحیثیت موہوب لہٗ تعلق رکھتا ہو نہ بحیثیت وصی ۔

تمثیل

وصی کرایہ کسی مکان کا یا سود کسی پرامیسری نوٹ سرکاری کا جو اوسکے نام ہبہ ہوا ہے وصول کر کے اپنے صرف میں لایا تو اوسکی رضامندی ہو چکی +

دفعہ ۲۹۶ (اثر رضامندی وصی) ۔ وصی کی رضامندی ہبہ کی نسبت ظاہر ہونیسے ہبہ موصی کی وفات کیوقت سے اثرپذیر ہو جاتا ہے ۔

تمثیلات

(الف) کسی موہوب لہٗ نے اپنی شئے موہوبہ قبل اسکے کہ وصی کی رضامندی ظاہر ہوئی بیع کی تو وصی کا پیچھے سے اُسکی نسبت رضامند ہونا مشتری کے حق میں مفید اور مشتری کے استحقاق کو نسبت شئے موہوبہ کے مکمل کرتا ہے

(ب) زید نے الف بیع سود من ابتدائے وفات اپنی کے بکر کو ہبہ کیا وصی نے اوسکی نسبت اپنی رضامندی تا وقتیکہ وفات زید سے ایک برس گذر گیا ظاہر نہیں کی تو بکر تاریخ وفات سے سود پانے کا مستحق ہے +

ایک ہندو موصی نے جسکے ہاں اولاد نرینہ نہ تھی اپنی بعض جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ اپنی سب سے بڑی دختر اور اُسکی پسران کے نام نسلاً بعد نسلٍ کیا تہا موہوب لہا جسکے ہاں دختران تھیں موصی سے پہلے فوت ہوگئی تھی جو نیز بعد میں ایک بیوہ اور دیگر دختران چھوڑکر فوت ہو گیا تہا دختران متوفیہ موہوب لہا نے جائیداد مذکور کا دعوے بطور اولاد دختر حقیقی موصی کے کیا تہا اونہوں نے یہ عذر کیا تہا کہ گو دفعہ ۹۶ ۔ ایکٹ وراثت ہند کی مقدمہ سے متعلق نہ ہوتی تھی تاہم بروے مشابہت کے وہ مساوی قرار دیجانی چاہیئے کیونکہ وہ ایک مدار انصاف و عدل و دیانتداری کی ہے ۔ تجویز ہوئی

کہ الفاظ مستعملہ بہ وصیت کی تعبیر اسطرح پر کیجانی چاہیئے کہ اُن سے مراد "ورثاء" ہیں اسلئے کہ حکم مندرجہ دفعہ ۹۶ ایکٹ وراثت ہند ایسی صورت تک وسیع نہیں کیا جاسکتا۔ (۱)

وصی کب شئی موہوبہ کو حوالہ کریگا

دفعہ ۲۹۷۔ وصی پر واجب نہیں ہے کہ تاریخ وفات موصی سے ایک برس کا عرصہ گذرنے سے پہلے شئے موہوبہ حوالہ کرے۔

تمثیل

زید نے اپنے وصیت نامہ میں یہ ہدایت لکھی کہ اشیاء جو ہم نے ہبہ کیں ہماری وفات سے چھ مہینے کے اندر حوالہ کیجائیں وصی پر واجب نہیں ہے کہ ایکسال گذرنے سے پہلے اونکو حوالہ کرے +

فصل ۳۶ در باب[۱] ادا اور تقسیم رسدی زر سالانہ کے

شروع ہونا ادائے سالانہ کا جبکہ کوئی میعاد وصیت نامہ میں مندرج نہ ہو

دفعہ ۲۹۸۔ جب وصیتنامہ میں کوئی سالانہ ہبہ ہوا ہو اور اسکے شروع ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہ ہو تو ادائے سالانہ تاریخ وفات موصی سے شروع ہوگا اور پہلا روپیہ سالانہ کا موصی کی وفات سے ایک برس گذرنے پر دیا جائیگا +

کب سالانہ پہلی سہ ماہی یا مہینہ میں ادا ہوگا

دفعہ ۲۹۹۔ اگر وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ سالانہ کا روپیہ سہ ماہی یا ماہواری دیا جائے تو پہلی قسط موصی کی وفات سے پہلی سہ ماہی یا پہلے مہینے کے گذرنے پر جیسی صورت ہو واجب الادا ہوگی اور اگر وصی مناسب سمجھے اوسی وقت ادا کیجائے گی جب وہ واجب الادا ہو الا وصی پر واجب نہیں ہے کہ اوسکو میعاد یکسال کے گذرنے سے پہلے ادا کرے +

ادائے اول کی ہدایت کسی میعاد معینہ یا کسی خاص دن پر ہونیکی صورت میں ادائے

دفعہ ۳۰۰۔ جب وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ سالانہ کا روپیہ اوّل مرتبہ تاریخ وفات موصی سے ایک مہینہ یا کسی اور میعاد معین کے اندر یا کسی روز خاص پر ادا کیا جائے تو سنین مابعد کے مبالغ اوسی روز کے بازگشت کرنے پر ادا کئے جائینگے جو وصیت نامہ میں ادائے مرتبہ اول کے لئے سب سے پہلا روز ہو۔

سالانہ دار ادا کے دو اوقات کے درمیان میں فوت ہونیکی صورت میں سالانہ کا بحساب رسدی دیا جانا

اور اگر سالانہ دار ادا کے دو اوقات کے درمیان میں فوت کرے تو سالانہ کا حصہ مناسب بحساب رسدی اُسکے قائمقام کو دیا جاوے گا +

[۱] ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء باب ۹ سے مقابلہ کرو۔ فصل ہذا ہندوؤں جینیوں سکھوں اور بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں (ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء)

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۹ یہ فیصلہ متعلق دفعہ ۹۷-۹۶ کے ہے غلطی سے یہاں درج ہو گیا ہے +

فصل ۲۵[1] بغرض ادائی ہبہ جات کے سرمایہ کو فائدہ کے کام میں لگانا

صرف مبالغ موہوبہ جبکہ ہبہ غیر خاص حیات تک ہو۔

دفعہ ۳۰۱۔ جب کوئی شئے جو ہبہ ہائے خاص کے قبیل سے نہو کسی شخص کو اُسکی حیات تک دیگئی ہو تو وہ مبلغ موہوبہ میعاد یکسالہ کے گذر نے پر ایسی کفالت نامجات سرکاری کے خرید کرنے میں صرف کیا جائیگا جنکی حکام ہائیکورٹ کسی قاعدہ عام کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً اجازت دیں یا ہدایت کریں اور اوسکا انتفاع جیسے پیدا ہوتا جائے موہوب لہٗ کو ملتا رہے گا۔

صرف اس ہبہ عام کا جو کسیوقت آئیندہ پر حوالہ ہونے کیلئے ہو

دفعہ ۳۰۲۔ جب کوئی شئے بطور ہبہ عام کے کسی وقت آئیندہ پر حوالہ ہونیکے لئے موہوب ہوئی ہو تو وصی کو لازم ہے کہ اوسمیں سے اوسقدر روپیہ اُسی قسم کے کفالت نامجات خرید کرنے میں جو دفعہ ماسبق متصلہ میں مذکور ہیں صرف کرے جو ہبہ مذکور کے ایفا کے لئے کافی ہو۔

سود درمیانی اوسقدر سود جو قبل واجب الادا ہو جانے ہبہ کے جمع ہوتا ہے موصی کی جائداد ما بقی کا جزو سمجھا جائیگا۔

ضابطہ جبکہ کوئی سرمایہ مکفول یا مقرر نہوا ہو

دفعہ ۳۰۳۔ جب کوئی سالانہ ہبہ کیا جائے اِلّا وصیتنامہ میں کوئی سرمایہ جسمیں سے سالانہ ادا ہو سکے مقرر نہ ہوا ہو تو اوسی تعداد کا کوئی سالانہ سرکاری خرید کیا جائیگا۔ یا اگر سالانہ سرکاری دستیاب نہو سکے تو اوسقدر مبلغ جو اوسی تعداد کا سالانہ پیدا کرنیکے لئے کافی ہو اُسی غرض سے اُن کفالتنامجات کے خرید کرنے میں صرف کیا جائیگا جنکا خرید نے کے لئے ہائیکورٹ کسی قاعدہ عام کے ذریعہ سے جو وقتاً فوقتاً مرتب کیا جائے گا اجازت دے یا ہدایت کرے۔

انتقال ہبہ شرطیہ کا موہوب لہٗ جائداد مابقی کی طرف

دفعہ ۳۰۴۔ جب ہبہ شرطیہ ہو وصی پر واجب نہیں ہے کہ مبلغ موہوبہ کفالت نامجات سرکاری کے خرید کرنے میں صرف کرے بلکہ اوسکو اختیار ہے کہ جائداد مابقی کے موہوب لہٗ کو بشرطیکہ وہ ضمانت کافی اس امر کی داخل کرے کہ اگر تعداد موہوبہ انجام کار واجب الادا ہو جائے تو وہ اوسکو ادا کرے گا کل جائداد مابقی انتقل کر دے۔

صرف جائداد مابقی موہوبہ حیات بلا ہدایت اس امر کے کہ کفالت نامجات خاص میں لگائی جائے

دفعہ ۳۰۵۔ جب موصی نے اپنی ما بقی جائداد کسی شخص کو اوسکی حیات تک ہبہ کی ہو اور وصیتنامہ میں جائداد کے روپیہ سے کوئی خاص

[1] ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء باب ۱۳ سے مقابلہ کرو۔ سے فصل ہذا ہندوؤں جینیوں سکھوں اور بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء)۔

کفالت نامجات خرید کرنے کی ہدایت ہو تو اوسقدر جزو جایداد جو بتاریخ وفات موصی اون کفالت نامجات کے خریدنے میں صرف نہوا ہو جنکو ہائیکورٹ اوسوقت مال بے خطرہ سمجھتی ہو فروخت ہوکر زر ثمن سے قسم مذکور کے کفالت نامجات خرید کئے جائینگے ✦

دفعہ ۳۰۶ ۔ جب موصی نے اپنی مابقے جایداد کسی شخص کو اوسکی حیات تک ہبہ کی ہو اور وصیت نامہ میں ہدایت ہو کہ اوسکے زر ثمن سے کسی خاص قسم کے کفالت نامجات خرید کئے جائیں تو اوسقدر جایداد جو موصی کی وفات کیوقت اوس قسم کے کفالت نامجات کی خرید کرنے میں صرف نہوئی ہو فروخت ہوکر اوسکے زر ثمن سے اوسی قسم کے کفالت نامجات خرید کئے جائیں گے ✦

(حاشیہ: صرف جایداد مابقی موہوبہ تا حیات مع ہدایت اس امر کے کہ کفالت نامجات خاص میں لگائی جاوے)

دفعہ ۳۰۷ ۔ جایداد کی فروخت سے کفالت نامجات کا خرید کرنا جو دونوں دفعات ماسبق میں مذکور ہے ان اوقات پر اور اُس طریق سے عمل میں آئے گا جو وصی کو مناسب معلوم ہو۔

(حاشیہ: وقت اور طریق صرف و خرید)

اور جبتک فروخت اور خریداری کی تکمیل نہ ہووے وہ شخص جو بروقت فروخت سرمایہ اور خریداری کفالت نامجات کے سرمایہ کے انتفاع کا مستحق ہو اوسکو سود اور قیمت بازاری اوس جزو سرمایہ کی جس سے کفالت نامجات خرید نہ کئے گئے ہوں (قیمت مطابق قیمت رائجہ تاریخ وفات موصی کے محسوب ہوگی) بحساب للعہ فیصد سالانہ دیا جائے گا ✦

(حاشیہ: سود واجب الادا)

دفعہ ۳۰۸ ۔ اگر ہبہ کی عبارت کی رو سے موہوب لہ مبلغ یا شئے موہوبہ فوراً وصول کرنے یا اوسکا قبضہ پانیکا مستحق ہو الّا موہوب لہ نابالغ ہو اور وصیتنامہ میں موہوب لہ کیطرف سے کسی اور شخص کی حوالہ کرنیکی ہدایت نہو تو وصی یا مہتمم ترکہ کو لازم ہے کہ مبلغ یا شئے موہوبہ موہوب لہ کی نام سیاہہ ہونیکے لئے اوسی جج ضلع کی عدالت میں داخل کرے جسکی طرف ⁵ سے یا جسکے مفوض الیہ ضلع کیطرف سے پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی معہ وصیتنامہ منسلکہ عطا ہوئی تھیں الّا اوس صورت میں کہ موہوب لہ من قبیل نابالغان زیر حکومت کورٹ آف وارڈس کے ہو۔

(حاشیہ: ضابطہ جبکہ نابالغ فوراً شئے موہوبہ وصول کرنے یا اسکا قبضہ پانے کا مستحق ہو اور اُسکی طرف سے کسی اور شخص کو حوالگی کی ہدایت نہ ہو)

اور اگر موہوب لہ من قبیل نابالغان کورٹ آف وارڈس ہو تو مبلغ موہوبہ اوسکے نام سیاہہ ہونیکے لئے اوسی کورٹ میں داخل کیا جائیگا اور مبلغ مذکور کا جج ضلع کی عدالت یا کورٹ آف وارڈس میں جیسا موقع ہو داخل ہونا اوسقدر روپیہ کی بیباقی کافی سمجھا جائے گا۔

⁵ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۸ ملاحظہ طلب ✦

اور جب وہ روپیہ بطریق مذکور داخل ہو جاوے تو اُس سے کفالت نامجات سرکاری خرید کئے جائیں گے اور وہ کفالت نامجات اور اونکا سود اُس شخص کے نام منتقل یا حوالہ کیا جائیگا جو اوسکا مستحق ہو یا اوسکے فایدہ کیلئے اوس طرح پر جسطرح صاحب جج یا کورٹ آف وارڈس جیسا موقع ہو ہدایت کرے صرف کیا جائیگا +

فصل ۳۸ * ذکرِ نفع اور سودِ شئے موہوبہ کا۔

استحقاق موہوب لہٗ در بارہ نفع ہبۂ خاص

دفعہ ۳۰۹۔ ہبہ خاص کا موہوب لہٗ مستحق ہے کہ تاریخ وفات موصی سے جسقدر نفع شئے موہوبہ سے پیدا ہوا ہو اگر کچھ ہوا ہو اُسکو بلا کم و کاست حاصل کرے۔

مستثنیٰ۔ ہبہ خاص میں جبکہ اوسکی عبارت شرطیہ ہو شئے موہوبہ کا انتفاع جو مابین تاریخ وفات موصی اور تاریخ اثر پذیر ہونے ہبہ کے پیدا ہوا ہو شامل نہیں ہے بلکہ وہ انتفاع موصی کی جائیداد مابقے کا جزو سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے اپنی بھیڑوں کا گلہ بکر کو ہبہ کیا مابین تاریخ وفات زید اور اُس تاریخ کے جب اُسکے وصی نے بھیڑیں حوالہ کیں بھیڑوں کی اون کتری گئی اور چند بھیڑوں کے بچے ہوئے تو وہ اون اور وہ بچے بکر کا مال ہیں۔

(ب)۔ زید نے اپنے کفالت نامجات سرکاری بکر کو ہبہ کئے اِلّا اونکی حوالگی خالد کی وفات تک ملتوی رکھی تو وہ زر سود جو مابین وفات زید اور وفات خالد کے جمع ہوا ہو بکر کا مال ہے اور جیسے جیسے وصول ہوتا جائے بکر کو ملتا رہے گا بشرطیکہ وہ نابالغ نہ ہو۔

(ج) موصی نے اپنے تمام پرامیسری نوٹ سرکاری سودی فیصدی للعہ اس عبارت سے ہبہ کئے کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اُسکو دے جائیں تو زید اگر وہ عمر مذکور کو پہونچے نوٹہائے مذکور پانیکا مستحق ہے اِلّا نوٹوں کا سود جو مابین وفات موصی اور اُس تاریخ کے جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے پیدا ہو موصی کی جائیداد مابقے کا جزو سمجھا جائے گا +

* ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کے باب ۱۱ سے مقابلہ کرو۔ یہ فصل ہندوؤں۔ جینیوں۔ سکھوں۔ بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) +

جائداد مابقیٰ کی موہوب لہٗ کا استحقاق دربارۂ نفع جائداد مابقیٰ

دفعہ ۳۱۰ - جائداد مابقٰی کے ہبہ عام کا موہوب لہٗ مستحق ہوگا کہ تاریخ وفات موصی سے جائداد مابقیٰ سے جو کچھ نفع پیدا ہوا ہو حاصل کرے -

مستثنیٰ - جائداد مابقیٰ کے ہبہ عام میں جب اوسکی عبارت شرطیہ ہو وہ انتفاع جو مابین وفات موصی اور تاریخ اثر پذیر ہونے ہبہ کے شئے موہوبہ سے پیدا ہوا ہو شامل نہیں ہے بلکہ وہ انتفاع بطور شئے غیر موہوبہ کے ہے -

تمثیلات

(الف) موصی نے اپنی جائداد مابقیٰ زید شخص نابالغ کو ہبہ کر کے یہ لکھا کہ جب وہ اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اوسکو دیجائے تو جائداد مذکور کا انتفاع تاریخ وفات موصی سے زید کا مال ہے -

(ب) موصی نے اپنی جائداد مابقیٰ کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ جب زید اٹھارہ برس کی عمر کو پہنچے تب اوسکو دیجائے اسصورت میں زید اگر وہ عمر مذکور کو پہنچے جائداد مابقیٰ پانیکا مستحق ہے اِلّا انتفاع جو تاریخ وفات موصی سے اوس سے ہوا ہو بطور شئے غیر موہوب کے ہے -

سود جبکہ ہبہ عام کی ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہ ہو

دفعہ ۳۱۱ - جب ہبہ عام کے ادا کیلئے کوئی تاریخ مقرر نہ ہوئی ہو تو شئے موہوبہ کا سود اوسوقت شروع ہوتا ہے جب تاریخ وفات موصی سے ایک برس گذرجائے

مستثنیٰ (۱) - اگر مبلغ موہوبہ بنظر ایفائے کسی دین کے ہبہ ہوا ہو تو سود تاریخ وفات موصی سے شروع ہوگا -

مستثنیٰ (۲) - اگر موصی شخص موہوب لہٗ کا والد یا والدہ یا اوس سے زیادہ فاصلہ کا مورث ہو یا اگر موصی نے اپنے تئیں موہوب لہٗ کے والد یا والدہ کا قائمقام کیا ہو تو شئے موہوبہ کا سود تاریخ وفات موصی سے شروع ہوگا -

مستثنیٰ (۳) - اگر کوئی مبلغ کسی نابالغ کو ہبہ ہو کر یہ ہدایت ہوئی ہو کہ اوسکی پرورش کا خرچ اوسی مبلغ سے دیا جائے تو مبلغ موہوبہ کا سود تاریخ وفات موصی سے شروع ہوگا -

سود جبکہ وقت مقرر ہو

دفعہ ۳۱۲ - اگر کسی ہبہ عام کے ادا کے لئے کوئی وقت خاص مقرر ہوا ہو تو اوسکا سود اوسی وقت مقررہ سے شروع ہوگا -

اور جو کچھ سود اوسوقت سے پہلے جمع ہوا ہو وہ موصی کی جائداد مابقیٰ کا جزو سمجھا جائے گا -

مستثنےٰ - اگر موصی شخص موہوب لہٗ کا والد یا والدہ یا زیادہ فاصلہ کا مورث ہو یا اوسنے اپنے تئیں موہوب لہٗ کے والد یا والدہ کا قایمقام کیا ہو اور موہوب لہٗ شخص نابالغ ہو تو شئے موہوبہ کا سود تاریخ وفات موصی سے شروع ہوگا الّا اوس صورت میں کہ وصیتنامہ کی رو سے نابالغ کی پرورش کیلئے کوئی تعداد خاص عطا ہوئی ہو ۔

شرح سود

دفعہ ۳۱۳ - شرح سود کی فیصدی للعہ سالانہ ہوگی ۔

ندسالانہ کی باقی پر موصی کی وفات کے پہلے برس کے اندر کوئی سود عاید نہ ہوگا۔

دفعہ ۳۱۴ - موصی کی وفات سے پہلے برس کے اندر کسی ندِ سالانہ کی باقی پر سود واجب الادا نہ ہوگا گو وصیتنامہ میں سالانہ کا روپیہ اول مرتبہ ادا کرنیکے لئے ایسا وقت مقرر ہوا ہو جو سال مذکور کے اختتام کی تاریخ سے پہلے پڑے

ان مبالغ پر سود جو سالانہ نفع پر لگائے جائیں

دفعہ ۳۱۵ - جب وصیتنامہ میں یہ ہدایت ہو کہ کسی قدر مبلغ اسطور سے نفع پر لگایا جائے کہ اُس سے ایک سالانہ پیدا ہو تو مبلغ مذکور کا سود تاریخ وفات موصی سے واجب الادا ہے

فصل ۲۹ ذکر واپسی اشیائے موہوبہ *

واپسی الیسے ہبہ کی جو بحکم حاکم عدالت ادا کیا جائے

دفعہ ۳۱۶ - جب وصی نے شئے موہوبہ بموجب حکم حاکم عدالت کے دی ہو تو اگر موصی کی جایداد جملہ اشیائے موہوبہ کی ادا کیلئے مکتفی نہ ہو وصی موہوب لہٗ اول الذکر سے شئے موہوبہ کے واپس طلب کرنیکا مستحق ہے ۔

خوشی سے ادا کرنیکی صورت میں کوئی واپسی نہ ہوگی

دفعہ ۳۱۷ - جب وصی نے اپنی خوشی سے کوئی شئے موہوبہ ادا کی ہو تو اگر جایداد موصی جملہ اشیائے موہوبہ کے ادا کیلئے کافی نہو وصی موہوب لہٗ اول الذکر سے شئے موہوبہ واپس طلب کرنیکا مستحق نہیں ہے۔

واپسی جبکہ تعمیل شرط پر واجب الادا ہو

دفعہ ۳۱۸ - جب وہ وقت جو وصیتنامہ میں ہبہ کی شرط کے ایفا کے لئے مقرر ہوا ہو بلا ایفائے شرط مذکور کے گذر جائے اور اُسکے گذرنے پر وصی بلا اہمال کے غریب جایداد موصی کو تقسیم کرے اس صورت میں اگر دفعہ ۱۳۷ کی مطابق شرط مذکور کی ایفا کیلئے میعاد مزید عطا ہوئی ہو اور شرط کی تعمیل اُسکے مطابق ہوگئی ہو تو شئے موہوبہ کا دعویٰ وصی سے نہیں ہوسکتا ہے بلکہ وہ لوگ جنہوں نے شئے موہوبہ وصی سے حاصل کی ہو اُسکو واپس کرنے کے ذمہ دار ہیں ۔

* ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء کی باب ۸ سے مقابلہ کرو ۔ فصل ہذا ہندوؤں جینیوں سکھوں اور بدھ مذہب والوں سے متعلق نہیں۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۰ء)

کب موہوب لہٗ ذمہ دار ادائے حصّہ متناسب کا ہے

دفعہ ۳۱۹ - جب وصی نے تمام جائداد موصی کو اشیاء موہوبہ کے ادا کرنے میں صرف کر دیا ہو اور پیچھے سے اوسکو کوئی ایسا دین ادا کرنا پڑے جسکی اطلاع پہلے سے اسکو نہیں ہوئی تھی تو وصی مستحق ہے کہ بقدر تعداد دین کے ہر موہوب لہٗ سے حصّہ رسدی واپس طلب کرے +

تقسیم جائداد

دفعہ ۳۲۰ - جب وصی یا مہتمم ترکہ نے اشتہارات بنام قرضخواہان شخص متوفی بہ ہدایت اس امر کے کہ جس کسیکو جائداد متوفی پر کچھ دعوے ہو وہ اپنا دعویٰ وصی وغیرہ کے پاس بھیجدے اوسیطرح جاری کئے ہوں جسطرح عدالت ہائیکورٹ کسی مقدمہ اہتمام ترکہ میں جاری کرتی تو وصی یا مہتمم ترکہ کو اختیار ہے کہ بعد گذرنے اسوقت کے جو اشتہارات میں واسطے پیشی دعاوی کے مقرر ہوا ہو جائداد کو کلاً یا جزءً ان دعاوی جائز کے ادا کرنے میں صرف کرے جو اسکو معلوم ہوں اور وہ جائداد صرف شدہ کی بابت اُس شخص کے مقابلہ میں جوابدہ نہ ہوگا جسکے دعوے سے وہ جائداد کی تقسیم کے وقت لاعلم رہا ہو۔

قرضخواہ جائداد پر اپنا مطالبہ قائم رکھ سکتا ہے

اِلّا اس دفعہ کی کسی عبارت سے کسی قرضخواہ یا دعویدار کو اس امر کی ممانعت نہ ہوگی کہ اپنا مطالبہ اُس جائداد یا اوسکے جزو پر جو اشخاص حاصل کنندہ کے پاس موجود ہو قائم کرے +

قرضخواہ موہوب لہٗ پر واپسی کا دعوے کر سکتا ہے

دفعہ ۳۲۱ - جس قرضخواہ نے اپنے دین کا روپیہ نہ پایا ہو وہ مجاز ہے کہ کسی موہوب لہٗ سے جسنے اپنے ہبہ کا روپیہ پایا ہو واپسی کا دعویٰ کرے عام اسسے کہ جائداد موصی کی اوسکی وفات کے وقت دیون و ہبہ جات دونوں کے ادا کیلئے کافی تھی یا نہیں اور عام اس سے کہ وصی نے ہبہ کا روپیہ اپنی خوشی سے ادا کیا تھا یا نہیں +

کب موہوب لہٗ جسنے اپنا روپیہ نہ پایا ہو بحسب دفعہ ۳۲۲ ادسے روپیہ واپس کرنا پڑا ہو کسی اور موہوب لہٗ سے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

دفعہ ۳۲۲ - اگر جائداد موصی کی اوسکی وفات کیوقت تمام اشیاء موہوبہ کے ادا کیلئے کافی تھی تو وہ موہوب لہٗ جسنے اپنے ہبہ کا روپیہ نہ پایا ہو یا جسکو دفعہ سابق متصلہ کے مطابق روپیہ واپس کرنا پڑا ہو مجاز نہیں ہے کہ کسی اور موہوب لہٗ سے جسکو اوسکے ہبہ کا کل روپیہ وصول ہو چکا ہو عام اسسے کہ وہ کل روپیہ بذریعہ نالش یا بلا نالش وصول ہوا ہو واپسی کا دعوے کرے گو جائداد موصی بوجہ اسراف وصی کے پیچھے سے کم ہو گئی ہو

کب وہ موہوب لہٗ جسنے اپنا روپیہ نہ پایا ہو۔ اولاً وصی کے خلاف اگر وہ دیوالیہ ہو گیا ہو۔ کارروائی کر سکتا ہے

دفعہ ۳۲۳ - اگر جائداد موصی کی اوسکی وفات کے وقت جملہ اشیاء موہوبہ کی بیباقی کیلئے کافی نہ تھی تو جس موہوب لہٗ نے اپنے ہبہ کا روپیہ

ے بعض الفاظ متعلقہ حد سماعت جو از روئے ایکٹ حد سماعت نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء منسوخ ہوئے خارج کر دیئے گئے ہیں
دربارہ میعاد ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ دوم مد ۱۳۲ +

حاصل نہ کیا ہو قبل اسکے کہ وہ کسی اور موہوب لہٗ سے جو اپنے ہبہ کا روپیہ وصول کر چکا ہو واپسی کا دعویٰ کر سکے اوسکو لازم ہے کہ پہلے وصی پر اگر وہ مستطیع ہو دعویدار ہو اور اگر وصی دیوالیہ ہو یا ادا کرنیکا مستوجب نہو تو موہوب لہٗ محروم مجاز ہوگا کہ ہر موہوب لہٗ کامیاب سے حصّہ رسدی واپس کرائے +

دفعہ ۳۲۴ ـ مبلغ لائق واپسی جو ایک موہوب لہٗ دوسرے موہوب لہٗ کو واپس دے اُس تعداد سے زیادہ نہوگا جو درصورت تقسیم منصفانہ جائیداد کے ہر ہبہ بیباق شدہ کی تعداد کامل سے منہا ہونے کے لائق ہوتی ۔

(حد واپسی ایک موہوب لہٗ کی دوسرے کو)

تمثیل

زید نے بکر کو مار للعہ اور خالد کو اسالہ اور ولید کو لماعہ ہبہ کیا جائیداد زید سے صرف اللہ برآمد ہوا اور اگر اوسکی تقسیم منصفانہ کیجائے تو بکر کو ما۔ اور خالد کو اسمار اور ولید کو سمار پہنچیگا مگر حال یہ ہے کہ خالد اور ولید نے اپنے اپنے مبالغ موہوبہ تمام و کمال لیلئے اور بکر کے لئے کچھ نہ چھوڑا تو بکر مجاز ہے کہ خالد سے لہ اور ولید سے ماعہ واپس کرائے ۔

دفعہ ۳۲۵ ـ ہر صورت میں کہ روپیہ واپس دیا جائے وہ بلا سود واپس دیا جائیگا ۔

(واپسی بلاسود ہوگی)

دفعہ ۳۲۶ ـ زر فاضل یعنے جائیداد مابقےٰ متوفی کی جو بعد ادائے زرہائے دین اور اشیائے موہوبہ کے باقی رہے اوس شخص کو دیجائے گی جو وصیت نامہ کی روسے جائیداد مابقے کا موہوب لہٗ مقرر ہوا ہو اگر کوئی مقرر ہوا ہو +

(جائیداد باقی بعد ادائیگی کے موہوب لہٗ جائیداد مابقے کو دیجائیگی)

دفعہ ۳۲۶[۵۱] (الف) جب کوئی شخص جسکی جائے سکونت مستقل برٹش انڈیا میں نہو وہ لو یعنے برٹش انڈیا اور اُس ملک میں جائیداد چھوڑکر مرجائے جسمیں اپنی وفات کے وقت وہ اپنی سکونت مستقل رکھتا ہو اور برٹش انڈیا کی جائیداد کی بابت وہاں پروبیٹ یا چٹھیات منتظمی عطا ہوئی ہوں اور نیز اسکی سکونت مستقل کے ملک میں اُس جائیداد کی نسبت اہتمام ترکہ کی دستاویز عطا کی گئی ہو تو برٹش انڈیا کا وصی یا مہتمم ترکہ رجیسی کہ صورت ہو مجاز ہے کہ اشتہارات متذکرہ دفعہ ۳۲ دینے کے بعد اور میعاد مندرجہ اشتہار مذکور کے انقضاء پر وہ جائز دعاوی بیباق کرنیکے بعد جو اُسکو معلوم ہوں بجائے اسکے کہ متوفی کی فاضل یا بقیہ جائیداد کو برٹش انڈیا سے باہر رہنے والے اشخاص مستحق میں خود تقسیم کرے

(ترکہ کو تقسیم کیلئے برٹش انڈیا سے اُس وصی یا مہتمم ترکہ کو پاس منتقل کرنا جو سکونت مستقل کے ملک میں رہتا ہو)

[۵۱] دفعہ ہذا بروئے دفعہ ۹ ۔ ایکٹ ۲ بابتہ ۱۸۹۰ء ایزاد ہوئی ہے +

جایداد مذکور کو سکونت مستقل والے ملک کے وصی یا مہتمم ترکہ (جیسی کہ صورت ہو) کی رضامندی سے اسکے پاس منتقل کردے تاکہ وہ اسکو ان اشخاص میں تقسیم کردے۔

فصل ۱۵ *۔ ذکر ذمہ داری وصی یا مہتمم ترکہ بابت نقصان رسانی کے

ذمہ داری وصی یا مہتمم ترکہ درصورت نقصان رسانی

دفعہ ۳۲۷۔ اگر وصی یا مہتمم ترکہ جایداد متوفی کو بیجا طور پر صرف کرے یا اسکو نقصان یا خسارہ پہنچاوے تو وہ اس امر کا مستوجب ہے کہ نقصان یا خسارہ مذکور اپنے پاس سے بھردے۔

تمثیلات

(الف) وصی نے ایک دعوی بے اصل کا روپیہ ترکہ سے دیدیا تو وہ اس نقصان کے بھردینے کا ذمہ دار ہے۔

(ب) شخص متوفی ایک پٹہ مفید اپنے نام رکھتا اور مستحق تہا کہ اطلاع دیکر اوسکی میعاد کی تجدید کرائے وصی نے وقت مناسب پر اطلاع نہیں دی تو وصی نقصان بھردینے کا ذمہ دار ہے۔

(ج) شخص متوفی ایک ایسا پٹہ میعادی اپنے نام رکھتا تھا کہ اوسکی حیثیت بمقابلہ تعداد لگان کے کم ہو الا ایک وقت معین پر اطلاع دینے سے وہ پٹہ فسخ ہوسکتا وصی نے اطلاع نہیں دی تو وصی نقصان بھردینے کا ذمہ دار ہے۔ *

ذمہ داری درصورت غفلت نسبت حصول کسی جزو جایداد کے

دفعہ ۳۲۸ جب وصی یا مہتمم ترکہ جایداد متوفی کے کسی جزو کو حاصل یا وصول نہ کرنیسے جایداد مذکور کو نقصان پہنچاوے تو اوسیقدر روپیہ بھردینے کا ذمہ دار ہے۔

تمثیلات

(الف) وصی نے کچھہ قرضہ جو جایداد متوفی کو کسی شخص مستطیع سے پانا تہا قطعاً معاف کیا یا کسی مدیون کیساتھ جو اپنا دین تمام و کمال ادا کرسکتا ہے صلح کی اس صورت میں وصی تعداد مذکور ادا کرنیکا مستوجب ہے۔

(ب) وصی نے کسی قرضہ کے وصول کی نالش کرنیمیں اوسوقت تک توقف کیا کہ مدیون کو تمادی ایام کا عذر پیش کرنیکا منصب ہوگیا اور اسوجہ سے وہ قرضہ جایداد کیلئے وصول نہ ہوسکا تو وصی اسقدر روپیہ بھردینے کا مستوجب ہے

ملاحظہ ہو انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۳ *

* ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کی باب ۱۱ سے مقابلہ کرو۔ یہ فصل ہندوؤں جینیوں سکھوں اور بودھ مذہب والوں سے متعلق نہیں (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء)

ترمیم حسب ایکٹ ڈیولیوشن نمبر ۳۸ سنہ ۱۹۲۰ء	ایکٹ وراثت ہند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء	دفعہ ۳۳۲ میں بجائے الفاظ "جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل" جہاں کہیں واقع ہوئے ہیں الفاظ "لوکل گورنمنٹ" اور بجائے الفاظ "برٹش انڈیا" کے الفاظ "ممالک زیر انتظام لوکل گورنمنٹ" اور بجائے الفاظ "جناب محتشم الیہم اجلاس کونسل" کے لفظ "لوکل گورنمنٹ" اور بجائے الفاظ "گزٹ آف انڈیا" کے "مقامی سرکاری گزٹ" قایم کیے جاویں گے۔

فصل ۹ متفرقات

دفعہ ۳۲۹۔ بموجب ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ منسوخ ہوئی۔

دفعہ ۳۳۰۔ بموجب ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۶۷ منسوخ ہوئی۔

وراثت جائداد اشخاص ہنود اور بعض وصیتنامہ اور ترکہ لاوصیتی و ازدواج سے ایکٹ ہذا کا متعلق نہ ہونا۔

دفعہ ۳۳۱۔ اس ایکٹ کے احکام کسی شخص ہندو یا مسلمان[۱] یا بدھ کے ترکہ کے استحقاق وراثت مبنی بر وصیت یا بلا وصیت سے متعلق ہونگے اور نہ کسی وصیتنامہ یا ترکہ لاوصیتی سے متعلق ہونگے جو یکم جنوری ۱۸۶۶ء سے پہلے ظہور میں آئے۔ اس ایکٹ کی دفعہ ۴ ایسے ازدواج سے متعلق نہ ہوگی جو تاریخ مذکور سے پہلے منعقد ہوا ہو۔

لفظ "ہندو" موقوعہ دفعہ ہذا کی فحوائے اور مراد میں جینی بھی داخل ہیں لہذا معاملات وراثت میں ایکٹ ہذا جینیاں سے متعلق نہیں بوجود ثابت ہونے کسی ایسے ازدواج کے جس سے معمولی دہرم شاستر وراثت میں تبدیل واقع ہو جینیوں سے قانون مذکور متعلق کیا جاویگا[۱]۔

لفظ "ہندو" اپنی وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے جن معنوں میں کہ ابتدائی ریناکٹمنٹوں میں استعمال ہوا تھا اور اسمیں سکھ شامل ہیں۔ ایک سکھ یا ہندو کا برہمو سماج کا رکن بننے سے اس فرقہ سے جسمیں کہ وہ پیدا ہوا خواہ مخواہ تعلق ختم نہیں ہو جاتا[۲]

اُن مقدمات میں جنمیں ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء متعلق نہیں ہے پروبیٹ و چٹھیات مہتمی جو ہائیکورٹ بمبئی سے بابت ہندو یا مسلمان و دیگر ایسے اشخاص کو عطا ہوں جو قوم انگریز کے نام سے موسوم نہیں ہیں صرف بغرض وصولیابی قرضجات اور حفاظت لوان اداکنندہ کو اثر پذیر ہوتی ہیں اور صرف اسی غرض سے عطا کیجا سکتی ہیں سوائے ان صورتوں کے کہ جنکے واسطے اور طرح پر حکم ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۰ء میں ہے اور رسوم پروبیٹ صرف تعداد قرضجات مذکور پر واجب الادا ہوتی ہے۔ کچی مسلمان ہیں کہ جنسے شرع محمدی متعلق ہونی چاہیئے سوائے اس صورت کے کہ کوئی رواج خاص قدیم یا علی الاتصال خلاف اسکے ثابت ہو[۳]۔

اختیار گورنر جنرل در بارۂ مستثنیٰ کرنے کسی فرقہ یا قوم یا جماعت کے تاثیر ایکٹ ہذا سے

دفعہ ۳۳۲۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل مجاز ہیں کہ وقتاً فوقتاً اپنے حکم کے ذریعہ سے برٹش انڈیا کے کسی فرقہ یا قوم یا جماعت

---

[۱] فصل ہذا ہندوؤں سکھوں جینیوں بودہ مذہب والوں سے متعلق نہیں (ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) نسبت پروبیٹ و چٹھیات مہتمی ہندوؤں اور مسلمانوں اور بدھوں اور ان اشخاص کے جو از روئے دفعہ ۳۳۲ مستثنیٰ ہیں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دفعات ۲ و ۱۵۰ و ۱۵۵ نسبت وصیتنامجات ہندوؤں بدھوں سکھوں ممالک شرقی بنگالہ و بلاد مدراس و بمبئی۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء مرمیمہ حسب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۱۵۴ نیز ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۷۔ (۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۵۲۔

کو یا کسی فرقہ یا قوم یا جماعت کے بعض اشخاص کو جن سے اس ایکٹ کے کل احکام یا اوسقدر احکام کا جو حکم میں مذکور ہوں متعلق کرنا غیر ممکن یا خلاف مصلحت معلوم ہو اس ایکٹ کے تمام یا بعض احکام کی تاثیر سے اُس ایام کیلیے جو ایکٹ کے نفاذ سے تاریخ حکم تک گذرے ہوں یا ایام آیندہ کے لیے مستثنے فرمائیں۔

اور جناب محتشم الیہم اجلاس کونسل اپنے حکم متذکرہ صدر کو وقتاً فوقتاً منسوخ کرنیکے بھی مجاز ہونگے مگر اسطرح پر منسوخ نہ کرسکیں گے کہ وہ منسوخی ایام ماضیہ پر موثر ہو۔

جسقدر احکام یا تنسیخات اس دفعہ کے مطابق ہوں وہ گزٹ آف انڈیا میں مشتہر کیجائینگی +

منسوخ شدہ پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ کا حوالہ کر دینا۔

دفعہ ۳۳۳ [۲] ۔ (۱) جب کوئی عطائے پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ اس ایکٹ کی رو سے منسوخ یا باطل ہو جائے تو اس شخص کو جسکو پروبیٹ یا چٹھیات مذکور عطا ہوئی تھیں لازم ہوگا کہ فوراً پروبیٹ یا چٹھیات مذکور اس عدالت کے حوالہ کر دے جسنے وہ پروبیٹ یا چٹھیات عطا کی تھیں

(۲) اگر شخص مذکور قصداً اور بغیر وجہ معقول کے وہ پروبیٹ یا وہ چٹھیات اسطرح پر حوالہ نہ کرے تو اوسکو جرمانے کی سزا جسکی حد ا۔۔ روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا جسکی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ضمیمہ

(اسٹامپ فیس)

ـــ از روئے ایکٹ ۱۸۷۰ء منسوخ ہوا ـــ

تمام شد

مطبوعہ ـــ رفاہ عام ـــ امرتسر

جنرل لا ایجنسی

[۱] حسب دفعہ ہذا دیسی عیسائی سکنائے علاقہ کورگ ایکٹ ہذا کی تاثیر سے مستثنے کئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۲ جولائی ۱۸۶۸ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۹)۔ [۲] دفعہ ہذا بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۶ ۱۸۸۹ء ایزاد ہوئی ہے +

نام کتاب	قیمت
قانون وقف نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء	۱/
؍؍ شادی بیوگان اہل ہنود نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء	۲/
شرح محمدی اسمیں جابجا فیصلجات اور مستند کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں	عہ/
دھرم شاستر مشرح	عہ/
قانون حق شفع نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء غیر مشرح ۲/ مشرح ..	عا/
؍؍ ایکٹ پنجاب کورٹ آف وارڈس نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء	۲/
؍؍ ایکٹ کورٹ آف وارڈس مغربی شمالی نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۹ء	۲/
؍؍ ایکٹ میعاد پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۴ء	۱/
؍؍ کمپنی ہائے ہند مشرح (۶ سنہ ۱۸۸۲ء)	عگ/
ایکٹ دلوالیہ (۳ سنہ ۱۹۰۷ء)	۲/

صیغہ فوجداری

نام کتاب	قیمت
مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء	عہ/
شرح مجموعہ تعزیرات ہند۔ یہ کتاب شرح تعزیرات ہند مین صاحب کا پورا ترجمہ اور دیگر شروح مؤلفہ مورگن صاحب وکلکوئن صاحب وادکیلی صاحب وتھوبالٹ صاحب و فلپ صاحب وغیرہ وجملہ متعلقہ کتب اصول کا ایک مکمل مجموعہ ہے بوجہ عام پسند ہونیکے چار بار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اب بعد اضافہ ترمیمات اور تازہ نظائر اور دیگر بہت سے مفید امور کے پانچویں بار طبع کیگئی ہی ضخامت اور مضامین پہلی اڈیشنوں سے دوچند اور صحت وخوبی میں اُنسے کئی درجہ عمدہ ہی۔ شروع میں ایک نہایت مفید دیباچہ اور کئی ایک فہرستیں ہیں دعوے سے کہا جاتا ہی کہ اسوقت تک جسقدر کتب مین صاحب کی تعزیرات کی ترجمہ کے نام سے طبع ہوئی ہیں وہ اسکے مقابل میں بالکل ناقص اور نامکمل ہیں اردو کی کوئی شرح اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی	۸عہ/
مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء	عہ/
شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ جس محنت اور جانفشانی سے لائق ممبران ایجنسی نے اس شرح کو تالیف کیا ہی اسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے ہو سکتا ہی تمام مستند شروح انگریزی کا لب لباب جسقدر سامان شائقین قانون کو تمام دیگر شروح سے مستغنی کر دینے کے لئے ضروری تھا وہ سب اس قابل قدر اور عام پسند شرح میں جمع کر دیا گیا ہے بڑے بڑے لائق وکلا اور ججوں نے تصدیق کی ہی کہ اسوقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جسقدر شرحیں اردو میں چھپ چکی ہیں ان میں سے کوئی بھی اسکی خوبی کو نہیں پہونچتی	اعہ/
قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء	۸/
شرح قانون شہادت۔ قانون شہادت کے تمام پیچیدہ اور دقیق مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کرکے ایک عام فہم قانون بنا دیا ہے شرح لکھنے میں تمام مستند کتب انگریزی مثلاً شرح قانون شہادت فیلڈ صاحب و ٹیلر صاحب و کننگہم صاحب و سید محمود صاحب و سید امیر علی صاحب وغیرہ سے مدد لی گئی ہے	للعہ/
قانون حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء مشرح	۳/
قواعد چوکیداران پنجاب	۲/
قانون پولیس نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء	۳/
؍؍ ؍؍ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۸ء	۱/
؍؍ تازیانہ نمبر ۶ سنہ ۱۸۶۴ء	۲/
؍؍ قمار بازی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء	۲/
؍؍ مداخلت بیجا مویشی نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ء	۲/
؍؍ اسلحہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد ..	۸/
؍؍ قیدیان نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء	۴/
؍؍ جیلخانجات نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء	۴/
؍؍ اقوام جرائم پیشہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ء مشرح مع قواعد	۵/
؍؍ انسداد بیرحمی حیوانات نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۰ء	۶ پ
؍؍ حفاظت پرندگان وحشی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۷ء	۲/
؍؍ والگی مجرمان نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء	۲/
؍؍ رعایا غیر کو حیثیت رعیت سرکاری بخشنے کا نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۵۲ء	۶ پ
مجموعہ قانون چھاؤنی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء مشرح معہ قواعد ..	۱۲/
قانون پاگلخانجات نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۵۸ء مشرح	۲/
؍؍ عہد شکنی پیشہ وران نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء مشرح ..	۲/
؍؍ ریلوے نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء مشرح معہ قواعد ..	۸عہ/
؍؍ ٹیلیگراف نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء	۲/
؍؍ ڈاکخانہ جات نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۸ء	۴/

نام کتاب	قیمت
قانون انسداد دختر کشی نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۰ء مع شرح	۲؍
" گھاٹہا کرایہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۹ء ..	۲؍
" سرائے و پڑاؤ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۶۷ء	۲؍
ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۹ء متعلق امراض بدکنار	۲؍
قانون آوارہ گردان ایل یورپ	۲؍
ایکٹ مضامین عام نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء	۲؍
بھک سے اڑجانیوالے مادوں کا ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۴ء ..	۳؍
کل کے کارخانوں کا ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۱ء	۳؍
قانون تادیب گاہ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۷ء	۲؍
" معابر شمالی ہند نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۸ء مع شرح	۲؍
" ڈسٹرکٹ بورڈ پنجاب نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء مع شرح معہ قواعد	عہ؍
" " ممالک مغربی شمالی و اودھ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء	۴؍
" میونسپل بورڈ پنجاب نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء مع شرح معہ قواعد	عا؍
" " مغربی و شمالی و اودھ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۰ء ..	۸؍
سرحدی ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	۴؍

صیغہ مال

نام کتاب	قیمت
قانون دریا برد و برآمد نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ء مع شرح معہ قواعد ..	۲؍
" اسٹامپ نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء	۴؍
شرح قانون اسٹامپ اردو میں کوئی ایسی جامع اور مکمل شرح نہیں۔ آجتک کی تمام قواعد و نظائر مندرج ہیں	عہ؍ ۸
قانون رسوم عدالت نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء	۳؍
شرح قانون رسوم عدالت عام پسند ہونیکی وجہ سے تھوڑے عرصہ میں کئی دفعہ چھپ چکی ہے	عہ؍ ۸
قانون افیون نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۸ء مع شرح معہ قواعد	۸؍
" آبکاری نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء معہ قواعد	۱۲؍
" حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء معہ قواعد و سرکلرات	۱۲؍
" انہار و نکاس نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۳ء مع شرح معہ قواعد و سرکلرات	۱۲؍

نام کتاب	قیمت
قانون انکم ٹیکس نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء	۴؍
" جنگلات نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء مع شرح معہ قواعد	۸؍
" دفینہ نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۸ء	۱؍
" قرضہ حکام موقعہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۹ء	۶ پائی
مجموعہ قانون قرضہ ترقی حیثیت اراضی و قرضہ کاشتکاران نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء معہ قواعد	۱۲؍
قانون پنشن نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء مع شرح	۲؍
" رجسٹری نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء غیر شرح ۴؍ مع شرح معہ قواعد	للعہ؍
" مزارعان پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء	۶؍
" " " " مع شرح ..	عا؍ ۴
" مالگذاری پنجاب نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء	۶؍
" " " " مع شرح ..	عا؍ ۴
" قواعد ۱۶ و ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مع شرح	عہ؍ ۸
" لگان ممالک مغربی و شمالی نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء	۸؍
" مالگذاری " " نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ..	۸؍
" بٹوارہ نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ء	۶ پائی
اراضی نہر میں خاص حقوق رعیت عطا کرنیکا قانون نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۳ء	۱؍
قانون وصول مالگذاری نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء	۱؍

متفرق کتابیں

نام کتاب	قیمت
ڈائجسٹ دیوانی پنجاب از سنہ ۱۸۶۶ء تا سنہ ۱۹۰۰ء	۵عہ
" فوجداری " " " "	۳؍
" مال " " " " " ..	للعہ
قواعد عرائض نویساں	۲؍
مجموعہ سوالات امتحان تحصیلداران و منصفان و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	۵؍
مجموعہ سوالات امتحان نائب تحصیلداران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	۱؍

المشتہر

مینیجر روز بازار پریس امرتسر